«الشق الثانی»...... اذاکانت المطلقة حرة وهی ممن تحیض فعدتها ثلاث حیض کوامل.

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں، عدت کی تمام صورتیں تفصیل کے ساتھ تحریر کریں، عدت کو عدت کیوں کہتے ہیں، ...جلین والی عدت کس عورت کی ہوتی ہے۔ اور اس کا کیا مطلب ہے۔

«خلاصۂ سوال»...... اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عدت کی صورتیں ...ت کی وجہ تسمیہ (۴) ابعد الاجلین کی عدت والی عورت کی نشاندہی (۵) ابعد الاجلین کا مطلب۔

«جواب»......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ جب مطلقہ عورت آزاد ہو اور وہ ان عورتوں میں سے ہو جن کو حیض ...و اس کی عدت مکمل تین حیض ہے۔

(۲) عدت کی صورتیں:۔ عورتوں کے حالات کے لحاظ سے عدت کی مختلف اقسام ہیں۔ اگر عورت مطلقہ آزاد ...و اور اسے حیض آتا ہو تو اس کی عدت کامل تین حیض ہے اور اگر بڑھاپے یا کمسنی کی وجہ سے اسے حیض نہیں آتا تو اس کی ...ن ماہ ہے اور اگر مرد کا انتقال ہو جائے اور بیوی غیر حاملہ ہو تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے اور اگر مطلقہ یا وہ عورت ...ند انتقال کر چکا ہے وہ حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔

(۳) عدت کی وجہ تسمیہ:۔ عدت کا معنی ہے شمار کرنا اور مطلقہ و متوفی عنها زوجها اس میں دنوں کو گویا ...ار کرتی ہے اس لئے اس کو عدت کہتے ہیں۔

(۴) ابعد الاجلین کی عدت والی عورت کی نشاندہی:۔ جس عورت کو اس کے خاوند نے مرض الموت ...ی دی اور پھر اس عورت کی عدت میں ہی اس زوج کا انتقال ہو گیا تو یہ عورت ابعد الاجلین والی عدت گزارے گی۔

(۵) ابعد الاجلین کا مطلب:۔ ابعد الاجلین کا مطلب یہ ہے کہ موت کے بعد وفات کی عدت اور ...عدت میں سے جو عدت بعید تر ہو گی عورت وہی عدت گزارے گی۔

«الورقة الرابعة فی اصول الفقه»

«السوال الاوّل» ۱۴۱۷ھ

«الشق الاوّل»...... وحکم الخاص من الکتاب وجوب العمل به لامحالة فان قابله ...لواحد او القیاس فان امکن الجمع بینهما بدون تغییر فی حکم الخاص یعمل بهما والا ...ا الکتاب ویترک مایقابله مثاله فی قوله تعالیٰ یتربصن بانفسهن ثلثة قروء۔

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں، خاص کا حکم بیان کریں، اگر اس میں کوئی اختلاف ہو تو اس کی وضاحت کریں، مثال ...حت کتاب کے مطابق کریں۔

«خلاصۂ سوال»...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) خاص کا حکم مع الاختلاف (۳) مثال کی وضاحت بمطابق کتاب۔

«جواب»......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ خاص من الکتاب کا حکم یہ ہے کہ اس پر ہر حال میں عمل کرنا واجب ہے پس اگر اس کے مقابلہ میں خبر واحد یا قیاس آ جائے تو اگر ان کو جمع کرنا ممکن ہو خاص کے حکم میں تبدیلی لائے بغیر تو دونوں پر عمل کیا جائے گا ورنہ عمل کیا جائے گا کتاب پر اور اس چیز کو جو اس کے مقابل ہو ترک کر دیا جائے گا اس کی مثال اللہ تعالیٰ کے قول یتربصن بانفسهن ثلثة قروء میں ہے۔

(۲) خاص کا حکم مع الاختلاف:۔ خاص کا حکم عند الاحناف یہ ہے کہ اس پر ہر حال میں عمل کرنا واجب ہے لہٰذا اگر اس کے مقابل خبر واحد یا قیاس آ جائے تو دیکھیں گے کہ خاص کے حکم میں تبدیلی کیے بغیر دونوں پر عمل کرنا ممکن ہے یا نہیں اگر دونوں پر عمل کرنا ممکن ہو تو دونوں پر عمل کریں گے، ورنہ خاص پر عمل کریں گے اور مقابل کو ترک کر دیں گے، اور علماء سمرقند اور شوافع کے نزدیک خاص سے کوئی حکم قطعی ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ہر لفظ خاص میں احتمال ہے کہ شاید اس سے کوئی معنی مجازی مراد ہو اور احتمال کی صورت میں لفظ کی قطعیت ثابت نہیں ہوتی۔

(۳) مثال کی وضاحت بمطابق کتاب:۔ مطلقہ مدخول بہا ذات الحیض غیر حاملہ کی عدت میں اختلاف ہے عند الاحناف اس کی عدت تین حیض اور عند الشوافع اس کی عدت تین طہر ہیں۔

عدت سے قبل یہ مسئلہ ذہن نشین کر لیں کہ اس بات پر سب متفق ہیں کہ طلاق مشروع کا وقت طہر ہے، نہ کہ حیض، اب شوافع یہ کہتے ہیں کہ عدت تین طہر ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم میں ثلثة قروء میں لفظ ثلثة مؤنث آیا ہے اور عربی زبان کا ضابطہ ہے کہ تین سے نو تک عدد تمیز کے خلاف آئے گا یعنی تمیز (معدود) اگر مذکر ہو تو عدد مؤنث اور اگر تمیز مؤنث ہو تو عدد مذکر آئے گا اور یہاں عدد مؤنث ہے تو معلوم ہوا کہ تمیز (معدود) مذکر ہے اور قرء کا معنی حیض مؤنث ہے اور قرء کا معنی طہر مذکر ہے پس معلوم ہوا کہ یہاں طہر مراد ہے۔

احناف کہتے ہیں کہ عدت تین حیض ہے ان کی دلیل بھی یہی آیت ہے یتربصن بانفسهن ثلثة قروء اس طرح کہ اس میں لفظ ثلثة خاص ہے جو تین کے لئے وضع کیا گیا ہے اور خاص کا حکم یہ ہے کہ وہ اپنے مدلول کو قطعی طور پر شامل ہوتا ہے اور بغیر کمی و زیادتی کے اس پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے اور اس خاص پر عمل اس وقت ممکن ہے کہ قرء سے حیض مراد لیں، نہ کہ طہر، کیونکہ طہر مراد لینے کی صورت میں بغیر کمی و زیادتی کے خاص پر عمل کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ طلاق طہر میں مشروع ہے لہٰذا اگر اس طہر کو شمار کریں تو دو طہر مکمل اور تیسرا نامکمل طہر ہے اور اگر اس کو شمار نہ کریں تو تین طہر مکمل اور چوتھا طہر نامکمل ہے، بہر صورت پورے تین پر عمل ممکن نہیں ہے لہٰذا قرء سے حیض مراد لیں گے اور عدت تین حیض لازم ہو گی تا کہ کتاب اللہ کے خاص پر عمل ہو سکے۔

«الشق الثانی»...... فان قیل ان الکتاب فی مسح الراس ...

www.Bhalli.Info

...قدار الناصية بالخبر.

مطلق ومقید کی تعریف ذکر کریں مطلق کا حکم بیان کریں اگر اس میں کوئی اختلاف ہوتو اس کو بھی تحریر کریں۔ مذکورہ عبارت ...شوافع کی طرف سے وارد ہونے والے اعتراض کی وضاحت کر کے احناف کی طرف سے مصنف کا ذکر کردہ جواب تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) مطلق ومقید کی تعریف (۲) مطلق کا حکم مع ...تلاف (۳) اعتراض وجواب کی وضاحت۔

﴿جواب﴾...... (۱) مطلق ومقید کی تعریف:۔

"مطلق" **المطلق كل لفظ يدل على الذات من غيران يلاحظ فيه الوصف** یعنی مطلق ہر وہ لفظ ہے ...ذات پر دلالت کرے جس میں کسی وصف کا لحاظ نہ ہو جیسے آیت وضوء میں لفظِ غسل سے مطلق دھونا مراد ہے یعنی یہ فرض ہے۔

"مقید" **المقيد كل لفظ يدل على الذات مع ملاحظة الوصف فيه**، یعنی مقید وہ لفظ ہے جو ایسی ذات ...ہو جس میں کسی وصف کا لحاظ ہو جیسے کفارۂ ظہار ویمین میں رقبہ کو کفارۂ قتل پر قیاس کرتے ہوئے مؤمنہ کی قید سے مقید کرنا۔

(۲) مطلق کا حکم مع الاختلاف:۔ مطلق کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کو مطلق رکھ کر ہی اس پر عمل کرنا ممکن ہوتو اس پر ...رنا واجب ہے اور اس کے معارض خبر واحد اور قیاس کو چھوڑ دیں گے، مطلق کو مقید نہیں کریں گے، اور اگر مطلق کو مطلق ...اس کے مقابل خبر واحد اور قیاس پر بھی عمل کرنا ممکن ہوتو دونوں پر عمل کریں گے، اور مقید کا حکم یہ ہے کہ اس کو تقیید پر ...کرتے ہوئے عمل کرنا واجب ہے۔

(۳) اعتراض وجواب کی وضاحت:۔ شوافع کی طرف سے احناف پر اعتراض ہے کہ تم نے کہا کہ مطلق ...واحد اور قیاس سے مقید نہیں کیا جاسکتا حالانکہ باب الوضوء میں مسح الراس کے مطلق حکم کو جس سے بعض الراس کا وجوب ...ہے تم نے خبر واحد سے مقدار ناصیہ کے ساتھ مسح الراس کو مقید کیا اور کہا کہ مقدار ناصیہ مسح الراس فرض ہے لہٰذا معلوم ...مطلق کو خبر واحد سے مقید کرنا جائز ہے۔

احناف کی طرف سے جواب کا حاصل یہ ہے کہ آیت **وامسحوا برؤسكم** ربع مسح راس کے سلسلہ میں مطلق ...بلکہ مجمل ہے کیونکہ مطلق وہ ہوتا ہے جس کے ہر ہر فرد پر عمل کرنے والا مامور بہ پر عمل کرنے والا شمار ہو یعنی مطلق کے جس ...پر عمل کرے گا اس کے بارے میں کہا جائے گا کہ اس نے مامور بہ پر عمل کیا اور مجمل وہ ہوتا ہے جس کا معنی تو معلوم ہو مگر ...معلوم نہ ہو اب ہم دیکھتے ہیں کہ اس آیت میں بعض مسح راس کا حکم ہے اور بعض راس کا اطلاق کل راس سے کم پر ہوتا ہے ...چار بال، ربع ونصف، یہ سب اس کے افراد ہیں مگر ان میں بعض افراد ایسے ہیں جن پر عمل کرنے والا مامور بہ پر عمل کرنے ...والا نہیں ہوتا مثلاً نصف راس پر مسح کرنے والا مامور بہ کو بجالانے والا نہیں کیونکہ عند الاحناف ربع راس فرض اور بقیہ مستحب ...اور عند الشوافع صرف تین بال کی مقدار مسح فرض ہے پس معلوم ہوا کہ یہ آیت مقدار مسح کے بارے میں مجمل ہے کیونکہ

...راس پر باء کے داخل ہونے کی وجہ سے معلوم ہوا کہ بعض راس کا مسح فرض ہے مگر وہ بعض راس کا کونسا فرد ہے اس آیت سے یہ ...معلوم نہیں ہوا تو اس سلسلہ میں یہ آیت مجمل ہے اور خاموش ہے اور حدیث مغیرہؓ **ومسح على ناصيته وخفيه** کے الفاظ ...نے اس اجمال کو بیان کردیا معلوم ہوا کہ خبر واحد نے مطلق کو مقید نہیں کیا بلکہ مجمل کو بیان کیا ہے لہٰذا مطلق کو خبر واحد سے ...مقید کرنے والا اعتراض نہ رہا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... ولوكانت الحقيقة مستعملة فان لم يكن لهامجاز متعارف فا...لحقيقة اولىٰ بلاخلاف وان كان لهامجا زمتعارف فالحقيقة اولىٰ عندابى حنيفة وعندهما ا...لعمل بعموم المجاز اولىٰ.

حقیقت کی اقسامِ ثلٰثہ کی تعریف کر کے ہر ایک کی صرف ایک ایک مثال بیان کریں۔ مذکورہ عبارت کا ترجمہ کر کے امام صاحب اور صاحبینؒ کا اختلاف وضاحت کے ساتھ تحریر کریں، ثمرہ اختلاف کی صرف ایک مثال بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں۔ (۱) حقیقت کی اقسام ثلاثہ کی تعریف مع امثلہ (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) اختلاف کی وضاحت (۴) ثمرۂ اختلاف کی مثال۔

﴿جواب﴾...... (۱) حقیقت کی اقسام ثلاثہ کی تعریف مع امثلہ:۔ حقیقت کی تین اقسام ہیں (۱) حقیقتِ متعذرہ (۲) حقیقتِ مہجورہ (۳) حقیقتِ مستعملہ۔

حقیقتِ متعذرہ: حقیقت متعذرہ وہ ہے جس کے معنی تک رسائی آسانی سے ممکن نہ ہو جیسے کسی نے قسم کھائی کہ اس درخت سے یا اس ہنڈیا سے نہیں کھائے گا اس لئے کہ درخت اور ہنڈیا کا کھانا متعذر ہے۔

حقیقتِ مهجوره: وہ ہے جس کے معنی کی طرف رسائی آسان ہو مگر لوگوں نے اس کو ترک کردیا ہو جیسے وضع قدم کا حقیقی معنی ننگے پاؤں داخل ہونا ہے اس کی طرف رسائی ممکن اور آسان ہے مگر لوگوں نے یہ معنی ترک کردیا ہے۔

حقیقتِ مستعمله: وہ ہے جس کی طرف بغیر مشقت کے رسائی ممکن ہو اور لوگوں نے اس کو ترک بھی نہ کیا ہو جیسے اکل حنطة کے اصل معنی کو لوگوں نے نہیں چھوڑا بلکہ اس کو بھون کر کھاتے ہیں اور رسائی بھی آسان ہے۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور اگر حقیقت مستعملہ ہو پس اگر نہ ہو اس کیلئے مجاز متعارف تو بالاتفاق حقیقت اولیٰ ہے اور اگر اس کیلئے مجاز متعارف ہو تو امام صاحب کے نزدیک حقیقت اولیٰ ہے اور صاحبین کے نزدیک عموم مجاز پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔

(۳) اختلاف کی وضاحت:۔ اگر لفظ اپنے معنی حقیقی میں مستعمل ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں اول یہ کہ اس کے لئے مجاز متعارف نہ ہو، ثانی یہ کہ اس کے لئے مجاز متعارف ہو پہلی صورت میں بالاتفاق حقیقت پر عمل کریں گے دوسری صورت میں امام صاحب اور صاحبینؒ کا اختلاف ہے امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اب بھی حقیقت پر عمل کرنا اولیٰ ہے کیونکہ خلیفہ کی

www.Bhalli.Info

طرف اس وقت رجوع کیا جاتا ہے جب اصل پر عمل کرنا بالکل ممکن ہی نہ ہو یہاں چونکہ اصل (حقیقت) پر عمل کرنا ممکن ہے اس لئے خلیفہ (مجاز) کی طرف رجوع نہیں کریں گے اور صاحبین فرماتے ہیں کہ عموم مجاز پر عمل کرنا اولیٰ ہے کیونکہ کلام سے معانی مقصود ہوتے ہیں اور معنی مجازی اشمل اور عام ہونے کی وجہ سے راجح ہیں لہٰذا عام مجازی یعنی عموم مجاز پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔

(۴) ثمرۂ اختلاف کی مثال:۔ کسی شخص نے قسم کھا کر کہا واللہ **لا آکل من هذه الحنطة** بخدا میں یہ گندم نہیں کھاؤں گا تو اگر اس نے اس گندم کی روٹی پکا کر کھائی تو امام صاحب کے نزدیک حانث نہ ہوگا اس لئے کہ حقیقت میں گندم کو بھون کر کھانا مستعمل ہے اور صاحبین فرماتے ہیں کہ یہ قسم عموم مجاز کے طور پر اس چیز کی طرف راجح ہے جس کو گندم متضمن ہے لہٰذا گندم کھانا، آٹا کھانا اور روٹی کھانا ان تمام صورتوں میں وہ حانث ہو جائے گا۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... **فصل فی المتقابلات نعنی بها الظاهر والنص والمفسر والمحكم مع مایقابلها من الخفی والمشكل والمجمل والمتشابه۔**

• ظاہر، نص، مفسر اور محکم میں سے ہر ایک کی تعریف کرکے ایک ایک مثال بیان کریں ان چاروں میں سے ہر ایک کے مقابل کا صرف نام بتائیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں فقط مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ اور ان کے متقابلات کے اسماء مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ ...... مذکورہ اصطلاحات کی تعریف و امثلہ:۔

ظاهر: اسم لكل كلام ظهر المراد به للسامع بنفس السماع من غير تأمّل یعنی ظاہر وہ کلام ہے جس کی مراد سنتے ہی سامع کو معلوم ہو جائے اسکو غور و فکر کی ضرورت پیش نہ آئے جیسے یہی مذکورہ آیت حلتِ بیع اور حرمتِ ربا میں ظاہر ہے۔

نص: ماسيق الكلام لاجله، یعنی جس کی وجہ سے کلام چلائی گئی ہو یعنی کلام سے جو چیز مقصود ہو جیسے **احل الله البيع وحرم الربوا**، یہ آیت بیع و ربوا میں فرق کرنے میں نص ہے۔

مفسر: المفسر ماظهر المراد به من اللفظ ببيان من قبل المتكلم بحيث لا يبقى معه احتمال التاويل والتخصيص یعنی مفسر وہ کلام ہے کہ جس کی مراد لفظ سے متکلم کے بیان کی وجہ سے اس طور پر ظاہر ہو کہ نہ اس میں تخصیص کا احتمال ہو اور نہ تاویل کا احتمال ہو۔

محکم: المحكم فهو ما ازداد قوة على المفسر بحيث لا يجوز خلافه اصلاً یعنی محکم وہ کلام ہے جس کی مراد مفسر کی بہ نسبت زیادہ قوی ہو بایں طور کہ اس کے خلاف بالکل جائز نہ ہو۔

متقابلات کے اسماء:۔ مذکورہ اصطلاحات کے متقابلات کے اسماء کے نام بالترتیب یہ ہیں۔

(۱) خفی (۲) مشکل (۳) مجمل (۴) متشابہ۔

﴿السوال الثالث ١٤١٧ھ﴾

﴿الشق الاوّل﴾ ...... **فصل فی متعلقات النصوص نعنی بها عبارة النص واشارته ودلالته واقتضائه۔**

عبارت النص، اشارۃ النص، دلالۃ النص اور اقتضاء النص میں سے ہر ایک کی تعریف کرکے مختصراً صرف ایک ایک مثال بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں فقط مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ:۔

عبارت النص: ماسيق الكلام لاجله واريد به قصداً ۔ عبارت النص وہ ہے جس کی وجہ سے کلام لایا گیا ہو اور اس کلام سے اس حکم کا ارادہ کیا گیا ہو، اس کی مثال یہ ہے "**للفقراء المهاجرين الخ**" یہ آیت غنیمت کے اموال کے لئے چلائی گئی ہے تو اس بارے میں کلام عبارت النص ہے۔

اشارۃ النص: ماثبت بنظم النص من غير زيادة وهو غير ظاهر من كل وجه ولا سيق الكلام لاجله، وہ حکم جو اشارۃ النص سے ثابت ہو وہ وہ ہے جو کلام کے ضمن میں زیادتی کو مقدر مانے بغیر نص کے الفاظ سے ثابت ہو اور وہ پورے طور پر ظاہر نہ ہو اور نہ ہی کلام اس کی وجہ سے لایا گیا ہو اس کی مثال بھی یہی مذکورہ آیت ہے اس آیت میں مہاجرین کے اموال سے ان کی ملک کے زائل ہونے کی طرف اشارہ ہے اور یہ بات للفقراء سے مفہوم ہے تو مہاجرین کا فقر اشارۃ النص سے ثابت ہوا کہ کلام سے یہ پورے طور پر ظاہر بھی نہیں ہے اور کلام اس کے لئے چلائی بھی نہیں گئی ہے۔

دلالۃ النص: وهي ماعلم علةً للحكم المنصوص عليه لغةً لا اجتهاداً ولا استنباطاً یعنی وہ حکم جس کے بارے میں لغۃً ہی بغیر غور و فکر کے یہ بات معلوم ہو جائے کہ وہ حکم منصوص علیہ کی علت ہے جیسے "**لا تقل لهما اف**" اس میں اف کا التزامی معنی تکلیف پہنچانا ہے اور یہ تکلیف پہنچانا ہی حکم منصوص علیہ (نہی عن التافیف) کی علت ہے۔

اقتضاء النص: "فهو زيادة على النص لا يتحقق معنى النص الا به كان اقتضاه ليصح في نفسه معناه" یعنی اقتضاء النص وہ نص پر ایسی زیادتی ہے کہ نص کا معنی اس زیادتی کے بغیر درست نہ ہو گویا کہ نص خود اس زیادتی کا تقاضا کرے تاکہ اس نص کا معنی اپنی ذات کے اعتبار سے صحیح ہو جائے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے **انت طالق** تو یہاں مصدر طلاق کو اقتضاءً مقدر مانا جائے گا گویا کہ اس نے کہا **انت طالق طلاقاً** مصدر طلاق کو اقتضاءً مقدر اس لئے مانا کہ طالق اسم صفت ہے اور ہر اسم صفت فعل کی طرح مصدری معنی کا تقاضا کرتا ہے اس لئے کہ مصدر اس کا ماخذ ہے تو چونکہ طالق عورت کی صفت ہے اور یہ اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ طلاق پہلے سے وجود میں آچکی ہو اور متکلم اسے پہلے سے وجود دے چکا ہو پھر عورت اسکے ساتھ متصف ہوئی ہو۔ اس لئے یہاں مصدری معنی طلاق کو مقدر مانا جائے گا تو **انت طالق** نص مقتضی ہوئی اور طلاق مصدر مقتضٰی ہوا اور لفظ طلاق کی زیادتی سے جو حکم ثابت ہو وہ ثابت بالاقتضاء النص ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... **فصل الواجب بحكم الامر نوعان: اداء وقضاء فالاداء عبارة عن**

www.Bhalli.Info

تسليم عين الواجب الىٰ مستحقه.

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں۔ **اداء وقضاء** کی تعریف کرکے ہرایک کی صرف ایک ایک مثال بیان کریں۔ ا

کامل واداءِ قاصر کی صرف ایک ایک مثال بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں ۔(۱) عبارت کا ترجمہ (۲) **اداء وقضاء** کی

تعریف مع امثلہ (۳) **اداءِ کامل وقاصر** کی امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) **عبارت کا ترجمہ:۔** امر کے ذریعہ واجب ہونے والے امور کی دو قسمیں ہیں اداء اور قضاء

پس اداء عین واجب کو اس کے مستحق کی طرف سپرد کرنے کا نام ہے۔

(۲،۳) اداء وقضاء کی تعریف مع امثلہ اور اداءِ کامل وقاصر کی امثلہ:۔ "اداء" **فالاداء عبارة عن**

تسليم عين الواجب الى مستحقه " کہ اداء عین واجب کو اس کے مستحق اور حقدار کو سپرد کرنا ہے یعنی امر سے جو

واجب ہوئی بعینہ وہی چیز ادا کرنا اداء ہے۔

پھر اداء کی دو قسمیں ہیں (۱) **اداء کامل** (۲) **اداء قاصر**۔

"**اداء کامل**" یہ ہے کہ مامور بہ کو اس طریقہ سے ادا کرنا جس طریقہ پر وہ مشروع ہے جیسے نماز کو اس کے وقت میں

جماعت کے ساتھ اداء کرنا اور باوضوء ہوکر طواف کرنا، اس نوع کا حکم یہ ہے کہ مامور بہ اداء کامل کی صورت میں مامور بہ کے

کرنے کی ذمہ داری سے سبکدوش ہوگا، اس کے ذمہ کوئی فریضہ باقی نہ رہیگا۔

"**اداء قاصر**" یہ ہے کہ مامور بہ کے عین کو ایسے نقصان سے اداء کرنا جو نقصان اس کی صفت میں ہو، ذات میں نہ

ہو جیسے تعدیلِ ارکان کے بغیر نماز ادا کرنا اور بے وضوء طواف کرنا، اس نوع کا حکم یہ ہے کہ اگر مثل کے ذریعہ نقصان کی تلافی

ممکن ہو تو تلافی کردی جائیگی، اور اگر نقصان کی تلافی ممکن نہ ہو تو نقصان کا حکم ساقط ہو جائیگا اور نقصان کی وجہ سے گناہ گار ہوگا۔

"**قضاء**" **هو عبارة عن تسليم مثل الواجب الى مستحقه** یعنی مثلِ واجب کو اسکے مستحق وحقدار کی

طرف سپرد کرنا قضاء ہے پھر اس کی بھی کامل وقاصر دو قسمیں ہیں، واجب فی الذمہ کا مثل صوری ومعنوی سپرد کرنا قضاء کامل ہے

جیسے گندم غصب کرکے ھلاک کردی اور اسکے بدلہ میں دوسری گندم دیتا ہے تو یہ گندم ہلاک شدہ گندم کی مثلِ صوری ومعنوی ہے

اور اگر واجب فی الذمہ کا مثل صوری نہ ہو صرف مثلِ معنوی ہو تو اس کو سپرد کرنا قضاءِ قاصر ہے، ان دونوں قسموں کا حکم یہ ہے کہ

اگر ہلاک شدہ واجب کا مثل صوری ومعنوی موجود ہے تو وہ ادا کیا جائے اور اگر صرف مثلِ معنوی ہے تو اس کا اداء کرنا لازم ہے

اور اگر اس کا کوئی مثل نہ ہو تو قضاء ساقط ہے۔ اور گناہ ہوگا۔

☆☆☆☆☆

﴿الورقة الخامسة فى النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱٤۱۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... **الرابع ان يكون الرفع بالواو والنصب بالالف والجر بالياء**

ويختص بالاسماء الستة المكبرة موحدة مضافة الى غير ياء المتكلم.

اسماء مکبرہ کتنے اور کون سے ہیں، سوچ کر جواب دیں ان کے اعراب کی وضاحت کریں کہ اعراب بالحرکۃ ہوگا یا

بالحرف، دونوں صورتوں میں تینوں حالتوں میں ہوگا یا بعض حالتوں میں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امور توجہ طلب ہیں (۱) اسماء ستہ مکبرہ کی تعداد ونشاندہی (۲) اسماء ستہ

مکبرہ کے اعراب کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) **اسماء ستہ مکبرہ کی تعداد ونشاندہی:۔** اسماء ستہ مکبرہ کل چھ اسماء ہیں، اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ، ذُوْ۔

(۲) اسماء ستہ مکبرہ کے اعراب کی وضاحت:۔ اگر ان اسماء میں یہ چار شرائط پائی جائیں (۱) یہ اسماء مکبرہ

ہوں مصغرہ نہ ہوں (۲) واحد ہوں، تثنیہ وجمع نہ ہوں (۳) مضاف ہوں، غیر مضاف نہ ہوں (۴) یاء متکلم کی طرف مضاف

نہ ہوں غیر کی طرف مضاف ہوں تو ان کی حالتِ رفعی واؤ کے ساتھ، حالتِ نصبی الف کے ساتھ اور حالتِ جری یاء کے ساتھ ہو

گی جیسے **جاء نی ابوك، رأيت اباك، مررت بابيك.**

اور اگر یہ اسماء مکبرہ نہ ہوں مصغرہ ہوں تو ان کا اعراب جاری مجریٰ صحیح والا ہوگا یعنی حالتِ رفعی ضمہ کے ساتھ،

حالتِ نصبی فتحہ کے ساتھ، حالتِ جری کسرہ کے ساتھ، جیسے **جاء نى اُخَىٌ رأيت اُخَيًّا، مَرَرت بِاُخَىٍّ** اور اگر یہ اسماء

مفرد نہ ہوں تثنیہ ہوں تو تثنیہ والا اعراب جاری ہوگا یعنی حالتِ رفعی الف کے ساتھ حالتِ نصبی وجری یاء ماقبل مفتوح کے

ساتھ جیسے **جاء نى اخوان، رأيت اخوَين، مررت باخوين** اور اگر یہ اسماء مفرد نہ ہوں جمع ہوں تو جمع مکسر منصرف

والا اعراب جاری ہوگا یعنی حالتِ رفعی ضمہ کے ساتھ، حالت نصبی فتح کیساتھ، حالتِ جری کسرہ کیساتھ جیسے **جاء نى آباءٌ**

رأيت آباءً مررت بآباءٍ ، اور اگر یہ اسماء مضاف نہ ہوں تو بھی یہی مذکورہ اعراب آئے گا جیسے **جاء نى ابٌ رأيت اباً**

مررت بابٍ اور اگر یہ اسماء یاء متکلم کی طرف مضاف ہوں تو غلامی والا اعراب جاری ہوگا یعنی حالتِ رفعی ضمہ تقدیری کے

ساتھ حالتِ نصبی فتحہ تقدیری اور حالتِ جری کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے **جاء نى ابى رأيت ابى مررت بابى۔**

﴿الشق الثانى﴾...... **اما التانيث بالتاء فشرطه ان يكون علماً كطلحة وكذلك المعنوى.**

تانیث کی کل کتنی اقسام ہیں ہر قسم کی مثال سے وضاحت کریں نیز تانیث کی کونسی قسم بغیر کسی شرط کے غیر منصرف کا

سبب بن کر ایک سبب قائم مقام دو سببوں کے ہوتا ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ دو امر ہیں (۱) تانیث کی جملہ اقسام کی تعداد و وضاحت مع

www.Bhalli.Info

امثلہ (۲) تانیث کی وہ قسم جو بلاشرط ایک سبب دو کے قائم مقام ہے۔

﴿جواب﴾……(۱) تانیث کی جملہ اقسام کی تعداد اور وضاحت مع امثلہ:۔ تانیث کی کل چار
ہیں، تانیث لفظی، تانیث معنوی، تانیث بالالف المقصورہ، تانیث بالالف الممدودہ۔

تانیث لفظی:۔ وہ مونث کا صیغہ جس میں تاء تانیث لفظوں میں موجود ہو جیسے طلحۃ۔

تانیث معنوی:۔ وہ مونث کا صیغہ جس میں تاء لفظوں میں موجود نہ ہو جیسے ھند۔

تانیث بالالف المقصورہ:۔ وہ تانیث جو الف مقصورہ سے حاصل ہو جیسے حبلیٰ۔

تانیث بالالف الممدودہ:۔ وہ تانیث جو الف ممدودہ سے حاصل ہو جیسے حمراء۔

(۲) تانیث کی وہ قسم جو بلاشرط ایک سبب دو کے قائم مقام ہے:۔ تانیث کی مذکورہ چار اقسام میں
آخری دو قسمیں (تانیث بالالف المقصورہ والممدودہ) بلاشرط غیر منصرف میں موثر ہیں اور ایک سبب ہی دو کے قائم مقام

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾…… فاعل کے مونث حقیقی وغیر حقیقی کی صورت میں فعل کی تذکیر وتانیث کا ضابطہ بیان
، فاعل کے فعل کو کن حالات میں واحد، تثنیہ وجمع لایا جاتا ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾……اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) فاعل کے مونث حقیقی وغیر حقیقی ہو
صورت میں فعل کی تذکیر وتانیث کا ضابطہ (۲) فاعل کے فعل کو واحد، تثنیہ وجمع لانے کی صورتیں۔

﴿جواب﴾……(۱) فاعل کے مونث حقیقی وغیر حقیقی ہونے کی صورت میں فعل کی تذکیر وتانیث
ضابطہ:۔ تین صورتوں میں فاعل کے فعل کو مونث لانا واجب ہے (۱) فاعل مونث حقیقی مظہر ہو اور فعل فاعل کے درمیان فاص
ہو جیسے قامت ھند (۲) فاعل مونث حقیقی مضمر ہو جیسے ھند قامت (۳) فاعل مونث غیر حقیقی مضمر ہو جیسے الشمس کو
چھ صورتوں میں فاعل کے فعل کے مذکر ومونث دونوں طرح لانا جائز ہے (۱) فاعل مونث حقیقی مظہر ہو اور فعل
کے درمیان فاصلہ ہو جیسے ضرب الیوم ھند، ضربت الیوم ھند (۲) فاعل مونث غیر حقیقی مظہر ہو اور فعل فاعل
درمیان فاصلہ ہو جیسے طلع الیوم شمس طلعت الیوم شمس (۳) فاعل مونث غیر حقیقی مظہر ہو اور فعل فاعل
درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے طلع الشمس، طلعت الشمس (۴) فاعل جمع تکسیر مضمر ہو جیسے الرجال قامت، الرجا
قاموا (۵) فاعل جمع تکسیر مظہر ہو اور فعل فاعل کے درمیان فاصلہ ہو جیسے قام الیوم رجال، قامت الیوم رجال (
فاعل جمع تکسیر مظہر ہو اور فعل فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے قام الرجال قامت الرجال۔

(۲) فاعل کے فعل کو واحد، تثنیہ وجمع لانے کی صورتیں:۔ اگر فعل کا فاعل اسم ظاہر ہو خواہ مذکر ہو یا مو
ہو بہر صورت فعل مفرد ہی آئیگا جیسے مذکر کیلئے ضَرَبَ زَیْدٌ، ضَرَبَ الزَّیْدَانِ، ضَرَبَ الزَّیْدُوْنَ اور مونث

…هِنْدٌ، ضَرَبَتْ هِنْدَانِ، ضَرَبَتِ الْهِنْدَاتُ۔

اگر فعل کا فاعل ضمیر ہو خواہ مذکر ہو یا مونث بہر صورت فعل فاعل کے مطابق ہی آئیگا۔ یعنی فاعل واحد کیلئے فعل واحد،
…تثنیہ اور جمع کے لئے جمع ہی آئے گا جیسے مذکر کے لئے زَیْدٌ ضَرَبَ، اَلزَّیْدَانِ ضَرَبَا، اَلزَّیْدُوْنَ ضَرَبُوْا،
…اَلْهِنْدُ ضَرَبَتْ، اَلْهِنْدَانِ ضَرَبَتَا، اَلْهِنْدَاتُ ضَرَبْنَ۔

﴿الشق الثانی﴾…… فَاِنْ کَانَ مُفْرَداً مَعْرِفَةً یُبْنٰی عَلٰی عَلَامَةِ الرَّفْعِ کَالضَّمَّةِ وَنَحْوِهَا
…یَا رَجُلُ وَیَا زَیْدَانِ وَیَا زَیْدُوْنَ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، کالضمة و نحوها سے کیا مراد ہے، ممثل لہ مفرد معرفہ ہے جبکہ مثال میں
… ہے اور یازیدان و یازیدون تثنیہ وجمع ہیں تو مثال ممثل لہ پر منطبق نہیں اس سوال کا کیا جواب ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾…… اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ
(۳) کالضمة ونحوها کی مراد (۴) امثلہ کے ممثل لہ پر منطبق نہ ہونے کی وجہ۔

﴿جواب﴾……(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفاً۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ پس اگر منادی مفرد معرفہ ہو تو علامۂ رفع پر مبنی ہوتا ہے جیسے ضمہ اور اس کی مثل جیسے یا
… یا رجلُ اور یا زَیْدَانِ اور یازیدون۔

(۳) کالضمة ونحوها کی مراد:۔ ضمہ سے مراد تو ضمہ ہی ہے اور نحوھا سے مراد تثنیہ میں الف اور
… ہے جیسے یا زیدان اور یا زیدون۔

(۴) امثلہ کے ممثل لہ پر منطبق نہ ہونے کی وجہ:۔ اس جزئی کا جواب یہ ہے کہ تمہارا یہ اعتراض
… امثلہ (یا رجل ، یا زیدان و یا زیدون) ممثل لہ پر منطبق نہیں ہے، یہ اعتراض بالکل غلط ہے اس
… مصنف کی مراد ہی نہیں سمجھے کیونکہ مصنف کی عبارت میں مفرد کا لفظ مضاف اور شبہ مضاف کے مقابلہ میں ہے
… منادی مضاف وشبہ مضاف نہ ہو لہٰذا منادی کے تثنیہ وجمع ہونے سے اس پر فرق نہیں پڑتا اور یا رَجُلُ نکرہ نہیں
… اس منادی کی مثال ہے جو حرف نداء کے داخل ہونے کی وجہ سے معرفہ بن گیا ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾…… وان وقع الخبر بعد الّا نحو مازید الّا قائم اوتقدم الخبر علی الاسم
… ما قائم زیدٌ او زیدت اِنْ بعد مَا نحو ما ان زیدٌ قائم بطل العمل۔

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں۔ ما و لا مشبھتین بلیس کی خبر منصوب ہوتی ہے یا مرفوع؟ ان کے عمل کے باطل
… کی تین صورتیں بیان کر کے ہر ایک کی دلیل بھی بیان کریں۔

www.Bhalli.Info

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں سائل تین امور کا طالب ہے (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) ماولا مشبہتین بلیس کی خبر کا اعراب (۳) ماولا کے عمل کے باطل ہونے کی صورتیں مع الدلائل۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اور اگر واقع ہو خبر الا کے بعد جیسے مَا زَیْدٌ اِلَّا قَائِمٌ یا مقدم ہو خبر اسم پر جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ یا مَا کے بعد اِنْ زائدہ کر دیا جائے جیسے مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ تو عمل باطل ہو جائے گا۔

(۲) مَا و لا مشبهتين بليس کی خبر کا اعراب:۔ اگر مَا اور لَا کے عمل کو باطل کرنے والی کوئی چیز پیش نہ آئے تو اہل حجاز کے نزدیک انکی خبر منصوب ہوگی جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا اور لَا رَجُلٌ حَاضِرًا اور بنو تمیم مَا اور لَا کو عمل نہیں دیتے انکے نزدیک انکی خبر مرفوع ہی ہوگی۔

(۳) مَا و لَا کے عمل کے باطل ہونے کی صورتیں مع الدلائل:۔ مَا اور لَا کے عمل کے باطل ہونے کی تین صورتیں ہیں جو ترجمہ کے ضمن میں گزر چکی ہیں۔

انکے عمل کے باطل ہونے کی دلیل کو سمجھنے سے قبل یہ بات سمجھیں کہ وہ عامل جو مشابہت کی وجہ سے عمل کرتا ہے جب اس میں دو شرطیں پائی جائیں تو وہ عامل عمل کرتا ہے ورنہ نہیں (۱) جس مشابہت کی وجہ سے وہ عمل کر رہا ہے وہ مشابہت باقی رہے (۲) جس ترتیب سے عمل کر رہا تھا وہ ترتیب باقی رہے اگر ان میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو عامل کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔

تو اب دلیل کا حاصل یہ ہے کہ پہلی صورت میں مَا زَیْدٌ اِلَّا قَائِمٌ میں الا کی وجہ سے نفی والا معنی ختم ہو گیا جب نفی والا معنی ختم ہوا تو لیس کے ساتھ مشابہت بھی ختم ہوگئی لہٰذا یہ لغو ہو گئے اور دوسری صورت میں خبر کے اسم پر مقدم ہونے کی وجہ سے تیسری صورت میں ان کے درمیان میں واقع ہونے کی وجہ سے ترتیب ختم ہوگئی لہٰذا یہ لغو ہو گئے۔

﴿الشق الثانی﴾...... البدل تابع ينسب اليه ما نسب الى متبوعه وهو المقصود بالنسبة دون متبوعه.

بدل کی تعریف بیان کریں، بدل کی اقسام اربعہ کی تعریف اور ہر ایک کی مثال بیان کریں بدل اور مبدل منہ میں تعریف و تنکیر میں مطابقت ضروری ہے یا نہیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور کا حل مطلوب ہے (۱) بدل کی تعریف (۲) بدل کی اقسام اربعہ کی تعریف مع امثلہ (۳) بدل اور مبدل منہ میں تعریف و تنکیر میں مطابقت۔

﴿جواب﴾...... (۱) بدل کی تعریف:۔ بدل وہ تابع ہے کہ جو حکم اس کے متبوع کی طرف منسوب ہو بعینہ وہی حکم تابع کی طرف منسوب ہو اور اس نسبت سے وہ تابع ہی مقصود ہو متبوع مقصود نہ ہو جیسے جاء نی زید اخوک اس میں زید متبوع اور اخوک تابع ہے اور اس میں جو فعل کی نسبت زید کی طرف ہے وہی نسبت اخوک کی طرف بھی ہے مگر مقصود بالنسبت اخوک ہے زید نہیں ہے۔

(۲) بدل کی اقسام اربعہ کی تعریف مع امثلہ:۔ بدل کی کل چار اقسام ہیں۔

۱...... **بدل الکل من الکل** وہ تابع ہے کہ اس کا مدلول اور مبدل منہ کا مدلول بعینہ ایک ہی ہو جیسے جاء نی زید اخوک اس میں زید اور اخوک کا مدلول ایک ہی شخص ہے۔

۲...... **بدل البعض من الکل** وہ تابع ہے کہ اس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا عین نہ ہو بلکہ جز اور بعض ہو جیسے ضربت زیدا رأسه اس میں راسہ کا مدلول زید کا کل نہیں بلکہ ایک جز اور حصہ ہے۔

۳...... **بدل الاشتمال** وہ تابع ہے کہ اس کا مدلول مبدل منہ کا کل بھی نہ ہو اور جز بھی نہ ہو بلکہ اس کا متعلق ہو جیسے سلب زید ثوبه اس میں ثوبہ زید کا کل بھی نہیں ہے اور جز بھی نہیں بلکہ محض اس کا متعلق ہے۔

۴...... **بدل الغلط** وہ تابع ہے جو غلطی کے بعد واقع ہو جیسے جاء نی زیدٌ بکرٌ اس میں متکلم جاء نی بکر کہنا چاہتا تھا مگر متکلم نے پہلے غلطی سے زید کا لفظ بولا پھر فوراً اس کے تدارک کیلئے بکر کا لفظ ذکر کر دیا کہ بکر آیا ہے زید نہیں۔

(۳) بدل اور مبدل منہ میں تعریف و تنکیر میں مطابقت:۔ اس مطابقت کو سمجھنے سے قبل یہ بات سمجھ لیں کہ بدل اور مبدل منہ میں سے اصل اور مقصود بالذات بدل ہوتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ مقصود کو غیر مقصود سے اعلیٰ یا برابر ہونا چاہیے تیسری بات یہ ہے کہ معرفہ نکرہ سے اعلیٰ و افضل ہے اب بدل اور مبدل منہ کے معرفہ و نکرہ ہونے کے اعتبار سے چار صورتیں بنتی ہیں۔

۱...... بدل اور مبدل منہ دونوں معرفہ ہوں جیسے جَاءَ نِي زَيْدٌ اَخُوْكَ۔

۲...... دونوں نکرہ ہوں جیسے جَاءَ نِي رَجُلٌ غُلَامٌ لَكَ۔

۳...... مبدل منہ نکرہ اور بدل معرفہ ہو جیسے جَاءَ نِي اَخٌ لَكَ زَيْدٌ۔

یہ تینوں صورتیں درست ہیں اس لئے کہ پہلی دو مثالوں میں بدل اور مبدل منہ مساوی ہیں اور تیسری صورت میں بدل مبدل منہ سے اعلیٰ و افضل ہے۔

۴...... مبدل منہ معرفہ اور بدل نکرہ ہو یہ ترکیب اس وقت درست ہوگی جب نکرہ کی کوئی صفت لائی جائے گی کیونکہ صفت نکرہ کو معرفہ کے قریب پہنچا دیتی ہے لہٰذا بدل جو مبدل منہ سے انقص تھا وہ صفت کی وجہ سے مبدل منہ کے مساوی ہو گیا لہٰذا مقصود اور غیر مقصود دونوں مساوی ہو گئے اور ترکیب درست ہو گئی، جیسے لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ۔

﴿الورقة السادسة فی الادب والتاريخ﴾

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾...... نَارٌ بَارِدَةٌ اِجْتَمَعَ النَّاسُ وَقَالُوْا مَاذَا نَفْعَلُ ؟ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَسَرَ الْاَصْنَامَ وَاَهَانَ الْاٰلِهَةَ وَسَأَلَ النَّاسُ مَاعِقَابُ اِبْرَاهِيْمَ ؟ مَاجَزَاءُ اِبْرَاهِيْمَ ؟ كَانَ الْجَوَابُ حَرِّقُوْهُ

www.Bhalli.Info

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کرنے کے بعد طلاق رجعی، بائن اور مغلظ کے درمیان فرق تحریر کریں، عدت کی وجہ تسمیہ
...کریں، عدت طلاق اور عدت وفات کے درمیان فرق بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال کا حاصل چار امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) طلاق رجعی، بائن اور مغلظ
...ق (۳) عدت کی وجہ تسمیہ (۴) عدت طلاق اور عدت وفات میں فرق۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ جب مرد اپنی بیوی کو رجعی یا بائن یا مغلظ طلاق دیدے یا خاوند
...کے درمیان طلاق کے بغیر جدائی ہو جائے یا عورت کا شوہر اس سے انتقال کر جائے تو اس عورت کے لئے جائز نہیں ہے
...کاح کرے دوسرے شوہر سے، یہاں تک کہ مدت معلومہ اس پر گزر جائے۔

(۲) طلاق رجعی، بائن اور مغلظ میں فرق:۔ طلاق رجعی میں عدت کے اندر رجوع کرنا جائز ہے اور طلاق
...نئے نکاح کے بغیر رجوع کرنا جائز نہیں ہے اور طلاق مغلظ کے بعد اس شوہر سے نکاح کرنا جائز نہیں یہاں تک کہ
...دت گزارنے کے بعد دوسرے شوہر سے نکاح کرلے اور وہ شوہر اس سے مباشرت کرلے پھر وہ دوسرا شوہر انتقال کر
...ے طلاق دیدے اور اس کی عدت گزر جائے تو پھر دوبارہ اس شوہر اول سے نکاح جائز ہے۔

(۳) عدت کی وجہ تسمیہ:۔ سوال کی عبارت میں عورت کیلئے جس مدت کے گزارنے کا حکم ہے اسی مدت کو
...ہیں عدت کہتے ہیں کیونکہ عدت کا لغوی معنی ہے شمار کرنا اور مطلقہ یا متوفی عنہا زوجہا اس میں مہینوں یا حیضوں کو
...ہے اسلئے اسکو عدت کہتے ہیں۔

(۴) عدت طلاق اور عدت وفات میں فرق:۔
...کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۱۷ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... اذا کانت المبتوتة المتوفی عنها زوجها بالغة مسلمة فعلیها
...فی ایام عدتها.

...مبتوتہ کی مراد متعین کریں، بالغة، مسلمة کی قید کا فائدہ ذکر کریں، احداد سے کیا مراد ہے وضاحت سے تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) مبتوتہ کی مراد (۲) بالغة مسلمة کی
...(۳) احداد کی مراد۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) مبتوتہ کی مراد:۔ اس سے مراد وہ عورت ہے جسے طلاق بائن دی گئی ہو یا اس کا زوج
...

(۲) بالغة، مسلمة کی قید کا فائدہ:۔ عبارت میں احداد کو بالغة مسلمة کی قید کے ساتھ مقید کیا گیا
...عورت اور نابالغ بچی پر احداد نہیں ہے۔

(۳) احداد کی مراد:۔ احداد کا معنی سوگ کرنا ہے یعنی جب بائنہ یا متوفی عنہا مسلمان ہو تو وہ خوشبو اور زینت
... مہندی نہ لگائے، ورس یا زعفران کے ساتھ رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے تیل اور سرمہ نہ لگائے مگر عذر کی وجہ سے یہ امور جائز
... اور حکم یہ ہے کہ یہ بیوہ اور بائنہ پر واجب ہے۔

﴿الورقة الرابعة فی اصول الفقه﴾

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... **فصل فی متعلقات النصوص، نعنی بها عبارة النص واشارته ودلالته واقتضاءه، فاما عبارة النص فهو ماسیق الکلام لاجله وارید به قصداً.**

عبارت النص واشارۃ النص دونوں کی تعریف کریں، قوله تعالیٰ للفقراء المهاجرین، اس مثال کو کتاب کے مطابق حل کر کے عبارت النص واشارۃ النص میں فرق واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت النص واشارۃ النص کی تعریف (۲) مذکورہ مثال کا کتاب کے مطابق حل (۳) عبارت النص واشارۃ النص میں فرق۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت النص واشارۃ النص کی تعریف:۔
کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الاول من السوال الثالث ۱۴۱۷ھ۔

(۲) مذکورہ مثال کا کتاب کے مطابق حل:۔ للفقراء المهاجرین الذین اخرجوا من دیارهم یہ آیت عبارت النص واشارۃ النص کی مثال ہے، کیونکہ یہ آیت مستحقین غنیمت کو بیان کرنے کے لئے لائی گئی ہے اس آیت سے فقراء مہاجرین کے لئے مال غنیمت میں سے حصہ کا واجب ہونا اور انکا مستحق مال غنیمت ہونا بطور عبارت النص ثابت ہے اور مہاجرین کا فقر اس سے بطور اشارۃ النص ثابت ہے کیونکہ کلام کا مقصد یہ نہیں ہے اور اشارۃ النص کے طور پر مسلمان کے مال پر کافر کی ملک کا ثابت ہونا اور مسلمانوں کی ملک کا زائل ہونا ثابت ہوا۔ کیونکہ اگر ان کی ملک باقی رہتی تو ان کو فقراء نہ کہا جاتا۔

(۳) عبارۃ النص واشارۃ النص میں فرق:۔ عبارت النص سے ثابت شدہ حکم کلام سے مقصود بھی ہوتا ہے اور اس کیلئے کلام لائی بھی جاتی ہے اور اشارۃ النص سے ثابت شدہ حکم اگرچہ لفظ سے ثابت ومفہوم ہوتا ہے مگر وہ نہ کلام سے مقصود ہوتا ہے اور نہ کلام اس کیلئے چلائی جاتی ہے اور نہ وہ من کل وجہ ظاہر ہوتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... **وقال محمدؒ اذا اوصیٰ لموالی بنی فلان ولبنی فلان موال من اعلیٰ وموال من اسفل بطلت الوصیة فی حق الفریقین لاستحالة الجمع بینهما وعدم الرجحان.**

مشترک کی تعریف کریں اور امثلہ سے اس کی وضاحت کریں مشترک کا حکم بیان کرنے کے بعد فقط سوال میں

www.Bhalli.Info

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) مشترک کی تعریف (۲) مشترک کی وضاحت مثلہ (۳) مشترک کا حکم (۴) مذکورہ مثال کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ ...... (۱و۲) مشترک کی تعریف، وضاحت مع امثلہ:۔ ما وضع لمعنيين مختلفين او لمعانٍ مختلفة الحقائق کہ مشترک وہ لفظ ہے جو دو یا زائد ایسے معانی کیلئے موضوع ہو جو حقیقت کے اعتبار سے مختلف ہوں اور ان معانی میں سے کسی ایک معنی کو ترجیح نہ ہو جیسے لفظ جاریہ کشتی اور لونڈی کے معنی میں مشترک ہے۔ اور لفظ عین، چشمہ، سونا، آفتاب، مال اور جاسوس کیلئے موضوع ہے جن کی حقیقت مختلف ہے اور کسی ایک معنی کو ترجیح بھی حاصل نہیں ہے۔

(۳) مشترک کا حکم:۔ مشترک کا حکم یہ ہے کہ اس کے متعدد معانی میں سے ایک معنی دلیل کے ذریعہ متعین ... تو دوسرے معنی کو مراد لینا درست نہیں ہے۔

(۴) مذکورہ مثال کی وضاحت:۔ امام محمدؒ کی ذکر کردہ مثال کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی نے بنی فلاں کے موالی ... وصیت کی مثلاً یہ کہ میرے مرنے کے بعد ان کو ہزار روپیہ دے دیا جائے اس وصیت کے بعد موصی کا انتقال ہو گیا اور ... کے موالی اسفل واعلی دونوں ہیں یعنی غلام بھی ہیں اور آقا بھی اور موصی نے کسی کو متعین نہیں کیا اور کوئی مرجح بھی ... ہے اور دونوں کو جمع کرنا محال ہے تو یہ وصیت باطل ہو جائیگی۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... واما القضاء فنوعان كامل وقاصر فالكامل منه تسليم مثل ... صورةً ومعنىً كمن غصب قفيز حنطة فاستهلكها ضمن قفيز حنطة ويكون المؤدى مثلاً ... صورةً ومعنىً وكذلك الحكم فى جميع المثليات.

... مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں، قضاء کامل وقاصر کی تعریف کے بعد ایک ایک مثال بیان کریں، ذوات الامثال اور ... میں فرق واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) قضاء کامل وقاصر کی ... (۳) ذوات القیم اور ذوات الامثال میں فرق۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ پس بہر حال قضاء کی دو قسمیں ہیں، کامل وقاصر، پس کامل وہ سپرد ... کی مثل صوری ومعنوی کو جیسے وہ شخص جس نے غصب کیا گندم کا ایک قفیز، پھر اس کو ہلاک کر دیا تو وہ ایک قفیز ... ہوگا، اور ادا کردہ قفیز اول کا صورۃً اور معنیً مثل ہوگا، اور یہی حکم تمام مثلیات کا ہے۔

(۲) قضاء کامل وقاصر کی تعریف ومثال:۔

كما مرّ في الورقة الرابعة الشق الثاني من السؤال الثالث ۱٤۱۷ھ.

(۳) ذوات الامثال وذوات القیم میں فرق:۔ ذوات الامثال ان اشیاء کو کہتے ہیں جن کی مثل صوری ومعنوی ... ہو جیسے گندم، اسکی مثل صوری بھی ہے اور معنوی بھی ہے۔ اور ذوات القیم ان اشیاء کو کہتے ہیں جن کی مثل صوری تو نہ ہو البتہ مثل معنوی ہو جیسے بکری، اسکی مثل صوری نہیں ہے کیونکہ ایک بکری کی مثل دوسری بکری نہیں ہوتی البتہ مثل معنوی (روپیہ) ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... منها ان التمسك بما روى عن النبيﷺ انه قاء فلم يتوضأ لاثبات ان القىء غير ناقض ضعيف.

مذکورہ عبارت کا مطلب خیز ترجمہ کریں۔ عبارت میں مذکورہ مسئلہ میں کس کس کا اختلاف ہے صرف نام اور مسلک ذکر کریں، مذکورہ استدلال کے ضعف کی وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مذکورہ مسئلہ میں اختلاف والے ائمہ کے نام ومسلک (۳) استدلال کے ضعف کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ ان میں سے (ایک طریق) یہ ہے کہ اس حدیث سے جو آنحضرت ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کو قئ آئی لیکن آپ ﷺ نے وضوء نہ کیا" اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ قئ ناقض وضوء نہیں ہے، ضعیف ہے۔

(۲،۳) مذکورہ مسئلہ میں اختلاف والے ائمہ کے نام ومسلک اور استدلال کے ضعف کی وجہ:۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ منہ بھر کر آنیوالی قے ناقض وضوء ہے یا نہیں ہے؟ عند الاحناف ناقض وضوء ہے اور عند الشوافع قے مطلقاً ناقض وضوء نہیں ہے، اور ان کا استدلال اس حدیث سے ہے انه قاء فلم يتوضأ، اگر قے ناقض وضوء ہوتی تو آنحضرت ﷺ ضرور وضوء فرماتے۔

ہم جواب دیتے ہیں کہ یہ تمسک ضعیف ہے اس لئے کہ اس حدیث میں فقط اس بات کا ذکر ہے کہ آپ نے فوراً وضوء نہیں کیا، اور اس بات کے ہم بھی قائل ہیں کہ فوراً وضوء واجب نہیں ہے، باقی اس بارے میں یہ حدیث خاموش ہے کہ قے ناقض وضوء ہے یا نہیں، لہٰذا تمہارا استدلال صحیح نہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... فصل حتى للغاية كالى فاذا كان ما قبلها قابلا للامتداد وما بعدها يصلح غاية له كانت الكلمة بحقيقتها. مثاله ما قال محمدؒ اذا قال عبدى حران لم اضربك حتى يشفع فلان او حتى تصيح.

www.Bhalli.Info

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کرنے کے بعد بتائیں کہ حتی کتنے معانی کے لئے آتا ہے اور ان میں سے کونسا معنی حقیقی [illegible] حتی کے حقیقی معنی کے لئے مصنف کی ذکر کردہ دونوں شرطوں کی وضاحت کریں، امام محمدؒ کی مثال اس طرح واضح کریں [illegible] مثل لہ پر منطبق ہو جائے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں چار امور پوچھے گئے ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) حتی کے معانی [illegible] وضاحت اور معنی حقیقی کی تعیین (۳) حتی کے معنی حقیقی کی شرطوں کی وضاحت (۴) مثال کا مثل لہ پر انطباق۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ حتی الی کی طرح غایت کے لئے ہے پس جب اس کا ماقبل امتداد قبول کرنے والا ہو اور اس کا مابعد غایت بننے کی صلاحیت رکھتا ہو تو کلمہ حتی اپنی حقیقت کے ساتھ عامل ہوگا اس کی مثال وہ جو امام محمدؒ نے بیان کی ہے کہ جب مولی نے کہا میرا غلام آزاد ہے اگر میں تجھ کو نہ ماروں یہاں تک کہ فلاں سفارش کرے یا یہاں تک کہ تو چلائے۔

(۲) حتی کے معانی کی وضاحت اور معنی حقیقی کی تعیین:۔ حتی متعدد معانی میں مستعمل ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ حتی اگر اسم پر داخل ہو تو اس کا حقیقی معنی غایت ہے اور کبھی مجازاً عطف کے لئے بھی آتا ہے اور اگر فعل پر داخل ہو تو ما[illegible] سے مل کر ماقبل کے متعلق ہو کر غایت کے لئے ہوگا اور اگر ماقبل کے متعلق نہ ہو تو ابتدائیہ ہوگا اور اگر غایت کی دونوں شرطیں یا ایک شرط نہ پائی جائے تو حتی لام کی کے معنی میں ہوگا یعنی اول سبب اور مابعد مسبب ہوگا اور اگر کسی سبب سے حتی کا مجازات کیلئے ہونا متعذر ہو تو حتی محض عطف کے لئے ہوگا بمعنی فا یا ثم، اور حتی کا حقیقی معنی غایت ہے یعنی اس پر [illegible] شئی ختم ہو جاتی ہے اور اپنی انتہاء کو پہنچ جاتی ہے اس کے علاوہ باقی تمام معانی مجازی ہیں۔

(۳) حتی کے معنی حقیقی کی شرطوں کی وضاحت:۔ حتی کا حقیقی معنی غایت ہے یہ معنی اس وقت ہوگا جب دو شرطیں پائی جائیں۔

۱..... حتی کا ماقبل امتداد کو قبول کرنیوالا ہو یعنی حتی سے پہلے ایسی چیز ہو جو حتی کے مابعد تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتی [illegible]

۲..... حتی کا مابعد ایسی چیز ہو جو غایت بننے یعنی ماقبل کے حکم کو ختم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ جب یہ دونوں شرطیں پائی جائیں تو حتی معنی حقیقی یعنی غایت کے لئے ہوگا۔

(۴) مثال کا ممثل لہ پر انطباق:۔ عبدی حر ان لم اضربك حتى يشفع فلان (میرا غلام آزاد ہے اگر میں تجھ کو نہ ماروں یہاں تک کہ فلاں سفارش کرے) عبدی حر ان لم اضربك حتى تصيح (میرا غلام آزاد ہے اگر میں تجھ کو نہ ماروں یہاں تک کہ تو چیخ مارے) ان دونوں مثالوں میں حتی اپنے معنی حقیقی یعنی غایت کے لئے ہے کیونکہ حتی کا ماقبل یعنی مارنا یہ امتداد (بار بار مارنے) کا احتمال رکھتا ہے اور حتی کا مابعد یعنی فلاں کا سفارش کرنا یا مضروب کا چیخنا چلانا یہ دونوں ایسی چیزیں ہیں جو ضرب کی غایت بننے کی صلاحیت رکھتی ہیں کیونکہ سفارش کرنے یا مضروب کے چیخنے کی وجہ [illegible] لوگ مارنے سے رک جاتے ہیں الغرض دونوں مثالوں میں شرطوں کے پائے جانے کی وجہ سے حتی غایت کے لئے ہے لہٰذا اگر حالف فلاں کی سفارش سے قبل یا مضروب کے چیخنے سے قبل ضرب سے رک گیا تو وہ حانث ہو جائے گا۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... واما بيان الحال فمثاله فيما اذا راى صاحب الشرع امرا معاينة فلم ينه عن ذلك كان سكوته بمنزلة البيان انه مشروع والشفيع اذا علم وسكت كان ذلك بمنزلة البيان بانه راض بذلك البيع۔

مذکورہ عبارت کا ترجمہ تحریر کریں دونوں مثالوں کی وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں دو امر طلب کئے گئے ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مثالوں کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اور بہر حال بیان حال پس اس کی مثال اس صورت میں ہے کہ جب صاحب شرع ﷺ نے کسی کام کو بچشم خود دیکھا اور اس سے منع نہ کیا تو یہ سکوت بمنزل بیان کے ہوگا کہ یہ کام مشروع ہے اور شفیع کو جب علم ہو اور وہ خاموش رہے تو یہ سکوت بمنزل بیان کے ہوگا کہ وہ اس بیع پر راضی ہے۔

(۲) مثالوں کی وضاحت:۔ (۱) آپ ﷺ کے سامنے کسی نے کوئی کام کیا اور آپ ﷺ نے اس کو دیکھ کر منع نہیں فرمایا بلکہ خاموش رہے تو آپ کا خاموش رہنا اس بات کا بیان ہے کہ یہ کام شرعاً جائز ہے کیونکہ آپ ﷺ کی بعثت احکام کے بیان کرنے کیلئے ہوئی ہے لہٰذا اگر یہ کام ناجائز ہوتا تو آپ ﷺ خاموش نہ رہتے تو آپ ﷺ کا خاموش رہنا اس کام کے جائز ہونے کا بیان ہے۔ (۲) شفیع کو معلوم ہوا کہ دار مشفوعہ اس کے مالک نے فروخت کر دیا ہے پھر بھی وہ خاموش رہا اس نے حق شفعہ کا مطالبہ نہ کیا تو اس کا یہ سکوت اس بات کا بیان ہے کہ وہ مالک کی بیع پر راضی ہے کیونکہ حق شفعہ کے ثبوت کے لئے طلب شرط ہے پس جب شفیع نے قدرت کے باوجود شفعہ کا مطالبہ نہیں کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے اپنا مطالبہ ترک کر دیا ہے تو ان دونوں مثالوں میں حال بیان ہے۔

﴿الورقة الخامسة فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱٤۱۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... اَمَّا التَّعْرِيْفُ فَلَا يُعْتَبَرُ فِي الصَّرْفِ مِنْهَا اِلَّا الْعَلَمِيَّةُ وَ تَجْتَمِعُ مَعَ غَيْرِ الْوَصْفِ۔

مذکورہ عبارت پر اعراب لگائیں، معرفہ کی تعریف کرنے کے بعد بتائیں کہ علمیت کے سوا باقی معرفہ کی اقسام غیر منصرف کا سبب کیوں نہیں بن سکتی، وصف کے ساتھ معرفہ کے جمع نہ ہونے کی کیا وجہ ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) معرفہ کی تعریف (۳) معرفہ کی بقیہ اقسام کے غیر منصرف کا سبب نہ بننے کی وجہ (۴) وصف کے معرفہ کے ساتھ جمع نہ ہونے کی وجہ۔

www.Bhalli.Info

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) معرفہ کی تعریف:۔ معرفہ وہ اسم ہے جو معین شئی پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو جیسے زید شخص معین پر دلالت کیلئے وضع ہے۔

(۳) معرفہ کی بقیہ اقسام کے غیر منصرف کا سبب نہ بننے کی وجہ:۔ معرفہ کی سات اقسام میں سے صرف علمیت غیر منصرف کا سبب بن سکتی ہے اور بقیہ اقسام غیر منصرف کا سبب نہیں بن سکتیں اس لئے کہ ان اقسام میں سے مضمرات، اسماء اشارہ، اسماء موصولہ مبنی کی اقسام ہیں اور غیر منصرف ہونا معرب کی قسم ہے تو یہ اقسام غیر منصرف کی ضد ہوئیں اور ایک ضد دوسری ضد کا سبب نہیں بن سکتی اور معرف باللام اور وہ اسم جو ان مذکورہ اقسام کی طرف مضاف ہو یہ غیر منصرف کو منصرف یا منصرف کے حکم میں کر دیتے ہیں اور جو چیز غیر منصرف کو منصرف کر دے یا منصرف کے حکم میں کر دے وہ غیر منصرف کا سبب نہیں بن سکتی۔ اور معرفہ بالنداء بھی غیر منصرف کا سبب نہیں بن سکتا اس لئے کہ منادی کی اقسام میں سے مفرد معرفہ مبنی ہے اور مبنی ہونا غیر منصرف کی ضد ہے اور مضاف یا شبہ مضاف غیر منصرف کو منصرف کر دیتے ہیں یا منصرف کے حکم میں کر دیتے ہیں اور نکرہ غیر معین نکرہ ہونے کی وجہ سے معرفہ کی ضد ہے لہذا منادی کی یہ تمام اقسام غیر منصرف کا سبب نہیں بن سکتیں۔

(۴) معرفہ کے وصف کے ساتھ جمع نہ ہونے کی وجہ:۔ وصف اور علمیت (معرفہ) دونوں ایک اسم کو غیر منصرف نہیں بنا سکتے اس لئے کہ وصف ذات مبہمہ پر دلالت کرتی ہے اور علمیت ذات معینہ پر دلالت کرتی ہے تو یہ آپس میں ضدیں ہوئیں اور دو ضدیں ایک شئی میں جمع نہیں ہو سکتیں۔

﴿الشق الثانی﴾...... اما التركيب فشرطه ان يكون علماً بلا اضافة و لا اسنادٍ كبعلبك، فعبدالله منصرف و معديكرب غير منصرف فشاب قرناها مبنى۔

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کرنے کے بعد ترکیب کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں اور مصنف کی ذکر کردہ تمام اتفاقی، احترازی مثالوں کی وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) ترکیب کا لغوی و اصطلاحی معنی (۳) امثلہ کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ لیکن ترکیب پس اس کی شرط یہ ہے کہ وہ بغیر اضافت اور بغیر اسناد کے علم ہو جیسے **بعلبك**، پس عبداللہ منصرف ہے اور **معد یکرب** غیر منصرف ہے اور **شاب قرنا ها** مبنی ہے۔

(۲) ترکیب کا لغوی و اصطلاحی معنی:۔ ترکیب باب تفعیل کا مصدر ہے لغوی معنی جوڑنا اور مرکب کرنا اور اصطلاح میں ترکیب دو یا زائد کلموں کو بغیر حرف کو جزو بنائے ایک کرنا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ترکیب کم از کم دو کلموں سے ملکر ہو گی اور دوسرا یہ کہ حرف اس ترکیب کا جزو نہ ہوگا۔

(۳) امثلہ کی وضاحت:۔ مذکورہ امثلہ میں سے **بعلبك** اور **معد یکرب** غیر منصرف ہیں کیونکہ ان میں [illegible] (علمیت کا ہونا اور ترکیب اضافی و اسنادی کا نہ ہونا) پائی جا رہی ہیں اور **عبدالله** کا لفظ منصرف ہے اس لئے [illegible] دوسری شرط (ترکیب اضافی کا نہ ہونا) نہیں پائی جا رہی ہے۔ اور **شاب قرنا ها** مبنی ہونے کی وجہ سے منصرف [illegible] کی بحث سے خارج ہے کیونکہ یہ معرب کی اقسام ہیں۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... "واعلم انّ لهم قسماً آخر من المبتدأ ليس مسنداً اليه وهو صفة [illegible] بعد حرف النفى نحو ما قائمٌ زيدٌ او بعد حرف الاستفهام نحو ا قائمٌ زيدٌ بشرط ان ترفع [illegible] الصفه اسما ظاهراً نحو ما قائم الزيدان بخلاف ماقائمان الزيدان"

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں۔ مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف کرنے کے بعد قسم اول و قسم ثانی میں فرق واضح کریں۔ ما [illegible] الزیدان اور **ماقائمان الزیدان** میں وجہ فرق ظاہر کریں کہ کیا وجہ ہے کہ پہلی مثال میں صیغہ صفت مبتدا بن رہا ہے [illegible] مثال میں صیغہ صفت مبتدا کی قسم ثانی نہیں بن سکتا۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا لب لباب چار امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف (۳) مبتدا کی قسم اول و ثانی میں فرق (۴) مذکورہ دونوں مثالوں میں فرق۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ جان لو یہ بات کہ ان نحویوں کے نزدیک مبتدا کی ایک دوسری قسم [illegible] مسند الیہ نہیں ہوتی اور وہ صفت کا صیغہ ہے جو واقع ہو حرف نفی کے بعد جیسے **مَا قَائِمٌ زَيْدٌ** یا حرف استفہام کے بعد **اقائم زید**، اس شرط پر کہ وہ اسم ظاہر کو رفع دے جیسے **ما قائمٌ الزیدان** بخلاف **ما قائمان الزیدان** کے۔

(۲) مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف:۔ وہ صیغہ صفت جو حرف نفی یا حرف استفہام کے بعد واقع ہو اور مسند الیہ [illegible] مابعد والے اسم ظاہر کو رفع دے جیسے **ما قائم الزیدان**۔

(۳) مبتدا کی قسم اول و ثانی میں فرق:۔ مبتدا کی قسم اول و ثانی میں تین فرق بیان کئے جاتے ہیں (۱) مبتدا [illegible] اول معمول ہے اور قسم ثانی خود عامل ہے (۲) مبتدا کی قسم اول مسند الیہ ہوتی ہے اور قسم ثانی مسند ہوتی ہے (۳) مبتدا کی [illegible] اول کا عامل معنوی ہوتا ہے اور قسم ثانی خود عامل ہے۔

(۴) مذکورہ دونوں مثالوں میں فرق:۔ **ماقائم الزیدان** اور **ما قائمان الزیدان** دونوں میں **قائم** [illegible] **قائمان** صفت کے صیغے ہیں مگر پہلی مثال میں صفت کا صیغہ **قائم** مبتدا واقع ہو رہا ہے اور دوسری مثال میں **قائمان** مبتدا واقع [illegible] ہو رہا۔ وجہ فرق یہ ہے کہ مبتدا کی قسم ثانی کی شرط یہ تھی کہ وہ اسم ظاہر میں عمل کرے اور اس کو رفع دے یہ شرط **قائم** میں موجود

www.Bhalli.Info

ہے وہ الزیدان کو رفع دے رہا ہے اور یہ شرط فقالمان میں موجود نہیں، کیونکہ وہ اسم ظاہر کی بجائے ضمیر تثنیہ میں عمل کر رہا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... وَاعْلَمْ أَنَّ الْمُنَادىٰ عَلٰى أَقْسَامٍ فَإِنْ كَانَ مُفْرَدًا مَعْرِفَةً يُبْنىٰ عَلٰى عَلَامَةِ الرَّفْعِ كَالضَّمَّةِ وَنَحْوِهَا نَحْوُ يَا زَيْدُ وَ يَا رَجُلُ وَ يَا زَيْدَانِ وَ يَا زَيْدُوْنَ۔

مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کریں، منادیٰ کی جملہ اقسام کا اعراب اختصار کے ساتھ مع مثالوں کے بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) منادیٰ کی جملہ اقسام کا اعراب مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب: ۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کی تشریح: ۔اس عبارت میں مصنفؒ نے منادیٰ کی اقسام میں سے ایک قسم منادیٰ مفرد معرفہ کے اعراب کو ذکر کیا ہے یہ علامتِ رفع پر مبنی ہوگا مفرد سے مراد یہ ہے کہ مضاف و شبہ مضاف نہ ہو، مفرد ہونے کی صورت میں علامتِ رفع ضمہ پر مبنی ہے جیسے یا زید، یا رجل اور تثنیہ ہونے کی صورت میں علامتِ رفع الف پر مبنی ہے جیسے یا زیدان اور جمع ہونے کی صورت میں علامتِ رفع واؤ پر مبنی ہے جیسے یا زیدون۔

(۳) منادیٰ کی جملہ اقسام کا اعراب مع امثلہ: منادیٰ کی پانچ اقسام ہیں (۱) منادیٰ مفرد معرفہ، یہ علامتِ رفع پر مبنی ہوتا ہے جیسے یا زیدُ، یا زیدان، یا زیدون (۲) منادیٰ مستغاث باللام، یہ منادیٰ مجرور ہوتا ہے جیسے یا لَزیدٍ (۳) منادیٰ مستغاث بالالف، یہ منادیٰ منصوب ہوتا ہے جیسے یا زیداہ (۴) منادیٰ مضاف و شبہ مضاف، یہ منادیٰ بھی منصوب ہوتا ہے جیسے یا عبداللہ، یا طالعاً جبلا (۵) نکرہ غیر معینہ، یہ منادیٰ بھی منصوب ہوتا ہے جیسے یا رجلا خذ بیدی۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... واذا عطف على الضمير المرفوع المتصل يجب تاكيده بالضمير المنفصل نحو ضربت انا وزيدٌ إلّا اذا فصل نحو ضربت اليوم وزيد.

عبارت کا ترجمہ کریں، ضابطہ کے بیان میں مصنف کی ذکر کردہ قیودات کے فوائد بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) ضابطہ میں ذکر کردہ قیودات کے فوائد۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت کا ترجمہ: ۔اور جب عطف کیا جائے ضمیر مرفوع متصل پر تو واجب ہے اس کی تاکید لانا ضمیر منفصل کے ساتھ جیسے ضربتُ انا وزیدٌ مگر جب فاصلہ کر دیا جائے جیسے ضربتُ الیوم وزیدٌ۔

(۲) ضابطہ میں ذکر کردہ قیودات کے فوائد: ۔اس ضابطہ میں دو قیود ذکر کی گئی ہیں مرفوع اور متصل، مرفوع

سے احتراز ہے منصوب اور مجرور سے کیونکہ اس پر بغیر تاکید کے عطف کرنا جائز ہے جیسے ضَرَبْتُكَ وَزَيْدًا اور مَرَرْتُ بِكَ وَزَيْدٍ اور متصل کہہ کر منفصل سے احتراز ہے کیونکہ اس پر بھی تاکید کے بغیر عطف کرنا جائز ہے جیسے أَنَا وَزَيْدٌ ذَاهِبَانِ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... اَلتَّنْوِيْنُ نُوْنٌ سَاكِنَةٌ تَتْبَعُ حَرَكَةَ آخِرِ الْكَلِمَةِ لَا لِتَاكِيْدِ الْفِعْلِ وَهِيَ خَمْسَةُ أَقْسَامٍ اَلْأَوَّلُ لِلتَّمَكُّنِ۔

مذکورہ عبارت پر اعراب لگائیں، تنوین کی تعریف کرنے کے بعد اس کی اقسام خمسہ بیان کریں، مثالیں بھی تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) تنوین کی تعریف (۳) تنوین کی اقسام خمسہ مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب: ۔کما مرّ فی السوال آنفاً۔

(۲) تنوین کی تعریف: ۔تنوین کی عام اور سادہ تعریف یہ ہے کہ تنوین دو زبر دو زیر دو پیش کو کہتے ہیں اور مصنفؒ نے تنوین کی یہ تعریف کی ہے کہ تنوین اس نون ساکن کا نام ہے جو کلمہ کی آخری حرکت کے تابع ہو، فعل کی تاکید کے لئے نہ لائی جاتی، معلوم ہوا کہ تنوین نون ساکن ہوگی متحرک نہ ہوگی، کلمہ کی آخری حرکت کے تابع ہوگی اور تاکید فعل کے لئے نہ ہوگی جیسے جاء نی زیدٌ۔

(۳) تنوین کی اقسام خمسہ مع امثلہ: ۔تنوین کی پانچ اقسام ہیں تمکن، تنکر، ترنم، تقابل، عوض، شاعر کہتا ہے۔

تنوین پنج اندلے پر غرض　　تمکن تنکر ترنم تقابل عوض

تمکن: ۔وہ تنوین جو اسم کے منصرف ہونے پر دلالت کرے اسے تنوین صرف بھی کہتے ہیں جیسے زیدٌ، رجلٌ۔

تنکر: ۔وہ تنوین جو اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے اور نکرہ و معرفہ میں فرق کرے جیسے صہٍ یعنی اسکت سکوتا ما فی وقت مّا۔

ترنم: ۔وہ تنوین جو شعر کے مصرعوں اور بیت کے آخر میں تحسین کلام کے لئے آئے جیسے شاعر کہتا ہے۔

اقلی اللوم عاذل والعتابن　　قولی ان اصبت لقد اصابن

اس شعر میں العتابن اور اصابن کے آخر میں جو نون ہے یہ تنوین ترنم ہے۔

تقابل: ۔وہ تنوین جو جمع مؤنث سالم پر جمع مذکر سالم کے مقابلہ میں لائی جائے جیسے مُسلِماتٌ میں جو تنوین ہے یہ مسلمون کے نونِ جمع کے مقابلہ میں ہے۔

عوض: ۔وہ تنوین جو مضاف الیہ کے عوض میں لائی جائے جیسے حِيْنَئِذٍ اصل میں حین اذا کان کذا تھا حین کی اضافت ہو رہی تھی اذا کان کذا کی طرف، تو مضاف الیہ کے عوض تنوین ذکر کر دی۔

www.Bhalli.Info

...لغوی تعریف اور حکم:۔ ...سے قوی کا ... امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک توی ...
کی دو صورتیں ہیں۔(۱)محتال علیہ حوالہ سے انکار کردے اور قسم کھالے اور محتال کے پاس کوئی بینہ نہ ہو (۲) محتال علیہ مفلس
مرجائے اور صاحبین کے نزدیک تیسری صورت یہ ہے کہ محتال علیہ کی زندگی میں ہی قاضی اسکے مفلس ہونے کا حکم لگادے۔
(۳) سفتجہ کا لغوی وشرعی معنی اور حکم:۔ لغوی معنی کے اعتبار سے سفتجہ کا معنی ہے چک، ہنڈی اور اصطلاح
میں سفتجہ وہ قرض ہے جس کی وجہ سے قرض دینے والا خطرۂ راہ سے امن کا فائدہ حاصل کرے اور فقہاء کے نزدیک سفتجہ مکروہ ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... درج ذیل بیوع کی تعریف اور حکم وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔
منابذہ ،مزابنہ ، بیع بالقاء الحجر ،ملامسہ ، بیع من یزید ، مرابحہ ، تولیہ۔
﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں فقط مذکورہ بیوع کی تعریف مع حکم مطلوب ہے۔
﴿جواب﴾ ...... مذکورہ بیوع کی تعریف مع حکم:۔
مزابنہ ، ملامسہ ، منابذہ ، بیع بالقاء الحجر: کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔
بیع من یزید: کما مر فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۴ھ ضمنی:
مرابحه وتولیه: کما مر فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۴ھ۔
﴿الشق الثانی﴾ ...... مزارعت کی لغوی وشرعی تعریف کریں مزارعت کا حکم بیان کریں مزارعت کی جائز و ناجائز صورتیں بیان کریں۔
﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں۔(۱) مزارعت کا لغوی وشرعی معنی (۲) مزارعت کا حکم اور مزارعت کی جائز وناجائز صورتیں۔
﴿جواب﴾ ...... (۱) مزارعت کا لغوی وشرعی معنی:۔ مزارعة زرعٌ (بمعنی بونا، بیج ڈالنا) سے مفاعلہ ہے اور فقہاء کی اصطلاح میں مزارعت یہ ہے کہ مالک اپنی زمین کا کسی دوسرے شخص سے اس طور پر معاملہ کرے کہ وہ کاشت کرے گا اور پیداوار مشترک طور پر تقسیم ہوگی۔
امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک مزارعت باطل ہے اور صاحبین کے نزدیک مزارعت کی چار صورتیں ہیں۔(۱) زمین ایک کا ہو اور کام دوسرے کا ہو (۲) زمین ایک کی ہو اور کام، بیل اور بیج دوسرے کا ہو (۳) زمین، بیج اور بیل ایک کا ہو اور کام دوسرے کا ہو یہ تینوں صورتیں صاحبین کے نزدیک جائز ہیں (۴) چوتھی صورت یعنی زمین اور بیل ایک کا ہو بیج اور کام دوسرے کا ہو یہ صورت صاحبین کے نزدیک بھی باطل ہے۔
(۲،۳) مزارعت کا حکم اور مزارعت کی جائز وناجائز صورتیں:۔ ان کی تفصیل ابھی گزر چکی ہے۔

﴿الورقة الرابعة فی اصول الفقه﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... عبارت النص، اشارۃ النص، دلالۃ النص اور اقتضاء نص کی تعریف کرکے مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں۔
﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں فقط مذکورہ اصطلاحات کی تعریف اور وضاحت مع امثلہ مطلوب ہے۔
﴿جواب﴾ ...... مذکورہ اصطلاحات کی تعریف اور وضاحت مع امثلہ:۔
کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۱۷ھ۔
﴿الشق الثانی﴾ ...... الامر بالفعل لا يقتضى التكرار.
امر کی تعریف کریں، مذکورہ عبارت کی مثال کے ساتھ وضاحت کریں۔ جب امر میں تکرار نہیں تو عبادات میں تکرار کیوں ہے، تفصیل سے لکھیں۔
﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) امر کی تعریف (۲) عبارت کی وضاحت مع مثال (۳) امر کے تکرار کے بغیر عبادات کے تکرار کی وجہ۔
﴿جواب﴾ ...... (۱) امر کی تعریف:۔ الامر فی اللغة قول القائل لغيره افعل وفى الشرع تصرف الزام الفعل على الغير یعنی امر کا لغوی معنی قائل کا اپنے غیر کو اِفْعَل کہنا ہے اور اصطلاح شریعت میں اپنے غیر پر فعل کے تصرف کو لازم کرنا اِفْعَل کے لفظ کے ساتھ یعنی اِفعل کہہ کر کسی کام میں تصرف کا حکم دینا۔
(۲) عبارت کی وضاحت مع مثال:۔ عبارت کا حاصل یہ ہے کہ امر خواہ کسی وصف کے ساتھ مقید ہو یا کسی شرط پر معلق ہو۔ بہرصورت نہ وہ تکرار کا تقاضا کرتا ہے اور نہ تکرار کا احتمال رکھتا ہے جیسے کسی نے دوسرے شخص سے کہا کہ میری بیوی کو طلاق دیدے اس وکیل نے طلاق دیدی۔ مؤکل نے دوبارہ اس عورت سے نکاح کرلیا تو سابقہ وکالت والے حکم کی وجہ سے وکیل دوبارہ مؤکل کی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتا، کیونکہ امر تکرار کا تقاضا نہیں کرتا۔
(۳) امر کے تکرار کے بغیر عبادات کے تکرار کی وجہ:۔ امر کے تکرار کے بغیر عبادات کے تکرار کی وجہ امر کا تکرار کا تقاضا نہیں ہے بلکہ عبادات میں تکرار اسباب میں تکرار کی وجہ سے ہے کہ عبادات کا سبب مکرر پایا جارہا ہے کہ نماز کا سبب وقت، زکوۃ کا سبب نصاب اور روزہ کا سبب ماہ رمضان میں تکرار ہے اسی وجہ سے عبادات میں تکرار ہے الغرض امر کی وجہ

www.Bhalli.Info

عبادات میں تکرار نہیں ہے بلکہ اسباب کے تکرار کی وجہ سے عبادات میں تکرار ہے۔

السوال الثانی ۱۴۱۹ھ

الشق الاوّل ...... ذهب اصحابنا الى ان الاستثناء تكلم بالباقى بعد الثنيا كانه لم
...م الأبما بقى وعنده صدر الكلام ينعقد علة لوجوب الكل، الّا ان الاستثناء يمنعها من العمل
...ة عدم الشرط فى باب التعليق۔

عبارت بالا کا تعلق کس بحث سے ہے، عبارت کا ترجمہ کریں پھر خوب وضاحت کے ساتھ تشریح کریں۔

خلاصۂ سوال ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) بحث کی نشاندہی (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح۔

جواب ...... (۱) بحث کی نشاندہی:۔ مذکورہ عبارت کا تعلق بیانِ تغییر کی صور میں سے استثناء کیساتھ ہے۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ ہمارے اصحاب گئے ہیں (ہمارا مذہب ہے) اس بات کی طرف کہ استثناء کرنے کے بعد جو باقی رہ جاتی ہے اسکے تکلم کا نام استثناء ہے گویا ہمارے نزدیک متکلم باقی ماندہ کا ہی تکلم کرتا ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک ... وجوب کیلئے صدر کلام علت منعقد ہوتی ہے مگر استثناء اس کو عمل سے روکتا ہے یہ بات تعلیق میں عدم شرط کے مرتبہ میں ہے۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔ بیان تغییر کی ایک قسم استثناء ہے اس کے بارے میں احناف وشوافع کا اختلاف ہے ... ہے احناف کے نزدیک استثناء کے بعد باقی ماندہ کے تکلم کا نام استثناء ہے گویا متکلم کلام ہی وہی کرتا ہے جیسے کسی نے کہا ... فلاں کا مجھ پر ایک ہزار روپیہ ہے مگر ایک سو، تو گویا متکلم نے کہا کہ میرے ذمہ فلاں کا نو سو روپیہ ہے یہ مطلب نہیں ... نے پہلے ہزار کا اقرار کیا پھر اس میں سے ایک سو روپیہ نکال دیا ہے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ صدر کلام (مستثنیٰ منہ) کل کے حق میں وجوب کی علت ہوتا ہے مگر استثناء صدر کلام کو عمل ... دیتا ہے جیسا کہ شرط کا معدوم ہونا امر معلق کو عمل کرنے سے روکتا ہے چنانچہ مذکورہ مثال میں مقر پر ایک ہزار ہی ... مگر سو کے حق میں استثناء نے صدر کلام کو عمل سے روک دیا تو ایک سو واجب نہ ہوگا۔

الشق الثانى ...... وهذا بخلاف نكاح المشركات ومنكوحة الاب ومعتدة الغير ...حته ونكاح المحرم والنكاح بغير شهود لان موجب النكاح حل التصرف وموجب النهى ...صرف فاستحال الجمع بينهما فيحمل النهى على النفى۔

...افعال حسیہ وشرعیہ کی تعریف کریں، ان کا حکم بیان کریں، مذکورہ عبارت کا ترجمہ کرکے وضاحت کیساتھ تشریح کریں۔

خلاصۂ سوال ...... اس سوال میں تین امور کا جواب مطلوب ہے، (۱) افعال حسیہ وشرعیہ کی تعریف وحکم (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح۔

جواب ...... (۱) افعال حسیہ وشرعیہ کی تعریف وحکم:۔ "افعالِ حسیه" (۱) وہ افعال ہیں جو حسًا ... معلوم ہوں ان کا تحقق ورود شرع پر موقوف نہ ہو (۲) وہ افعال جن کے معانی شرع کے وارد ہونے سے قبل جو معلوم تھے ورود ... شرع کے بعد ان میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔ اسکا حکم یہ ہے کہ منھی عنہ عینہ وہ چیز ہو جس پر نہی وارد ہوئی ہے اور جب منھی عنہ عینہ ... وہ ہو جس پر نہی وارد ہوئی ہے تو منهى عنه کی ذات ہی قبیح ہوگی جیسے کفر اور آزاد کی بیع۔

"افعالِ شرعیه" (۱) وہ افعال جن کا حصول وتحقق شریعت پر موقوف ہو (۲) وہ افعال جن کے معانی ورود شرع ... سے قبل جو معلوم کئے گئے تھے ورود شرع کے بعد ان میں تبدیلی واقع ہوگئی ہو اس کا حکم یہ ہے کہ منھی عنہ اس چیز کا غیر ہو جس کی ... طرف نہی منسوب ہے، لہٰذا وہ فعل بنفسہ تو حسن ہوگا مگر غیر کی وجہ سے قبیح ہوگا لہٰذا اس کا مرتکب حرام لـذاتـه کا مرتکب نہ ہوگا ... حرام لغیرہ اور **قبيح لغيره** کا مرتکب ہوگا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ یہ حکم (نہی کے فعل شرعی کی مشروعیت کا باقی رہنا) مشرک عورتوں کے نکاح، باپ کی ... منکوحہ سے نکاح کرنے، غیر کی معتدہ اور غیر کی منکوحہ سے نکاح کرنے، محرم عورتوں سے نکاح کرنے اور بغیر گواہوں کے نکاح ... کرنے کے خلاف ہے۔ کیونکہ نکاح کا موجب تصرف کا حلال ہونا اور نہی کا موجب تصرف کا حرام ہونا ہے، پس محال ہے ان ... دونوں کو جمع کرنا، اس لئے نہی کو نفی پر محمول کیا جائے گا۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔ یہ عبارت ایک اعتراض کا جواب ہے۔

(**اعتراض**) یہ ہے کہ عندالاحناف اگر افعال شرعیہ پر نہی وارد ہو تو وہ نہی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ ... فعل اپنی ذات واصل کے اعتبار سے مشروع ہو اور وصف کے اعتبار سے غیر مشروع ہو حالانکہ مشرکہ عورتوں سے ... نکاح کرنا "لاتنكحوا المشركات" کی وجہ سے اور باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنا "لاتنكحوا ما نكح آبائكم" ... کی وجہ سے اور معتدة الغير، منكوحة الغير کے حکم میں ہے اور یہ "والمحصنٰت من النساء" کی وجہ سے اور محرم ... عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا "حرمت عليكم امهاتكم" کی وجہ سے اور بغیر گواہوں کے نکاح کرنا "لانكاح الا بشهود" کی وجہ سے منھی عنہ ہے، الغرض نکاح جو ایک فعل شرعی ہے، وہ مذکورہ صورتوں میں منھی عنہ ہے، تو ماقبل کے ... قاعدہ کی وجہ سے یہ نکاح مشروع ہونا چاہئے تھا مگر مذکورہ صورتوں میں نکاح بالکلیہ غیر مشروع ہے نہ ذات کے اعتبار سے ... مشروع ہے اور نہ وصف کے اعتبار سے، لہٰذا تمہارا ضابطہ درست نہ ہوا۔

"جواب" احناف کی طرف سے جواب یہ ہے کہ فعل شرعی پر نہی کے وارد ہونے کی صورت میں بقاءِ مشروعیت کے ... ہم اس وقت قائل ہیں جب بقاءِ مشروعیت کے ساتھ نہی سے پیدا ہونے والی حرمت کو ثابت کرنا ممکن ہو اور اس جگہ یہ ناممکن ... ہے کیونکہ نکاح کا موجب بضع سے نفع کا حلال ہونا ہے اور نہی کا موجب بضع سے نفع کا حرام ہونا ہے تو ان دونوں باتوں میں

www.Bhalli.Info

تعارض ہوا لہٰذا ان دونوں کو جمع ... محال ہے اس محال سے بچنے کیلئے ہم نے نہی کو نفی پر محمول کیا اور نفی بقاء مشروعیت کا ...
نہیں کرتی یعنی فعل منفی نہ ذاتاً مشروع ہوتا ہے اور نہ وصفاً الحاصل جب نہی نفی کے معنی میں ہے تو اعتراض باقی نہ رہا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... ولهذا المعنى قلنا ان المنافع لا تضمن بالاتلاف، لانّ ايجاب الضمان بالمثل متعذر وايجابه بالعين كذلك، لانّ العين لا تماثل المنفعة لاصورةً ولا معنىً

عبارت کا ترجمہ کریں۔ لهذا المعنى سے جس بات کی طرف اشارہ ہے، وہ بیان کریں، مذکورہ عبارت کی مثال کے ساتھ تشریح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مشار الیہ کی تعیین (۳) عبارت کی تشریح مع مثال۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اور اسی معنی کی وجہ سے ہم نے کہا کہ منافع مضمون نہ ہوں گے اتلاف کی وجہ سے اس لئے کہ مثل کے ذریعہ ضمان کا واجب کرنا متعذر ہے اس لئے کہ منفعت عین کا مثل نہیں ہوتی، نہ صورۃً اور نہ معنیً۔

(۲) مشار الیہ کی تعیین:۔ لهذا المعنى سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس چیز کی نہ مثل صوری ہو اور معنوی یعنی نہ اس کی مثل کامل ہو اور نہ قاصر ہو اس کے حلف (تلف کرنے والا) پر ضمان واجب نہ ہوگی، البتہ اس شیء کے ہلاک پر گناہ ہوگا جو توبہ صادقہ کے بغیر معاف نہ ہوگا۔

(۳) عبارت کی تشریح مع مثال:۔ عبارت مذکورہ اس بات کی وضاحت کے لئے ہے کہ اگر کسی نے کوئی ایسی چیز ہلاک کر دی جس کی نہ مثل صوری ہے اور نہ مثل معنوی تو اس پر ضمان واجب نہیں، البتہ وہ گناہ گار ہوگا۔

عبارت کا حاصل یہ ہے کہ یہ امر مسلم ہے کہ اگر کسی نے دوسرے شخص کے منافع تلف کر دیئے تو تلف کرنے والے پر سوائے گناہ کے کوئی چیز ضمان کے طور پر لازم نہیں ہے کیونکہ منافع کی ضمان منافع کے ذریعہ متعذر ہے کیونکہ مماثل موجود نہیں ہے۔ اور عین کے ذریعہ ضمان کو لازم کرنا بھی متعذر ہے کیونکہ عین اور منافع کے درمیان نہ مماثلت صوری ہے، اور نہ معنوی ہے۔ مثلاً کسی نے دوسرے شخص کا غلام غصب کیا ایک ماہ تک اس سے خدمت لی، پھر غاصب نے وہ غلام مالک کے سپرد کر دیا تو غاصب نے غلام سے جو منافع حاصل کئے ہیں غاصب پر اس کی ضمان لازم نہ کیجائے گی۔ کیونکہ وجوب ضمان کی دو صورتیں ہیں۔

(اول) یہ کہ منافع کی ضمان منافع کی صورۃ میں لی جائے یہ متعذر ہے اس لئے کہ منافع میں تفاوت ہوتا ہے کیونکہ کوئی اس سے سخت کام لے گا اور کوئی سہل کام لے گا، تو تفاوت کیوجہ سے منافع سے ضمان لینا متعذر ہے۔

(دوم) یہ کہ منافع کی ضمان عین کی صورۃ میں لی جائے یہ بھی تفاوت کیوجہ سے متعذر ہے کیونکہ عین اور منافع میں

... ہے، عین کی بازار میں قیمت ہے، اور منافع کی نہیں اور متقوم، غیر متقوم کے درمیان تفاوت ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... وقال محمد فی السیر الکبیر اذا قال الامام للکفار افتحوا الباب وانتم آمنون، لا یامنون بدون الفتح، ولو قال للحربی انزل وانت آمن، لا یأمن بدون النزول.

عبارت بالا میں مذکورہ مسائل کس قاعدے پر متفرع ہیں، نیز عبارت کا ترجمہ وضاحت کے ساتھ کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) مذکورہ مسائل کے قاعدہ کی نشاندہی (۲) عبارت کا ترجمہ۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) مذکورہ مسائل کے قاعدہ کی نشاندہی:۔ مذکورہ مسائل کا تعلق اس قاعدہ کے ساتھ ہے کہ واو مجازی طور پر حال کے لئے واقع ہوتی ہے یعنی حال ذوالحال کے ساتھ جمع ہوگا اور شرط کا فائدہ دے گا اس لئے کہ حال ذوالحال کے لئے اسی طرح قید ہوتا ہے جس طرح شرط جزا کے لئے قید ہوتی ہے۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ امام محمدؒ نے سیر کبیر میں کہا ہے کہ جب امام نے کفار سے کہا کہ "افتحوا الباب وانتم آمنون" تو وہ بغیر دروازہ کھولے مامون نہ ہوں گے اور اگر امام نے حربی سے کہا کہ انزل وانت آمن تو وہ بغیر اترے مامون نہ ہوگا، یعنی واو حال کے لئے مستعمل ہے اور حال ذوالحال کے لئے قید ہے کہ اگر کفار دروازہ کھولیں گے اور حربی سواری سے اترے گا۔ تب تو ان کو امان حاصل ہوگا۔ ورنہ نہیں۔

﴿الورقة الخامسة فی النحو﴾

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... ولعبد مؤمن خیر من مشرك "ارجل فی الدار ام امرأة" "ما احد خیر منك" "شرٌّ اهرّ ذاناب" "فی الدار رجل"

کس چیز کی مثالیں ہیں، ہر ایک کی وضاحت تفصیل کے ساتھ کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) ممثل لہ کی تعیین (۲) امثلہ کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ ...... (۱،۲) ممثل لہ کی تعیین اور امثلہ کی وضاحت:۔ مبتدا میں اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو مگر جب نکرہ کو موصوف بنا کر اس کی صفت ذکر کر دی جائے تو اس میں قدرے تخصیص کے پیدا ہونے کی وجہ سے اس کا مبتدا بننا صحیح ہے۔ جیسے "ولعبد مؤمن خیر من مشرك" اسی طرح اگر کسی اور وجہ سے نکرہ میں تخصیص پیدا ہو جائے تو اس کا بھی مبتدا واقع ہونا درست ہے ان مقامات میں سے ایک مقام یہ ہے کہ جب نکرہ ہمزہ استفہام اور ام متصلہ کے درمیان واقع ہو تو اس میں متکلم کے علم کی وجہ سے تخصیص پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ "ارجل فی الدار ام امرأة" اس میں متکلم کو اتنا علم ہے کہ دار میں رجل و امرأة میں سے ایک ضرور ہے فقط وہ تعیین چاہتا ہے تو تخصیص پیدا ہوگئی۔ اسی طرح

www.Bhalli.Info

نکرہ جب تحت النفی واقع ہو تو عموم افراد کا فائدہ دیتا ہے اور عموم افراد میں تو حد ہوتا ہے جیسے "ما احد خیر منك" ے کا طب تیرے سوا جمیع تجھ سے بہتر نہیں، تو تخصیص کیوجہ سے نکرہ کا مبتدا بننا جائز ہے۔

اسی طرح نکرہ میں تنوین تعظیم کے ذریعہ بھی تخصیص پیدا کر کے مبتدا بنایا جاتا ہے جیسے "شر اھر ذاناب" شر کا لفظ حقیر اور عظیم دونوں کو شامل تھا۔ تنوین تعظیم کی وجہ سے تخصیص پیدا ہوگئی۔ یعنی "شرٌ عظیمٌ اھرّ ذاناب" اسی طرح خبر کو مقدم کر کے بھی تخصیص پیدا کی جاتی ہے کیونکہ ضابطہ ہے "التقدیم ماحقه التاخیر یفید الحصر" اور حصر بھی دوسرے لحاظ سے تخصیص ہی ہے جیسے "فی الدار رجلٌ"۔

اسی طرح وہ نکرہ جس میں متکلم کی طرف سے نسبت کرنے کی وجہ سے تخصیص آجائے جیسے "سلام علیك"۔

﴿الشق الثانی﴾...... مبتدا کی قسم ثانی کسے کہتے ہیں، مثالوں کی روشنی میں وضاحت کے ساتھ لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں صرف مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف کی وضاحت مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... مبتدا کی قسمِ ثانی کی تعریف کی وضاحت مع امثلہ:۔ مبتدا کی قسمِ ثانی ہر وہ صفت کا صیغہ ہے جو مسند الیہ نہ ہو اور حرف نفی یا حرف استفہام کے بعد واقع ہو اور مابعد والے اسم کو رفع دے جیسے مَا قَائِمٌ الزَّیدان اور اَقَائِمٌ الزَّیدان بخلاف مَا قَائِمَانِ الزَّیْدَانِ کے، اس میں قائمان مبتدا نہیں ہے کیونکہ وہ اسمِ ظاہر کی بجائے ضمیر میں عمل کر رہا ہے۔

تفصیله کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۱۸ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ..... مستثنیٰ متصل و منقطع کی تعریف کریں، مستثنیٰ کے اعراب کی قسمیں مع امثلہ تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ دو امر ہیں (۱) مستثنیٰ متصل و منقطع کی تعریف (۲) مستثنیٰ کے اعراب کی اقسام مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) مستثنیٰ متصل و منقطع کی تعریف:۔ مستثنیٰ متصل وہ اسم ہے جو اِلَّا اور اس کے اخوات کے ذریعہ مستثنیٰ منہ سے نکالا گیا ہو اور مستثنیٰ سے پہلے وہ مستثنیٰ منہ میں داخل ہو جیسے جاء نی القومُ اِلَّا زیداً پہلے زید قوم میں داخل تھا پھر اِلَّا کے ذریعہ سے نکال دیا گیا۔

مستثنیٰ منقطع وہ اسم ہے جو اِلَّا اور اس کے اخوات کے بعد مذکور ہو اور مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہو جیسے جاء نی القومُ اِلَّا حماراً، حماراً اِلَّا کے بعد واقع ہے اور قوم میں داخل نہیں ہے۔

(۱) مستثنیٰ منصوب:۔ یہ نو مقامات میں ہوتا ہے (۱) مستثنیٰ متصل اِلَّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو جیسے جاء نی القوم اِلَّا زیداً (۲) مستثنیٰ منقطع اِلَّا کے بعد واقع ہو جیسے جاء نی القوم اِلَّا حماراً (۳) مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو جیسے ما جاء نی اِلَّا زیداً احدٌ (۴) مستثنیٰ لفظ خلا کے بعد واقع ہو جیسے جاء نی القوم خلا زیداً (۹) مستثنیٰ لفظ عدا کے بعد، ما خلا کے بعد، ماعدا کے بعد، لیس کے بعد، لایکون کے بعد واقع ہو جیسے جاء نی القوم عدا زیداً، جاء نی القوم ما خلا زیداً، جاء نی القوم ما عدا زیداً، جاء نی القوم لیس زیداً، جاء نی القوم لا یکون زیداً۔

(۲) منصوب یا ماقبل سے بدل:۔ یہ ایک مقام پر ہوتا ہے وہ یہ کہ مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو جیسے ماجاء نی احدٌ اِلَّا زیداً و زیدٌ۔

(۳) عامل کے مطابق: یہ بھی ایک مقام میں ہوتا ہے وہ یہ کہ مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو جیسے ما جاء نی اِلَّا زیدٌ، ما رأیت اِلَّا زیداً، ما مررت اِلَّا بزیدٍ۔

(۴) مجرور: یہ چار مقام میں ہوتا ہے (۱) تا (۴) مستثنیٰ غیر، سواء، سویٰ، حاشا کے بعد واقع ہو جیسے جاء نی القوم غیر زیدٍ، سواء زیدٍ، سویٰ زیدٍ، حاشا زیدٍ۔

﴿الشق الثانی﴾...... عطف البیان ...... ولایلتبس بالبدل لفظا فی مثل قول الشاعر

انا ابن التارك البکری بشر   علیه الطیر ترقبه وقوعا

عطفِ بیان کی تعریف کریں، ولا یلتبس بالبدل لفظا سے مصنف کیا سمجھانا چاہتے ہیں۔ واضح کریں، ترجمہ کریں، نحوی ترکیب کریں اور محل استشہاد متعین کر کے وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور توجہ طلب ہیں (۱) عطفِ بیان کی تعریف (۲) ولا یلتبس سے مصنف کی مراد (۳) شعر کا ترجمہ (۴) شعر کی ترکیب (۵) محل استشہاد کی تعیین۔

﴿جواب﴾...... (۱، ۲) عطفِ بیان کی تعریف اور ولا یلتبس الخ سے مصنف کی مراد: عبارت میں مصنف نے عطف بیان کی تعریف ذکر کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ عطف بیان وہ تابع ہے جو صفت نہ ہو (اسم ہو) اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے اور وہ شئی کے دو ناموں میں سے مشہور نام ہو، اس تعریف میں لفظ تابع جنس ہے سارے توابع کو شامل ہے، غیر صفة فصل اول ہے "یوضح متبوعه" یہ فصل ثانی ہے اس سے عطف بیان کے علاوہ باقی تمام توابع خارج ہو گئے کیونکہ وہ اپنے متبوع کی وضاحت نہیں کرتے نیز صاحب مفصل کے مطابق "وھو اشھر اسمی شئ" یہ بھی تعریف کا حصہ ہے کہ عطف بیان دو ناموں میں سے مشہور نام ہو

www.Bhalli.Info

ہونے کی ہے آگے مصنفؒ نے بدل اور عطفِ بیان کے درمیان فرق بیان کیا ہے۔

بدل اور عطفِ بیان کے درمیان لفظی اور معنوی فرق: عطفِ بیان اور بدل میں معنوی فرق یہ ہے کہ بدل میں ... ہوتا ہے اور عطفِ بیان میں متبوع مقصود ہوتا ہے اور یہ اسکو بیان کرنے والا ہوتا ہے یہ فرق واضح تھا اس لئے مصنفؒ نے ذکر نہیں کیا۔

لفظی فرق:۔ یہ فرق چونکہ مخفی تھا اس کو مصنف نے اس شعر میں ذکر کیا ہے۔

انا ابن التارك البكري بشرٍ　　　علیه الطیر ترقبه وقوعا

شعر کی تشریح:۔ شعر کی تشریح سمجھنے سے قبل ذرا شعر کا ترجمہ دیکھ لیں تا کہ تشریح سمجھنے میں آسانی ہو (میں ... ایسے شخص کا جو چھوڑنے والا ہے بکری بشر (بہادر) کو اس حال میں کہ اس پر پرندے واقع ہونے کا انتظار کر رہے ہیں ... میرا باپ اس قدر بہادر ہے کہ وہ بکری بشر جیسے بہادر شخص کو بھی اس طرح شکست فاش دیتا ہے کہ پرندے اس پر انتظار کر رہے ہوتے ہیں کہ کس وقت اس کی روح پرواز کرے اور ہم اسکو نوچیں)۔

اب تشریح کا حاصل یہ ہے کہ بشر، البکری سے عطفِ بیان ہے اگر ہم اس کو عطفِ بیان نہ بنائیں بلکہ بدل بنائیں اور البکری کو مبدل منہ بنائیں تو پھر اس میں ایک خرابی لازم آئے گی کیونکہ ضابطہ ہے کہ بدل بتکرار عامل کے حکم میں ہوتا ہے یعنی جو عامل مبدل منہ کا ہوتا ہے وہی عامل بدل کا بھی ہوتا ہے لہٰذا التارك جیسے البكري کی طرف مضاف ہے اسی طرح بشر کی طرف بھی مضاف ہوگا تو تقدیرِ عبارت ہوگی "التارك بشرٍ" تو یہ ترکیب "الضارب زيدٍ" کی مثل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔ بخلاف عطفِ بیان بنانے کے کہ اس میں عامل مکرر نہیں ہوتا اس وجہ سے وہ ترکیب صحیح ہوگی۔

(۳) شعر کا ترجمہ:۔ میں بیٹا ہوں ایسے شخص کا جو چھوڑنے والا ہے بکری بشر (بہادر) کو اس حال میں کہ اس پر پرندے واقع ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔

(۴) شعر کی ترکیب:۔ "انا" ضمیر مبتدا "ابن" مضاف "التارك" مضاف الیہ مضاف "البكري" معطوف علیہ "بشر" معطوف عطفِ بیان، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر "التارك" کا مضاف الیہ ہو کر ذوالحال "علیه" جار مجرور مل کر متعلق ہوا "کائنا" اسم فاعل کے، "کائنا" اسم فاعل اس میں "ھو" ضمیر ذوالحال "الطیر" مبتدا "ترقب" فعل "ھی" ضمیر مستتر ذوالحال "ہ" ضمیر مفعول بہ "وقوعا" "ھی" ضمیر کا حال، ذوالحال حال مل کر فاعل ہوا "ترقب" فعل کا، فعل، فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "کائنا" کی "ھو" ضمیر کا حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل ہوا "کائنا" کا، "کائنا" اسم فاعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی "الطیر" مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر "البكري بشر" کا حال، ذوالحال حال مل کر "التارك" کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر "ابن" کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۵) محلِ استشہاد کی تعیین:۔ اس شعر میں محلِ استشہاد البكري بشر کے الفاظ ہیں جن کا حاصل یہ ہے کہ

... البكري سے عطفِ بیان ہے اگر ہم اس کو عطفِ بیان نہ بنائیں بلکہ بدل بنائیں اور البكري کو مبدل منہ ... اس میں خرابی لازم آتی ہے کیونکہ ضابطہ ہے کہ بدل بتکرار عامل کے حکم میں ہوتا ہے جو عامل مبدل منہ کا ہوتا ہے وہی ... ہے لہٰذا التارك جیسے البكري کی طرف مضاف ہے اسی طرح بشر کی طرف بھی مضاف ہوگا تقدیرِ عبارت ... بشر ہوگی تو یہ ترکیب الضارب زید کی مثل ہونے کی وجہ سے درست نہ ہوگی بخلاف عطفِ بیان بنانے کے کہ اس میں عامل مکرر نہیں ہوتا اس وجہ سے یہ ترکیب صحیح ہوگی۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾...... حروف الزيادة سبعة.

حروفِ زائدہ کون کون سے ہیں، زائدہ ہونے کا مطلب واضح کریں، حروفِ زیادۃ مع امثلہ لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) حروفِ زیادۃ کی نشاندہی مع امثلہ (۲) حروف زائدہ ہونے کا مطلب۔

﴿جواب﴾...... (۱) حروف کے زائدہ ہونے کا مطلب:۔ زائدہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کو کلام سے حذف کر دیا جائے تو اصل معنی میں کوئی خلل واقع نہ ہو، یہ مطلب نہیں کہ یہ حروف بے فائدہ ہیں اس لئے کہ کلام میں ان کے فوائد ہیں مثلاً تزئین، وزن کی استقامت، تاکید وغیرہ اور زائدہ ہونے کا مطلب یہ بھی نہیں کہ ہر وقت زائدہ ہوتے ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب کلام میں زیادۃ کا ارادہ کیا جائے تو یہ زائدہ واقع ہو سکتے ہیں۔

(۲) حروفِ زیادۃ کی نشاندہی مع امثلہ:۔ حروفِ زیادۃ کل سات ہیں (۱) إنْ جیسے مَا إنْ زَيْدٌ قَائِمٌ (۲) أنْ جیسے فَلَمَّا أنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ (۳) مَا جیسے إذَا مَا صُمْتَ صُمْتُ (۴) لَا جیسے لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ (۵) مِنْ جیسے مَا جَاءَنِيْ مِنْ أحَدٍ (۶) باء جیسے مَا زَيْدٌ بِقَائِمٍ (۷) لام جیسے رَدِفَ لَكُمْ أيْ رَدِفَكُمْ۔

﴿الشق الثانی﴾......

لله يبقى على الايام ذو حيد　　　بمشمخر به الظيان والآس

شعر کا بامحاورہ ترجمہ کریں، مذکورہ شعر کس بات کو ثابت کرنے کیلئے لایا گیا ہے اس کو واضح کریں، مکمل نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) شعر کا ترجمہ (۲) ثابت شدہ مقصد کی وضاحت (۳) شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾...... (۱) شعر کا ترجمہ:۔ (اس شعر میں یبقی سے پہلے لا حرفِ نفی مقدر ہے) ترجمہ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ کی قسم زمانہ کے گزرنے پر سینگ والا پہاڑی بکرا نہیں رہے گا ایسے اونچے پہاڑ پر جہاں چنبیلی اور ریحان ہیں۔

www.Bhalli.Info

(۲) ثابت شدہ مقصد کی وضاحت:۔ صاحب ھدایۃ النحو نے فرمایا لام جارہ عــن کے معنی میں ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان "وقال الذین کفروا للذین آمنوا لو کان خیراً ما سبقونا الیہ"۔

فائدہ:۔ اس آیت میں لام کو عن کے معنی میں کرنے کی وجہ یہ ہے کہ قال کا صلہ لام آجائے تو قال خطاب کیلئے ہوتا ہے اگر آیت میں لام اپنے معنی میں ہوتا تو آگے سبقتمونا ہوتا جبکہ سبقونا ہے۔

صاحب ہدایۃ النحو نے فرمایا کہ آیت میں لام کو عن کے معنی میں کرنا محل نظر ہے۔

وجہ نظر یہ ہے کہ قــال کے بعد لام بمعنی عن یا خود عن آجائے تو وہ رَوٰی کے معنی میں ہوتا ہے اور اس آیت کا معنی یہ ہوگا کفار نے ایمان والوں سے لو کان خیراً ما سبقونا الیہ روایت کیا ہے حالانکہ کفار نے لو کان الخ کا قول کیا ہے مومنین کے لئے نہ کہ ان سے روایت کیا ہے۔

آیت کے صحیح معنی میں مفسرین کے تین قول ہیں:۔ (۱) لام فــی کے معنی میں ہے (۲) لام اجلیہ ہے اور مضاف مقدر ہے تقدیر عبارت یہ ہے لاجل ایمان الـذین آمنوا (۳) لام خطاب کیلئے ہے کفار نے بعض مومنین سے خطاب کیا اور دوسرے بعض کے متعلق کہا یعنی عبداللہ بن سلامؓ اور انکے ساتھی اسدؓ اسیدؓ نے جو دین اختیار کیا ہے اگر یہ بہتر ہوتا تو وہ ہم سے سبقت نہ لے جاتے کیونکہ ہم ان سے زیادہ سمجھدار ہیں۔ خطاب اور غیبت اپنی اپنی جگہ پر برقرار ہے اور درست ہے۔

(۳) شعر کی ترکیب:۔ "لِلّٰہِ" جار مجرور ملکر اقسم فعل محذوف کا متعلق بن کر جملہ فعلیہ ہوکر قسم "لَایَبقٰی" فعل "عَلَی الاَیَّام" جار مجرور ملکر متعلق ہوا لایبقی کے "ذُوحَیَدٍ" مضاف مضاف الیہ ملکر لایبقی کا فاعل "بِہٖ" جار مجرور "مُشمَخِرٍّ" موصوف "بِہٖ" جار مجرور ملکر کـائن کے متعلق ہوکر خبر مقدم "الظَّیَّانُ وَ الاٰسُ" معطوف معطوف علیہ ملکر مبتدا موخر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر لایبقی کا متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب قسم، قسم اپنے جواب قسم سے ملکر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

﴿الورقة السادسة فی السیر والتاریخ﴾

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾...... اِنَّ یُوسُفَ کَانَ کَبِیرَ النَّفْسِ اَبِیًّا، اِنَّ یُوسُفَ کَانَ کَبِیرَ الْعَقْلِ ذَکِیًّا، وَخَرَجَ یُوسُفُ بَرِیْئًا وَاَکْرَمَهُ الْمَلِکُ، اِنَّ یُوسُفَ کَانَ وَحِیْدًا مُنْذُ زَمَنٍ طَوِیْلٍ لَایَرٰی اَحَدًا مِنْ اَهْلِهٖ، وَقَدْ سَاقَ اللّٰهُ اِلَیْهِ بِنْیَامِیْنَ اَفَلَا یَحْبِسُهٗ عِنْدَهٗ یَرَاهُ وَیُکَلِّمُهٗ وَهَلْ مِنَ الظُّلْمِ اَنْ یُقِیْمَ اَخٌ عِنْدَ اَخِیْهِ اَبَدًا اَبَدًا، وَقَالَ الْاَغْنِیَاءُ اَلَّذِیْ یَدْعُوْاِلَیْهِ نُوْحٌ لَیْسَ بِحَقٍّ وَلَیْسَ بِخَیْرٍ لِاَنَّا رَاَیْنَا اَنَّ الْخَیْرَ ... اَبَدًا وَلَا یُجَاوِزُنَا فِی الْمَدِیْنَةِ وَلَوْ کَانَ هٰذَا الدِّیْنُ خَیْرًا لَاَتَانَا قَبْلَ هٰؤُلَاءِ الْمَسَاکِیْنِ.

... مذکورہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں، مذکورہ جملوں پر مکمل اعراب لگائیں، سلیس ترجمہ کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال کا لب لباب تین امور ہیں (۱) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق (۲) عبارت پر اعراب (۳) عبارت کا ترجمہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) الفاظ مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"اَبِیًّا" صیغہ صفت از مصدر الاباء (فتح وضرب) بمعنی باز رہنا۔ خوددار ہونا۔

"بَرِیْئًا" صیغہ صفت از مصدر براءۃ (سمع) بمعنی خلاصی پانا، نجات پانا۔

"وَحِیْدًا" صیغہ صفت بمعنی اکیلا۔

"سَاقَ" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از مصدر سَوْق (نصر) بمعنی چلانا۔

"یَحْبِسُهٗ" صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف از مصدر الحبس (ضرب) بمعنی روکنا۔

"لَایُخْطِئُنَا" صیغہ واحد مذکر غائب نفی مضارع معروف از مصدر اخطاء (افعال) بمعنی خطاء کرنا، غلطی کرنا۔

"لَایُجَاوِزُ" صیغہ واحد مذکر غائب نفی مضارع معروف از مصدر مجاوزۃ (مفاعلۃ) بمعنی حد سے گزرنا، تجاوز کرنا۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۳) عبارت کا ترجمہ:۔ بے شک یوسف "بڑی عزت وعظمت والے نہایت خوددار تھے۔ بے شک یوسف بڑی عقل والے نہایت ذہین تھے۔ حضرت یوسف تہمت سے بری ہوکر جیل سے نکلے اور بادشاہ نے آپ کا اعزاز واکرام کیا۔ حضرت یوسف مدت دراز سے اکیلے تھے، اپنے خاندان میں سے کسی کو نہیں دیکھا تھا، اللہ تعالیٰ حضرت بنیامین کو ان کے پاس لے آئے تو کیا وہ ان کو اپنے پاس نہ روکیں کہ ان کو دیکھیں اور ان سے بات چیت کریں۔ اور کیا یہ ظلم ہے کہ بھائی اپنے بھائی کے پاس ٹھہرے کبھی نہیں، کبھی نہیں اور مالدار (اغنیاء) لوگوں نے کہا کہ وہ چیز جس کی طرف نوحؑ بلاتے ہیں وہ نہ حق ہے اور نہ خیر ہے اس لئے کہ (ہمارا تجربہ اور مشاہدہ ہے) کہ شہر میں بھلائی ہم سے نہیں چوکتی اور ہم سے تجاوز نہیں کرتی، اگر یہ دین بہتر ہوتا تو ان مسکینوں سے پہلے ہمارے پاس آتا۔

﴿الشق الثانی﴾...... كَانُوْا لَایَقِرُّوْنَ عَلٰی شَیْءٍ وَكَانُوْا لَایَسْکُنُوْنَ اِلٰی شَیْءٍ وَكَانُوْا فِی ... اَطْفَالًا وَكَانُوْا قَلِیْلِی التَّفَکُّرِ کَثِیْرِی التَّشَکِّیْ سَرِیْعِی السَّاٰمَةِ یُحِبُّوْنَ مَا اَلِفُوْا وَیَکْرَهُوْنَ ... اَلِفُوْا، تَعَجَّبَ مُوْسٰی مِنْ هٰذَا السُّؤَالِ الْغَرِیْبِ وَقَالَ بِصَوْتٍ فِیْهِ الْاِنْکَارُ وَفِیْهِ الْاِسْتِغْرَابُ وَفِیْهِ ... اَلْمُوَالُ، اَبْغُوْلًا وَخَضَرَ مَکَانَ طُیُوْرٍ وَحَلْوٰی لَمْ تَمَسَّهَا یَدُ اِنْسَانٍ اَطْعَامُ الْفَلَّاحِیْنَ بَدَلَ طَعَامِ الْمُلُوْکِ ... الْفَسَادُ الذَّوْقِ بِالسُّوْءِ الْاِخْتِیَارِ.

www.Bhalli.Info

ہے جیسا کہ نسبی بیٹے کی بیوی سے نکاح جائز نہیں ہے۔(۶) مرد کیلئے اپنے رضاعی بھائی کی بہن سے نکاح کرنا جا

﴿الشق الثانی﴾...... خلع کس کو کہتے ہیں خلع کے بعد باہمی حقوق کی ادائیگی کا کیا حکم ہے؟ مبارأة کس کو کہتے ہیں اس کا حکم کیا ہے؟

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں۔(۱) خلع کی تعریف (۲) خلع کے بعد باہمی حقوق کی ادائیگی کا حکم (۳) مبارأة کی تعریف اور حکم۔

﴿جواب﴾...... (۱) خلع کی تعریف:۔ جب خاوند اور بیوی آپس میں جھگڑا کریں اور اللہ تعالیٰ کی حدود قائم نہیں رکھ سکتے تو عورت کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے مال کے ذریعہ اپنے نفس کا فدیہ دے کر اپنے شوہر کی قید نکاح سے نکال لے پس جب بیوی خاوند سے کہے کہ میں نے اتنے مال کے عوض تم سے خلع کیا اور اس نے قبول کرلیا تو ایک طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی اور عورت کو یہ مال لازم ہو جائے گا اسی کا نام خلع ہے۔

(۲) خلع کے بعد باہمی حقوق کی ادائیگی کا حکم:۔ امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ خلع نکاح کے متعلق حقوق کو ساقط کر دیتا ہے زوجین میں سے کسی پر بھی کوئی حق باقی نہیں رہتا البتہ جو حقوق نکاح کے متعلق نہیں ہیں مثلاً قرض ان کی ادائیگی لازم ہوگی اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ خلع کسی بھی حق کو ساقط نہیں کرتا مگر وہ حقوق جن کو وہ دونوں بیان کر

(۳) مبارأة کی تعریف اور حکم:۔ مبارأة کا معنی ایک دوسرے سے بری الذمہ ہونا ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً زوج اپنی بیوی سے کہے کہ میں ہزار درہم پر اس نکاح سے بری ہوں جو میرے اور تمہارے درمیان ہے اور وہ اس کو قبول کرلے اور اس کا حکم حضرات شیخینؒ کے نزدیک یہ ہے کہ مبارأة نکاح کے متعلق تمام حقوق کو ساقط کر دیتا ہے اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ خلع اور مبارأة برابر ہیں یعنی مبارأة سے بھی صرف وہ حقوق ساقط ہوں گے جن کو وہ بیان کردیں۔

﴿الورقة الرابعة فی اصول الفقه﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... حقیقت کی تین قسمیں ہیں، ان کے نام بتائیں، ہر ایک کی وضاحت مثال کے ساتھ کریں، نیز بتائیں کہ اگر حقیقت مستعملہ ہو اور مجاز متعارف ہو تو ایسی صورۃ میں کیا کریں گے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) حقیقت کی اقسام ثلاثہ کے اسماء اور وضاحت مع امثلہ (۲) حقیقتِ مستعملہ ومجاز متعارف کی تفصیل۔

﴿جواب﴾...... (۱و۲) حقیقت کی اقسام ثلاثہ کے اسماء اور وضاحت مع امثلہ، حقیقت مستعملہ ومجاز متعارف کی تفصیل:۔ کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الثانی﴾...... مشکل کی تعریف کریں، اس کا حکم کیا ہے، مثال کے ساتھ مکمل وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مشکل کی تعریف، حکم اور وضاحت مع مثال مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... مشکل کی تعریف، حکم، اور وضاحت مع مثال:۔

"تعریف" المشکل فهو ما ازداد خفاءً علی الخفی کانّه بعد ماخفی علی السامع حقیقتا ... فی اشکاله یعنی مشکل وہ کلام ہے جس میں خفی کی نسبت خفاء زیادہ ہو یہاں تک کہ اس کی مراد طلب اور تامل کے بغیر ... ہو سکتی ہو۔

"مثال" مشکل کی مثال یہ ہے "واللّٰه لا یأتدم" (بخدا وہ ادام نہیں کھائے گا) یہ کلام بھنے ہوئے گوشت انڈے ... کے حق میں مشکل ہے کیونکہ پہلے ادام کا معنی معلوم ہو پھر تامل ہو کہ ان میں وہ معنی موجود ہے یا نہیں لہٰذا ادام کا معنی وہ ... کے تابع ہو اور روٹی اس سے رنگ جائے یہ معنی سرکہ میں موجود ہے مگر بھنے ہوئے گوشت انڈے وغیرہ میں نہیں ... ان میں یہ کلام مشکل ہوگئی۔

"حکم" مشکل کا حکم یہ ہے کہ اولاً اس بات کا اعتقاد رکھے کہ اس کی جو کچھ مراد ہے وہ حق ہے، پھر الفاظ کے معانی ... اور اسکے محتملات کو تلاش کرے پھر تامل کرے کہ یہاں کونسا احتمال مراد ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اداء وقضاء میں سے ہر ایک کی تعریف کریں، نیز بتائیں کہ اداء کی کتنی قسمیں ہیں ... کیا ہے، مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) اداء وقضاء کی تعریف (۲) اداء کی اقسام، ان کا حکم اور وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱و۲) اداء وقضاء کی تعریف، اداء کی اقسام، ان کا حکم، اور وضاحت مع امثلہ:۔ کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۱۷ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... الفاء للتعقیب مع الوصل ولهٰذا تستعمل فی الاجزیة ... مذکورہ عبارت سے مصنفؒ کا کیا مقصود ہے، مثال دیکر واضح کریں، نیز مندرجہ ذیل عبارت کا ترجمہ ومطلب واضح کریں ... اذا قال للخیاط انظر الیٰ هٰذا الثوب ایکفینی قمیصاء فنظر فقال نعم فقال صاحب الثوب ... فاقطعه فقطعه فاذاهو لایکفیه کان الخیاط ضامنا لانه انما امره بالقطع عقیب الکفایة۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مصنف ...

www.Bhalli.Info

(۲) دوسری عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾...... **مصنفؒ کے مقصد کی وضاحت مع مثال:۔ الفاء للتعقیب الخ** [illegible]
مصنفؒ کی غرض اور مقصد حروف عاطفہ میں سے **فاء** کے متعلق ذکر کرنا ہے کہ **فاء تعقیب مع الوصل** کے لئے آ [illegible] بتلاتی ہے کہ معطوف کا وقوع معطوف علیہ کے فوراً بعد ہے جیسے کسی نے کہا "**جاءنی زید فعمرو**" تو اس کا مطلب [illegible] میرے پاس زید آیا پھر اس کے فوراً بعد عمرو آیا۔ پھر مصنفؒ فرماتے ہیں کہ چونکہ **فاء تعقیب مع الوصل** کے لئے [illegible] جزاء پر داخل ہوتی ہے کیونکہ جزاء کا وقوع شرط کے فوراً بعد ہوتا ہے لہٰذا کسی نے کہا "**ان دخلت الدار فانت طا**[illegible]" دخول دار کے فوراً بعد طلاق واقع ہو جائیگی۔

(۲) **عبارت کا ترجمہ:۔** جب کسی آدمی نے درزی سے کہا کہ یہ کپڑا دیکھ، کیا میرے کرتہ کیلئے [illegible] درزی نے دیکھ کر کہا، ہاں، پھر کپڑے کے مالک نے کہا "**فاقطعه**" (اس کو کاٹ دے) پس درزی نے اسکو [illegible] (معلوم ہوا کہ) وہ کپڑا کرتے کیلئے ناکافی ہے تو درزی کپڑے کا ضامن ہوگا اس لئے کہ مالک نے کفایت کے بعد کا [illegible]

(۳) **عبارت کا مطلب:** اس عبارت میں مصنفؒ **فاء** کے تعقیب مع الوصل کے لئے ہونے پر [illegible] ذکر کر رہے ہیں کہ کسی شخص نے درزی کو لا کر کپڑا دیا اور کہا کہ کیا اس کپڑے سے میرا کرتہ پورا ہو جائیگا؟ درزی نے [illegible] پورا ہو جائے گا۔ چنانچہ مالک نے کہا کہ اسکو کاٹ دو، درزی نے کپڑا کاٹا تو وہ کم نکلا، کرتہ پورا نہ ہوا تو اس صورت میں [illegible] کپڑے کی قیمت کا ضامن ہوگا، کیونکہ **فاء تعقیب مع الوصل** کے لئے ہے اور مالک نے کپڑا کاٹنے کا حکم اسی [illegible] درزی نے کہا تھا کہ کپڑا پورا ہو جائے گا۔ اگر درزی کفایت کا نہ کہتا تو مالک کاٹنے کا حکم نہ دیتا۔ لہٰذا درزی ضامن ہوگا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿**الشق الاول**﴾...... **كلمة على للالزام واصله لافادة معنى التفوق والتعلى.**
مذکورہ عبارت سے مصنفؒ کا کیا مقصود ہے مثال کے ساتھ واضح کریں نیز بتائیں کہ "**علیٰ**" الزام کے [illegible] معنی کے لئے آتا ہے مثال سے واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) مقصدِ مصنف کی وضاحت مع مثال (۲) [illegible] کے دیگر معانی کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) **مقصدِ مصنف کی وضاحت مع مثال:۔** اس عبارت میں مصنفؒ [illegible] "**علیٰ**" کے متعلق تفصیل ذکر کرتا ہے کہ کلمہ "**علیٰ**" کا اصلی اور لغوی معنی **تفوق اور تعلی** ہے یعنی "**علیٰ**" یہ [illegible] ماقبل میرے مابعد کے اوپر ہے کبھی یہ تعلی حقیقتاً ہوتی ہے جیسے "**زید علی السطح**" اور کبھی معنی جیسے "زید علیہ [illegible]

"**علیٰ**" الزام کے لئے آتا ہے یعنی یہ بتلاتا ہے کہ میرا ماقبل میرے مابعد پر لازم ہے جیسے "**لزید علیّ الف**" تو [illegible] [illegible] کریں گے۔

(۲) "**علیٰ**" کے الزام کے علاوہ دیگر معانی کی وضاحت مع امثلہ:۔ **كلمة على** الزام کے علاوہ [illegible] استعمال ہوتا ہے (۱) **علیٰ** بمعنی **باء** برائے اتصال، والصاق جیسے "**بعتك هذا على الف**" اس مثال میں [illegible] معنی میں ہے کیونکہ یہ کلام عقدِ معاوضہ ہے اور عقدِ معاوضہ قرینہ ہے کہ علیٰ عوض پر داخل ہے اور معوض چونکہ عوض [illegible] ملصق ہوتا ہے اس وجہ سے یہاں علیٰ بمعنی باء ہے۔

(۲) **علیٰ** بمعنی شرط:۔ جبکہ **علیٰ** کا حقیقی معنی متعذر ہو جیسے "**يبايعنك على ان لايشركن بالله**" (وہ عورتیں [illegible] آپ سے اس شرط پر کہ شرک نہیں کریں گی) یہاں **علیٰ** بمعنی شرط ہے۔

﴿**الشق الثانی**﴾...... **بيان العطف فمثل ان تعطف مكيلا اوموزونا على جملة مجملة** [illegible] **بيانا للجملة المجملة .**
[illegible] عبارت کا ترجمہ و مطلب بیان کریں، اس کی وضاحت کے لئے آپ نے جو کتاب میں مثالیں پڑھی ہیں ان [illegible] کی وضاحت سے تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کا مطلب اور [illegible] مذکورہ امثلہ کی وضاحت۔

﴿جواب﴾...... **عبارت کا ترجمہ:۔** بیانِ عطف، پس مثل اس کے کہ عطف کرے تو مکیلی یا موزونی چیز [illegible] ہو، گا یہ عطف جملہ مبہمہ کے لئے بیان۔

(۲) **عبارت کا مطلب اور کتاب میں مذکور دو امثلہ کی وضاحت:۔** اس عبارت میں بیان کی چھٹی قسم [illegible] ہے کہ بیانِ عطف سے مراد وہ بیان ہے جو عطف کی وجہ سے واقع ہو مثلاً کسی مکیلی یا موزونی چیز کا مبہم جملہ [illegible] تو یہ مکیلی و موزونی چیز اس مبہم جملہ کا بیان ہوگی۔ جیسے مثال (۱) **لفلانٍ علیّ مائة ودرهم** (۲) **لفلانٍ** [illegible] **وقفيز**، ان دونوں مثالوں میں درہم اور قفیز کا **مائة** پر عطف ہے اور یہ بیان کے مرتبہ میں ہے، مطلب یہ ہے کہ [illegible] معطوف کی جنس سے ہے یعنی جس طرح معطوف درہم اور قفیز ہے اسی طرح معطوف علیہ بھی درہم اور قفیز ہے [illegible] میں مقر پر ایک سو ایک درہم اور دوسری مثال میں ایک سو ایک قفیز واجب و لازم ہونگے۔

☆☆☆☆☆

www.Bhalli.Info

﴿الورقة الخامسة فی النحو﴾

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾...... جمع کے غیر منصرف کا سبب بننے کی کیا شرائط ہیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں جمع کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرائط مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾...... جمع کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرائط:۔ جمع کے غیر منصرف کا سبب بننے کی دو شرطیں ہیں (۱) منتہی الجموع کا صیغہ ہو، یعنی ایسی جمع ہو جسکے بعد دوسری جمع تکسیر نہ بنائی جا سکے جیسے مصباح کی جمع مصابیح۔ (۲) اس کے آخر میں ایسی تاء بھی نہ ہو جو حالت وقف میں ھا بن جائے جس کو تاء مدورہ کہتے ہیں جیسے فرزین کی جمع فرزانة کے آخر میں تاء ہے تو جب دونوں شرطیں پائی جائینگی تو جمع کا صیغہ صرف ایک سبب کے باوجود بھی غیر منصرف کا سبب بن جائے۔

﴿الشق الثانی﴾...... تنازع فعلین کا کیا مطلب ہے اس کی کتنی صورتیں ہیں اس میں نحویوں کا اگر کوئی اختلاف ہو تو وہ بھی تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) تنازع فعلین کا مطلب (۲) تنازع کی صورتیں (۳) تنازع میں نحویوں کا اختلاف۔

﴿جواب﴾...... (۱) تنازع فعلین کا مطلب:۔ تنازع فعلین کا مطلب یہ ہے کہ دو فعل آپس میں اس بات میں جھگڑا کریں کہ بعد میں آنیوالا اسم ظاہر میرا معمول ہے جیسے ضربنی و اکرمنی زید اسمیں ضرب اور اکرم دونوں چاہتے ہیں کہ زید ہمارا فاعل ہے اور معمول ہے۔

(۲) تنازع کی صورتیں:۔ تنازع فعلین کی صورتیں مع امثلہ:۔ تنازع فعلین کی کل چار صورتیں ہیں۔

۱...... دونوں فعل اسم ظاہر کے فاعل ہونے میں جھگڑا کریں جیسے ضربنی واکرمنی زید۔

۲...... دونوں فعل اسم ظاہر کے مفعول ہونے میں جھگڑا کریں جیسے ضربت و اکرمت زیداً۔

۳...... پہلا فعل فاعل اور دوسرا فعل مفعول ہونے کا تقاضا کرے جیسے ضربنی واکرمت زیداً۔

۴...... پہلا فعل مفعول اور دوسرا فعل فاعل ہونے کا تقاضا کرے جیسے ضربت واکرمنی زید۔

(۳) تنازع میں نحویوں کا اختلاف:۔ اس بات پر تمام کوفی و بصری متفق ہیں کہ پہلے اور دوسرے فعل کو عمل دینا اور اسم ظاہر کو انکا معمول بنانا جائز ہے البتہ اس بات میں اختلاف ہے کہ کس فعل کو عمل دینا اولی ہے، نحات کوفہ کے نزدیک پہلے فعل کو عمل دینا یعنی اسم ظاہر کو پہلے فعل کا معمول بنانا اولی ہے اور نحات بصرہ کے نزدیک دوسرے فعل کو عمل دینا اولی اور افضل ہے۔

نحات کوفہ کی دلیل:۔ نحات کوفہ کی دلیل یہ ہے کہ جو فعل پہلے آیا ہے وہ تقدم کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے

...ولی ہیں گے۔

نحات بصرہ کی دلیل:۔ نحات بصرہ کہتے ہیں کہ دوسرا فعل اسم ظاہر کے قریب اور متصل ہے تو قرب و جوار کی وجہ سے عمل کا زیادہ حق رکھتا ہے مصنف نے بصریوں میں سے ہونے کی وجہ سے پہلے بصریوں والی امثلہ کو ذکر کیا۔

رفع تنازع:۔ عقلی طور پر رفع تنازع کے تین طریقے متصور ہو سکتے ہیں۔

۱...... دونوں عاملوں کو عمل سے لغو قرار دے دیا جائے مگر یہ باطل ہے کیونکہ عمل کے مستحق ہونے کے بعد لغو قرار نہیں دیا جا سکتا۔

۲...... عمل ایک فعل کو دیں اور دوسرے کو لغو قرار دیں یہ ترجیح بلا مرجح ہونے کیوجہ سے باطل ہے۔

۳...... عمل ایک فعل کو دیں اور دوسرے فعل میں تین امور میں سے ایک امر لائیں (۱) اس کا معمول حذف مانیں ...یں (۳) ذکر کریں، مگر ذکر اسی جگہ کریں گے جہاں پہلی دو صورتیں نہ ہو سکتی ہوں یہ طریقہ ہی درست ہے۔

اس میں کوفیوں اور بصریوں کا پھر اختلاف ہے، کوفی کہتے ہیں کہ عمل پہلے فعل کو دینگے پھر دیکھیں گے کہ دوسرا فعل ...ا کرتا ہے یا مفعول کا، اگر فاعل کا تقاضا کرے تو ضمیر لگا دیں گے کیونکہ اضمار قبل الذکر لازم نہیں آتا اور اگر دوسرا ...ل کا تقاضا کرے تو دیکھیں گے کہ دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہیں یا نہیں، اگر افعال قلوب میں سے نہ ہوں تو ...ل میں مفعول کو حذف ماننا بھی جائز ہے اور اضمار بھی جائز بلکہ افضل و اولی ہے اور اگر دونوں فعل افعال قلوب میں ...وسرے فعل میں مفعول کو ذکر کرنا واجب ہے حذف کرنا اور ضمیر ذکر کرنا جائز نہیں ہے۔

بصری کہتے ہیں کہ دوسرے فعل کو عمل دیکر دیکھیں گے کہ پہلا فعل فاعل کا تقاضا کرتا ہے یا مفعول کا، اگر فاعل کا ...ا فاعل کی ضمیر لگائیں گے اور فاعل کے عمدہ ہونے کی وجہ سے اس میں اضمار قبل الذکر جائز ہے اور عمدہ کو حذف کرنا ...ہیں ہے اور تکرار کی وجہ سے ذکر کرنا بھی درست نہیں ہے اور اگر فعل اول مفعول کا تقاضا کرے تو دیکھیں گے کہ دونوں ...ال قلوب میں سے ہیں یا نہیں ہیں اگر افعال قلوب میں سے نہ ہوں تو مفعول کو حذف مانیں گے اور فضلہ ہونے کی وجہ ...ذف جائز ہے اور اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہیں تو مفعول کو ذکر کرنا واجب ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾...... "ما اضمر عامله علی شریطة التفسیر" کس کو کہتے ہیں اس کے متعلق جو کچھ ...لوم ہے اس کو وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں ما اضمر عامله علی شریطة التفسیر کی وضاحت مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... ما اضمر عامله علی شریطة التفسیر کی وضاحت:۔ مفعول بہ کے فعل ...ر جگہ پر حذف کرنا واجب ہے ان مقامات میں سے تیسرا مقام ما اضمر عامله علی شریطة التفسیر ہے

www.Bhalli.Info

اوراس سے مراد ہر وہ اسم ہے جس کے بعد فعل یا شبہ فعل یعنی اسم فاعل یا اسم مفعول ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم ...
میں عمل کرنے کی وجہ سے خود اس اسم میں عمل نہ کررہا ہو۔ بایں طور کہ اگر اس فعل یا شبہ فعل یا اس کے کسی مناسب ...
بجائے خود اس اسم پر مسلط کردیا جائے یعنی اس اسم سے پہلے ذکر کردیا جائے تو وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کو بھی نصب ...
جیسے زیدا ضربته میں ضربت کو ہ ضمیر کی بجائے زیداً سے پہلے ذکر کردیا جائے تو وہ زیداً کو نصب دے ... اس ...
زیداً کے فعل کو حذف کردیا۔

﴿الشق الثانی﴾...... بدل کس کو کہتے ہیں اور اس کی کتنی اقسام ہیں مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں

﴿جواب﴾...... (۱،۲) بدل کی تعریف اور اقسام مع امثلہ:۔

كما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الثالث ١٤١٧ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢٠ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... افعال قلوب کتنے ہیں اور ان کے خواص مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) افعال قلوب کی تعداد (۲) افعال قلوب کے خواص مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) افعال قلوب کی تعداد:۔ افعال قلوب کی تعداد سات ہے، (۱) عَلِمْتُ (۲) ظَنَنْتُ (۳) حَسِبْتُ (۴) خِلْتُ (۵) رَأَيْتُ (۶) وَجَدْتُ (۷) زَعَمْتُ۔

(۲) افعال قلوب کے خواص مع امثلہ:۔ پہلا خاصہ یہ ہے کہ افعال قلوب کے دو مفعولوں میں ... مفعول پر اکتفاء کرنا یعنی ایک کو حذف کرنا اور ایک کو ذکر کرنا جائز نہیں ہے دونوں کو ذکر کرنا یا دونوں کو حذف کرنا جائز ہے۔

۲...... دوسرا خاصہ یہ ہے کہ جب یہ افعال دونوں مفعولوں کے درمیان یا آخر میں واقع ہوں تو ان کے عمل کو باطل ... جائز ہے یعنی جیسے زَيْدٌ ظَنَنْتُ قائم اور زَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ۔

۳...... تیسرا خاصہ یہ ہے کہ جب یہ حرف استفہام یا حرف نفی یا لام ابتداء سے قبل واقع ہوں تو ان کا عمل لفظاً ... ہو جاتا ہے اور معناً عمل باقی رہتا ہے جیسے عَلِمْتُ مَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ۔

۴...... چوتھا خاصہ یہ ہے کہ ان افعال میں یہ بھی جائز ہے کہ فاعل کی ضمیر اور مفعول اول کی ضمیر ایک ہی ... طرف لوٹ رہی ہو یعنی دونوں ضمیروں کا مرجع ایک ہی ہو جبکہ دوسرے افعال میں یہ جائز نہیں ہے جیسے عَلِمْتُنِي مُنْطَلِقًا ... میں نے اپنے آپ کو چلنے والا جانا اور عَلِمْتَكَ فَاضِلًا تو نے اپنے آپ کو فاضل جانا جبکہ ضَرَبْتَكَ (تو نے اپنے آپ ...

... درست نہیں ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... حروف زیادة کتنے ہیں مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط حروف زیادة کی تعداد مع امثلہ مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾...... حروف زیادة کی تعداد مع امثلہ:۔

كما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثالث ١٤١٩ھ

﴿الورقة السادسة فی السیر والتاریخ﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٢٠ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... عطش اسمٰعیل مرّة وارادت امه ان تسقیه ماءً ولٰکن این الماء ومكة ... فيها بئر ومكة ليس فيها نهر وكانت هاجرة تطلب الماء وتجرى من الصفا الى المروة ومن المروة الى الصفا. ونصر الله هاجرة ونصر اسمٰعیل فخلق لهما ماءً.

سلیس ترجمہ کریں، خط کشیدہ عبارتوں پر اعراب لگائیں اور ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت مخطوطہ پر اعراب (۳) عبارت مخطوطہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾...... (۱،۲) عبارت کا ترجمہ، عبارات مخطوطہ پر اعراب:۔

كما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ١٤١٨ھ۔

(۳) عبارت مخطوطہ کی ترکیب:۔ عطش اسمٰعیل مرّة "عطش" فعل "اسمٰعیل" فاعل "مرة" مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وكانت هاجرة تطلب الماء "كانت" فعل ناقص "هاجرة" اس کا اسم "تطلب" فعل وفاعل "الماء" مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، كانت اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ونصر اسمٰعیل فخلق لهما ماءً "نصر" فعل اس میں "هو" ضمیر اس کا فاعل "اسمٰعیل" مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ "فا" عاطفہ "خلق" فعل اس میں "هو" ضمیر اس کا فاعل "لهما" جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے "ماء" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَأَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَةَ نُوحٍ وَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يُغْرِقَ قَوْمَهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرِيدُ

www.Bhalli.Info

۳......انکار کے ساتھ صلح کامطلب:۔ یہ ہے کہ مدعی علیہ دعویٰ کا انکار کرے مگر کسی چیز پر صلح کر لے مذکورہ مثال میں بکر کہتا ہے کہ یہ مکان تمہارا نہیں ہے مگر میں پھر بھی تم سے لاکھ روپیہ پر صلح کرتا ہوں۔

(۲) اقسامِ صلح کا حکم:۔ جب اقرار کے ساتھ صلح ہو تو اگر یہ صلح مال کے بدلہ میں مال کے ساتھ واقع ہو تو اس میں ان امور کا اعتبار ہوگا جن امور کا سامان فروخت میں اعتبار ہوتا ہے اور اگر مال کے بدلہ میں منافع پر صلح ہو تو ان امور کا اعتبار ہوگا جن امور کا اجارہ میں اعتبار ہوتا ہے اور اگر سکوت یا انکار کے ساتھ صلح ہو تو اسے مدعی علیہ کے حق میں قسم سے بچنے اور جھگڑا ختم کرنے پر محمول کریں گے اور مدعی کے حق میں معاوضہ کے معنی پر محمول کریں گے۔

﴿الشق الثانی﴾...... مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

الهبة ماهی ، ما حکم العمری والرقبی عند ائمتنا الثلاثة، الغصب ماهو، الودیعة ماهی لغة وشرعاً، المزارعة ماهی لغةً واصطلاحاً.

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں مذکورہ سوالات کا حل مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾......(۱) هبه کی تعریف:۔ عوض کے بغیر دوسرے کو چیز کا مالک بنانا ہبہ ہے۔

(۲) عمریٰ ورقبیٰ کا حکم:۔ عمریٰ بالاتفاق جائز ہے اور یہ معمر لہ کیلئے ہے اس کے بعد اس کے ورثاء کیلئے اور رقبیٰ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک باطل ہے اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک جائز ہے۔

(۳) غصب کی تعریف:۔ غصب لغت کے اعتبار سے کسی کی چیز زبردستی لے لینا اور اصطلاحِ شرع میں کسی کی منقولی، قابلِ احترام قیمتی چیز کو زبردستی مالک کے حق قبضہ سے نکال کر نا حق قبضہ میں لے لینا۔

(۴) ودیعت کا لغوی وشرعی معنی:۔ ودیعت لغت میں ودعٌ سے مشتق ہے اور وہ بمعنی ترک (چھوڑنا) ہے۔ اور اصطلاحِ شریعت میں ودیعت اشیاء کو مالک کی ملک پر باقی رکھتے ہوئے ایسے شخص کے پاس امانت رکھنے کا نام ہے جو حفاظت کرنے میں تصرف کا اہل ہو۔

(۵) مزارعة کا لغوی واصطلاحی معنی:۔

کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۱۹ھ۔

☆☆☆☆☆

﴿الورقة الرابعة فی اصول الفقه﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اصولِ فقہ کی تعریف، موضوع وغرض وغایت بیان کریں، اور یہ لکھیں کہ اصول الشاشی کس بزرگ کی تالیف ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) اصولِ فقہ کی تعریف (۲) موضوع وغرض وغایت (۳) مصنفؒ کے حالات۔

﴿جواب﴾......(۱) اصولِ فقہ کی تعریف:۔

حدِ لقبی (یعنی مضاف ومضاف الیہ کی اکٹھی ملا کر تعریف): "اصول الفقه هو علم بقواعد یتوصل بها الی الفقه" یعنی اصولِ فقہ ان چند قواعد وقوانین کے جاننے کا نام ہے جن کے ذریعہ سے فقہ کی طرف پہنچا جائے۔ معلوم ہوا اصولِ فقہ وہ قوانین ہیں جن کی روشنی میں فقہ کے مسائل واحکام معلوم ہوتے ہیں۔

حدِ اضافی (یعنی مضاف ومضاف الیہ کی علیحدہ علیحدہ تعریف): "اصول" اصل کی جمع ہے بمعنی جڑ و بنیاد اور اصطلاح میں اصل کا معنی "مایبتنی علیه غیره" قاعدہ وقانون اور دلیل کو کہا جاتا ہے "فقه" کا معنی سمجھ اور سوجھ بوجھ ہے اصطلاح میں فقہ کی متعدد تعاریف کی گئی ہیں مگر ان میں مشہور یہ ہے "هو العلم بالاحکام الشرعیة الفرعیة المکتسبة عن ادلتها التفصیلیة" یعنی فقہ ان شرعی احکام کا جاننا ہے جو فرعی ہوں اور تفصیلی دلائل سے حاصل کئے گئے ہوں معلوم ہوا کہ فقہ ان احکام کا جاننا ہے جو شرعی، فرعی اور تفصیلی دلائل سے حاصل شدہ ہوں۔

(۲) موضوع وغرض وغایت:۔ اصولِ فقہ کے موضوع کے بارے میں بھی تین قول ہیں (۱) احکام (۲) دلائل (۳) احکام ودلائل دونوں اور یہی قول ثالث راجح ہے۔

غرض وغایت:۔ "معرفة احکام الشرعیة بالادلة التفصیلیة وعلم قواعد لاستنباط المسائل الفرعیة" یعنی شرعی احکام کو تفصیلی دلائل سے معلوم کرنا اور مسائل شرعیہ کے استنباط کیلئے قواعد کا جاننا اصولِ فقہ کی غرض ہے۔

(۳) مصنفؒ کے حالات:۔ اصول الشاشی کے مصنفؒ کا نام وحالات کا کسی کو علم نہیں ہے مگر بعض نے ان کا نام اسحاق بن ابراہیم الشاشی السمرقندی اور بعض نے نظام الدین شاشی ذکر کیا ہے، جب نام ہی متعین ومعلوم نہیں تو حالات کیسے معلوم ہو سکتے ہیں بہرحال اصول الشاشی کو پڑھنے سے آپ کے کمالات اور علمی مرتبہ ومقام کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... فالخاص لفظ وضع لمعنی معلوم اولمسمی معلوم علی الانفراد کقولنا فی تخصیص الفرد زید وفی تخصیص النوع رجل وفی تخصیص الجنس انسان.

www.Bhalli.Info

مذکورہ عبارت کی تشریح کرتے کے بعد خاص کا حکم بیان کریں، قرآن کریم کی کسی آیت سے خاص کی مثال پیش کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) خاص کا حکم (۳) قرآن کریم سے خاص کی مثال۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں خاص کی تعریف کا ذکر ہے۔ کہ خاص وہ لفظ ہے جس کو تنہا طور پر معنی معلوم یا کسی معلوم کیلئے وضع کیا گیا ہو جیسے زید کو معین شخص کے لئے، رَجل کو معین نوع کے لئے اسد کو معین جنس کیلئے علیحدہ طور پر وضع کیا گیا ہے، اور خاص کا حکم یہ ہے کہ اس پر قطعی و یقینی طور پر عمل کرنا واجب ہے بایں طور کہ اس کے غیر کا احتمال بالکل نہ ہو۔

(۲و۳) خاص کا حکم اور مثال:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۷ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... فصل فی المتقابلات نعنی بها الظاهر والنص والمفسر والمحكم و مايقابلها من الخفی والمشكل والمجمل والمتشابه.

مذکورہ متقابلات ظاہر، نص، مفسر، محکم، اور خفی، مشکل، مجمل، متشابہ کی تعریف لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مذکورہ متقابلات کی تعریف مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ متقابلات کی تعریف، ظاهر، نص، مفسر، محکم:۔

کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۱۷ھ۔

خفی:۔ فالخفی ماخفی المراد به بعارض لامن حيث الصيغة" یعنی خفی وہ کلام ہے جس کی مراد صیغہ کے علاوہ کسی دوسرے عارضہ کی وجہ سے مشکل ہو جیسے آیت السارق والسارقة فاقطعوا ايديهما یہ آیت جیب کترے اور کفن چور کے حق میں خفی ہے کیونکہ ان کو اہل لغت سارق نہیں کہتے، باقی صیغہ میں کوئی پوشیدگی و خفا نہیں ہے۔

متشابہ:۔ کل کلام لا سبیل الی حصول مراده کہ ہر وہ کلام جس کی مراد کے حصول کا کوئی راستہ امید نہ ہو جیسے حروف مقطعات الم، ص، طٰہٰ، ان کی مراد بالکل معلوم نہیں ہو سکتی۔

مشکل: کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۰ھ۔

مجمل:۔ ما احتمل وجوها فصار بحال لا يوقف على المراد به الا ببيان من قبل المتكلم یعنی مجمل وہ کلام ہے جو چند صورتوں کا احتمال رکھتی ہو اور اس کی مراد پر متکلم کے بیان کے بغیر واقفیت ممکن نہ ہو جیسے حرم الربوا اس میں لفظ ربا مجمل ہے اس کا معنی مطلق زیادتی ہے، حالانکہ ہر زیادتی حرام نہیں ہے لہٰذا یہ بیان متکلم کا محتاج ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... الواجب بحكم الامر نوعان، اداء وقضاء فالاداء عبارة عن تسليم عين الواجب الى مستحقه، والقضاء عبارة عن تسليم مثل الواجب الى مستحقه.

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں، اداء و قضاء کا حکم لکھیں، اور ہر ایک کی مثال سے وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور طلب کیے گئے ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) اداء و قضاء کا حکم (۳) اداء و قضاء کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ امر کے ذریعہ واجب ہونے والے واجب کی دو قسمیں ہیں، اداء و قضاء، پس اداء عین واجب کو اسکے مستحق کی طرف سپرد کرنا ہے اور قضاء مثل واجب کو اس کے مستحق کی طرف سپرد کرنا ہے۔

(۲،۳) اداء و قضاء کا حکم اور وضاحت مع امثلہ:۔

کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۱۷ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... الواو للجمع المطلق وقيل ان الشافعی" جعله للترتيب وعلى هذا اوجب الترتيب فی باب الوضوء.

مذکورہ عبارت کی تشریح کرتے ہوئے امام شافعی وحنفیہ کے اختلاف کو واضح کریں، واؤ مطلق جمع کیلئے آتا ہے، اس قاعدہ پر تفریع قائم کرتے ہوئے دو مثالیں ذکر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) احناف وشوافع کا اختلاف (۳) واؤ کے مطلق جمع کیلئے ہونے کی دو مثالیں۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کی تشریح:۔ مصنف فرماتے ہیں کہ واؤ مطلق جمع کے لئے آتی ہے یعنی صرف اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ معطوف علیہ اور معطوف کا ایک ہی حکم ہے باقی ان میں ترتیب ہے یا مقارنت ہے یا ذاتی ہے، اس بات کو نہیں بتلاتی، اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ واؤ ترتیب کے لئے آتی ہے یعنی یہ بتلاتی ہے کہ مذکورہ حکم میں پہلا معطوف علیہ مقدم اور معطوف مؤخر ہے، اسی وجہ سے وہ فرماتے ہیں کہ اعضاء وضوء کے دھونے میں ترتیب واجب ہے پہلے چہرہ دھوئے پھر بازو دھوئے پھر مسح کرے، پھر پاؤں دھوئے۔

(۲) احناف وشوافع کا اختلاف:۔ کمامرّ آنفا فی الامر المذکور۔

(۳) واؤ کے مطلق جمع کے لئے ہونے کی دو مثالیں:۔ (۱) کسی نے اپنی بیوی سے کہا "ان جاء نی زيد وعمرو فانت طالق" اب خواہ زید پہلے آئے یا عمرو پہلے آئے بہر صورت جب دونوں آجائیں گے طلاق واقع

www.Bhalli.Info

ہو جائے گی۔ زید کے پہلے آنے کی کوئی شرط نہیں اس لئے کہ واؤ مطلق جمع کے لئے ہے اور عند الشوافع اگر عمرو پہلے آیا تو طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ ان کے نزدیک واؤ ترتیب کے لئے ہے۔ اسلئے زید کا پہلے آنا ضروری ہے۔

(۲) خاوند نے اپنی بیوی سے کہا "ان دخلت هذه الدار وهذه الدار فانتِ طالق" اور عورت پہلے دوسرے گھر میں داخل ہوئی پھر پہلے گھر میں تو ہمارے نزدیک طلاق واقع ہو جائے گی کیونکہ واؤ مطلق جمع کے لئے ہے اور عند الشوافع طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ ترتیب ضروری تھی وہ نہیں پائی گئی۔

﴿الشق الثانی﴾...... **فصل فی وجوه البیان: البیان علی سبعة انواع**

وجوہ بیان کی سات انواع کے نام لکھیں۔ ان میں سے بیان تقریر کی تعریف، مثال اور حکم لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) بیان کی انواع سبعہ کے نام (۲) بیان تقریر کی تعریف، مثال اور حکم۔

﴿جواب﴾...... بیان کی انواع سبعہ کے نام:۔ بیانِ عطف، پس مثل اس کے کہ عطف کرے تو مکیلی یا موزونی چیز کا جملہ مبہمہ پر اور ہوگا یہ عطف جملہ مبہمہ کے لئے بیان۔

(۲) بیانِ تقریر کی تعریف، مثال اور حکم:۔ بیانِ تقریر یہ ہے کہ ایک لفظ کے معنی ظاہر ہوں لیکن وہ لفظ اس معنی کے علاوہ کا بھی احتمال رکھتا ہو پس متکلم بیان کر دے کہ میری کلام میں اس لفظ سے معنی ظاہر ہی مراد ہے تو متکلم کے اس بیان سے ظاہر کا حکم مؤکد ہو جائیگا اس کو بیان تقریر کہتے ہیں جیسے کسی نے کہا **لفلانٍ علیّ قفیز حنطة بقفیز البلد** اس میں قفیز حنطہ سے ظاہر معنی قفیز بلد ہی ہے مگر غیر کا بھی احتمال ہے، تو متکلم نے بقفیز البلد کہہ کر معنی ظاہر کو مؤکد کر دیا جس سے غیر کا احتمال ختم ہو گیا۔

اور اس کا حکم یہ ہے کہ متکلم کی طرف سے یہ بیان موصولاً اور مفصولاً دونوں طرح جائز ہے۔

﴿الورقة الخامسة فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... علم نحو کی لغوی و اصطلاحی تعریف، مقصد اور اسلامی علوم میں اس کا مقام لکھنے کے بعد ہدایۃ النحو کے مصنف کا تعارف لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) علم نحو کی لغوی و اصطلاحی تعریف (۲) علم نحو کا مقصد (غرض وغایت) (۳) اسلامی علوم میں علم نحو کا مقام (۴) ہدایۃ النحو کے مصنف کا تعارف

﴿جواب﴾...... (۱) علمِ نحو کی لغوی و اصطلاحی تعریف:۔ نحو کا لغوی معنی طرف، مثل، قبیلہ اور قصد وغیرہ ہیں اور اصطلاحی معنی "اَلنَّحْوُ عِلْمٌ بِاُصُوْلٍ یُعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ اَوَاخِرِ الْكَلِمِ الثَّلٰثِ مِنْ حَیْثُ الْاِعْرَابِ وَ الْبِنَاءِ وَ كَیْفِیَّةِ تَرْكِیْبِ بَعْضِهَا مَعَ بَعْضٍ" یعنی نحو ان قواعد کے جاننے کا نام ہے۔ جن قواعد سے تینوں کلموں کے آخر کے احوال معرب و مبنی ہونے کی حیثیت سے اور ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ساتھ جوڑنے کا طریقہ معلوم ہو۔

(۲) علم نحو کا مقصد:۔ **صیانة الذهن عن الخطاء اللفظی فی کلام العرب** یعنی ذہن کو کلام عرب میں واقع ہونے والی لفظی غلطی سے بچانا نحو کی غرض ہے۔

(۳) اسلامی علوم میں علم نحو کا مقام:۔ علوم کی اولاً دو قسمیں ہیں (۱) علوم عالی یعنی مقصودہ مثلاً تفسیر، حدیث اور فقہ وغیرہ (۲) علوم آلی یعنی غیر مقصودہ مراد وہ علوم جو خود مقصود تو نہیں ہیں مگر مقصودی علوم کے لئے آلہ اور ذریعہ ہیں علم نحو کا شمار آلی علوم میں ہوتا ہے اور موقوف علیہ ہونے کی وجہ سے اس کا سیکھنا بھی ضروری ہے اس کے مقام و مرتبہ کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ "**تعلموا النحو کماتعلمون السنن والفرائض**" (علم نحو کو سنن اور فرائض کی طرح سیکھو) اور ابوایوب سجستانی فرماتے ہیں **تعلمو النحوفانه جمال للوضیع و ترکه هجنة للشریف** (نحو سیکھو اس لئے کہ یہ کمینہ آدمی کے لئے باعثِ جمال ہے اور شریف کے لئے اس کا ترک کرنا عیب ہے)۔

اسی طرح علماء نے مختلف ارشادات بیان فرمائے ہیں۔

النحو فی الکلام کالملح فی الطعام (نحو کلام میں ایسے ہے جیسے نمک کھانے میں) یعنی اس کے بغیر کلام بے ذوق ہے، **النحو للعلوم کالضوء للنجوم** (نحو علوم کیلئے ایسے ہے جیسے روشنی ستاروں کے لئے) یعنی اس کے بغیر علوم کی صورت واضح نہیں لگتی، **النحو فی الکلام کالضوء فی الظلام** (نحو کلام میں ایسے ہے جیسے روشنی اندھیروں میں) یعنی اس کے بغیر کلام میں روشنی پیدا نہیں ہوتی، **الصرف ام العلوم والنحو ابوها** (صرف علوم کی ماں اور نحو باپ ہے) یعنی نحو تمام علوم کا سرپرست اور سردار ہے۔

(۴) ہدایۃ النحو کے مصنف کا تعارف:۔ اس کتاب کے مصنف کے بارے میں مختلف اقوال نقل کئے گئے ہیں مگر قول صواب کے مطابق مصنف کا نام شیخ سراج الدین عثمان اودھیؒ ہے۔

آپ کا نام عثمان، لقب سراج الدین، عارف باللہ اور سلسلہ چشتیہ کی طرف نسبت کرتے ہوئے چشتی، شیخ نظام الدین اولیاءؒ کی طرف نسبت کرتے ہوئے نظامی اور اودھ علاقہ کی طرف نسبت کی وجہ سے اودھی کہلائے تو پورا نسب یوں ہے، عارف باللہ شیخ کبیر سراج الدین عثمان نظامی اودھی المعروف باخی السراج۔ آپؒ ۶۵۶ھ کو لکھنوتی ریاست اودھ میں پیدا ہوئے، ابتداء جوانی میں سلطان المشائخ حضرت نظام الدین محمد ایوبی کی خانقاہ دہلی میں حاضر ہو کر تربیت حاصل کی۔ اس کے بعد مولانا فخر الدین زرادی سے علم صرف میں میزان الصرف، قواعد اور گردان ہائے صرف اور مشہور کتاب زرادی کی تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد مولانا زرادی کے تلمیذ رشید مولانا رکن الدین اندریتی سے متفرق علم و فنون کی کتب کی تعلیم حاصل کی

www.Bhalli.Info

جن میں نحو میں کافیہ، مفصل اور فقہ میں مختصر القدوری اور مجموع البحرین قابل ذکر ہیں اور آپ چھ ماہ کے اندر ہی اس مقام
گئے تھے کہ کسی دانشمند کو مباحثۂ علمی کی ہمت نہ ہوتی تھی۔

چھ ماہ میں علوم ظاہرہ سے فراغت کے بعد سلطان المشائخ کی طرف سے خلافت نامہ موصول ہوا آپ نے خلافت نامہ اودھ روانہ کر دیا اور خود بدستور شیخ کی خدمت میں رہے اور شیخ کی وفات کے بعد بھی تین برس تک وہیں قیام کیا اور علم میں معروف رہے تین برس کے بعد پھر اپنے علاقہ لکھنوتی (اودھ) تشریف لے گئے اور علوم ظاہرہ و باطنی سے کو مستفیض کیا حتی کہ علاقہ کے حاکم اور وزیر بھی آپ کی خدمت میں حاضری دیتے اور آپ سے فیض حاصل کرتے۔

اور آپ کی طرف جو کتابیں منسوب ہیں ان میں پنج گنج اور ہدایۃ النحو مشہور ہیں اور ۷۵۸ھ میں آپ نے وفا
اور لکھنوتی قدیم میں مدفون ہوئے۔

﴿الشق الثانی﴾...... اسم، فعل اور حرف کی تعریفات مع امثلہ لکھیں، اور ہر ایک کی وجہ تسمیہ بھی لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط اسم فعل حرف کی تعریف مع امثلہ اور وجہ تسمیہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... اسم، فعل، حرف کی تعریف مع امثلہ اور وجہ تسمیہ:۔ اسم **"هو كلمة تدل على معنى فى نفسها لايقترن باحدالازمنة الثلاثة"** اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر خود دلالت کرے یعنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر خود بخود سمجھ میں آجائے اور تینوں زمانوں میں سے کسی زمانہ کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو جیسے زید شخص پر خود دلالت کر رہا ہے اور اس میں کوئی زمانہ بھی نہیں پایا جاتا۔

اس کو اسم کہنے کی وجہ میں اختلاف ہے بصری کہتے ہیں کہ اسم سُمُوٌّ بمعنی بلندی سے مشتق ہے اور اس کو اسم اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بھی اپنے دونوں مقابل یعنی فعل و حرف سے بلند ہے بایں طور کہ مسند اور مسند الیہ دونوں بنتا ہے یعنی صرف اسموں سے کلام بن جاتی ہے اور فعل صرف مسند بنتا ہے اور حرف کچھ بھی نہیں بنتا گویا ان دونوں سے کلام نہیں بنتی اس لئے اس کو اسم کہتے ہیں اور کوفی کہتے ہیں کہ یہ وِسْمٌ بمعنی علامت سے مشتق ہے۔ اور اس کو اسم اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بھی اپنے پر علامت اور نشانی ہوتا ہے چونکہ مصنف کا تعلق نحاۃ بصرہ سے ہے اس لئے وہ فرماتے ہیں کہ اس کو اسم اس لئے کہتے ہیں اپنے دونوں قسیم (مد مقابل) پر برتری رکھتا ہے۔

فعل:۔ "هو كلمة تدل على معنى فى نفسها ويقترن باحدالازمنة الثلاثة" فعل وہ کلمہ اپنے معنی پر خود دلالت کرے اور تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) معنی پر خود دال ہے اور اس میں زمانہ ماضی پایا جاتا ہے۔ اور فعل اصل میں مصدر کا نام ہے پھر اس سے منتقل ہو کر اس کلمہ ہیں جس میں معنی مصدری، زمانہ اور نسبت الی الفاعل پائی جائے تو گویا یہ **تسمیة الكل باسم الجزء** ہے۔

حرف:۔ "هو كلمة لا تدلّ على معنى فى نفسها بل تدل على معنى فى غيرها" حرف

جو اپنے معنی پر دلالت کرنے میں غیر کا محتاج ہو جیسے فِیْ اس کا معنی اس وقت تک واضح نہیں ہوگا جب تک اس کے ساتھ اصل کو نہ ملائیں۔

اور حرف کو حرف اس لئے کہتے ہیں کہ حرف کا معنی طرف اور کنارہ ہے یہ بھی مسند اور مسند الیہ نہ بننے کی وجہ سے غیر مقصود ہے اور غیر مقصود چیز طرف اور کنارہ میں ہوتی ہے اس لئے اس کو حرف کہتے ہیں۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾...... **فصل فى اصناف اعراب الاسم وهى تسعة اصناف.**
تسعہ اصناف کی وضاحت کریں اور ہر ایک کی مثال بھی لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں اسم کے اعراب کی اقسام تسعہ کی وضاحت مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... اسم کے اعراب کی اقسام تسعہ کی وضاحت مع امثلہ:۔ اسم کے اعراب کی کل نو قسمیں ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) رفع ضمہ کے ساتھ نصب فتحہ کے ساتھ اور جر کسرہ کے ساتھ، یہ اعراب تین قسموں کو شامل ہے (۱) مفرد منصرف صحیح (۲) جاری مجری صحیح (۳) جمع مکسر منصرف جیسے جاء نی زیدٌ، دلوٌ، ظبیٌ، رجالٌ، رأیت زیداً، دلواً، ظبیاً، رجالاً، مررت بزیدٍ، دلوٍ، ظبیٍ ورجالٍ۔

۲...... رفع ضمہ کے ساتھ اور نصب و جر کسرہ کے ساتھ اور یہ اعراب جمع مؤنث کے ساتھ مختص ہے جیسے جاءتنی مسلماتٌ، رأیت مسلماتٍ، مررت بمسلماتٍ۔

۳...... رفع ضمہ کے ساتھ اور نصب و جر فتحہ کے ساتھ اور یہ غیر منصرف کے ساتھ مختص ہے جیسے جاء نی عمرُ، رأیت عمرَ مررت بعمرَ۔

۴...... رفع واؤ کے ساتھ، نصب الف کے ساتھ اور جر یاء کے ساتھ اور یہ مختص ہے اسماء ستہ مکبرہ کے ساتھ جیسے جاء نی ابوک واخوک، رأیت اباک واخاک، مررت بابیک واخیک۔

۵...... رفع الف کے ساتھ اور نصب و جر یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ کے ساتھ، یہ اعراب تثنیہ کی جمیع اقسام حقیقی صوری و معنوی کے ساتھ مختص ہے، جیسے "جَاءَ نِی رَجُلَانِ، رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ"۔

۶...... رفع واؤ ماقبل مضموم کے ساتھ اور نصب و جر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ اور آخر میں نون مفتوح ملا ہوا ہو یہ اعراب جمع کی جمیع اقسام حقیقی، صوری، معنوی کیساتھ مختص ہے جیسے جاء نی مسلمُوْنَ، رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ، مررتُ بِمُسْلِمِیْنَ۔

۷...... رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ، نصب فتحہ تقدیری کے ساتھ، جر کسرہ تقدیری کے ساتھ یہ اعراب اسم مقصور اور اس اسم کے ساتھ خاص ہے جو غیر صیغہ صفت ہو اور یاء متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے جاء نی موسیٰ و غلامی رأیت

www.Bhalli.Info

موسیٰ و غلامی اور مررت بموسیٰ و غلامی۔

۸......رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ، نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جر کسرہ تقدیری کے ساتھ یہ اعراب اسم منقوص کے ساتھ خاص ہے جیسے جاء نی القاضیُ، رأیت القاضیَ، مررت بالقاضیِ۔

۹......رفع واؤ تقدیری کے ساتھ اور نصب وجر یاء لفظی کے ساتھ یہ اعراب جمع مذکر سالم کے ساتھ مختص ہے جب وہ یاء متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے جاء نی مسلمی، رأیتُ مسلمیَّ و مررت بمسلمیَّ۔

﴿الشق الثانی﴾...... اَلمَفعُولُ المُطلَقُ وَهُوَ مَصدَرٌ بِمَعنَى فِعلٍ مَذكُورٍ قَبلَهُ، وَيُذكَرُ لِلتَّاكِيدِ كَضَرَبتُ ضَرباً اَولِبَيَانِ النَّوعِ نحو جَلَستُ جِلسَةَ القَارِئِ اَو لِبَيَانِ العَدَدِ كَجَلَستُ جَلسَةً اَو جَلسَتَينِ

عبارت پر اعراب لگانے کے بعد اس کی تشریح کریں اور یہ بتائیں کہ اس کا فعل کہاں حذف ہوتا ہے۔

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) مفعول مطلق کے فعل کے حذف کے مقامات۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں اولا مصنف نے مفعول مطلق کی تعریف ذکر کی ہے کہ مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل مذکورہ کے معنی میں ہو خواہ وہ مصدر اس فعل کے مادہ سے ہو یا نہ ہو، مصدر فعل مذکور کے مادہ سے ہو جیسے ضَرَبتُ ضَرباً اور فعل مذکور کے مادہ سے نہ ہو فقط ہم معنی ہو جیسے قَعَدتُ جُلُوساً۔

ثانیا مفعول مطلق کی اقسام کی طرف اشارہ ہے کہ مفعول مطلق کبھی ماقبل والے فعل کی محض تاکید ہوگا جیسے "ضَرَبتُ ضَرباً" دونوں کا معنی (مارنا) ایک ہی ہے اور مصدر برائے تاکید واقع ہے۔ اور کبھی مفعول مطلق مذکور فعل کی نوعیت کو بیان کرے گا جیسے "جَلَستُ جِلسَةَ القَارِئِ" (بیٹھا میں قاری کی طرح بیٹھنا) یہاں مفعول مطلق نے جلوس کی نوع کو بیان کیا کہ میرا بیٹھنا قاری کی طرح ہے، نہ کسی اور کی طرح اور کبھی مفعول مطلق عدد کو بیان کرنے کیلئے ہوگا جیسے "جَلَستُ جَلسَةً اَوجَلسَتَينِ" (بیٹھا میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بیٹھنا) یہاں مفعول مطلق نے عدد کو بیان کیا کہ میں ایک دفعہ بیٹھا ہوں، یا دو دفعہ بیٹھا ہوں۔

(۳) مفعول مطلق کے فعل کے حذف کے مقامات:۔ مفعول مطلق کے فعل میں اصل یہ ہے کہ وہ مذکور ہو لیکن کبھی قرینہ کے پائے جانے کے وقت اس فعل کو حذف بھی کر دیتے ہیں پھر حذف کی دو قسمیں ہیں جوازی اور وجوبی۔ حذف جوازی قرینہ کا محتاج ہوتا ہے جیسے مہمان سے کہا جائے "خَيرَ مَقدَمٍ" یہاں مفعول مطلق کا فعل قَدِمتَ قُدوماً قرینہ کی وجہ سے حذف ہے اور وہ قرینہ حال یعنی مہمان کا آنا ہے۔

حذف وجوبی کی دو قسمیں ہیں سماعی اور قیاسی

حذف وجوبی سماعی یہ ہے کہ کسی قاعدہ کے تحت فعل کو حذف نہ کیا گیا ہو بلکہ محض اہل عرب سے اسکا حذف سنا گیا ہو جیسے سقیاً، رعیاً، شکراً، حمداً، یہاں ان کے افعال سَقَاكَ اللهُ، شَكَرتُ، حَمِدتُ کا حذف سماعی ہے۔

حذف وجوبی قیاسی یہ ہے کہ مفعول مطلق کے فعل کو کسی قاعدہ کے تحت حذف کیا جائے تو وہ قاعدہ فعل کے حذف کا ... اور مفعول مطلق اس کا قائم مقام ہوگا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾...... وَاعلَم اَنَّهُ اِذَا كَانَ الجَزَاءُ مَاضِياً بِغَيرِ قَد لَم يَجُزِ الفَاءُ فِيهِ وَاِن كَانَ مُضَارِعاً مُثبَتاً اَومَنفِيّاً بِلَا جَازَ فِيهِ الوَجهَانِ وَ اِن لَم يَكُنِ الجَزَاءُ اَحَدَ القِسمَينِ المَذكُورَينِ ... الفَاءُ فِيهِ وَذٰلِكَ فِي اَربَعِ صُوَرٍ۔

عبارت پر اعراب لگا کر مثالوں سے اسکی تشریح کریں، نیز مصنف نے جو چار صورتیں ذکر کی ہیں وہ بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح مع امثلہ (۳) صور اربعہ کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کی تشریح مع امثلہ:۔ اس عبارت میں شرط کی جزاء پر فاء کو داخل کرنے اور نہ کرنے کا ذکر ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر شرط کی جزاء ماضی مثبت ہو اور قد کے بغیر ہو تو اس پر فاء کا لانا جائز نہیں ہے۔ جیسے اِن اَكرَمتَنِي اَكرَمتُكَ اور اگر جزاء مضارع ہو تو خواہ مثبت ہو یا منفی ہو (منفی بلا ہو لن نہ ہو) تو پھر جزاء پر فاء کو داخل کرنا اور داخل نہ کرنا دونوں جائز ہے جیسے اِن تَضرِبنِي اَضرِبكَ وفَاَضرِبُكَ اور اگر جزاء مذکورہ دو صورتوں کے علاوہ کوئی اور صورت ہو تو پھر وہاں فاء کا لانا واجب ہے اور اس کی چار صورتیں ہیں۔

(۳) صور اربع کی وضاحت:۔ جن چار صورتوں میں جزاء پر فاء کو داخل کرنا واجب ہے انکی تفصیل یہ ہے۔

۱......جزاء فعل ماضی ہو اور قد کے ساتھ ہو (قد کے بغیر نہ ہو) جیسے اِن يَسرِق فَقَد سَرَقَ الخ۔

۲......جزاء فعل مضارع منفی ہو لا کے بغیر (ما یا لن کے ساتھ منفی ہو) جیسے "وَمَن يَبتَغِ غَيرَ الاِسلَامِ دِينًا فَلَن يُقبَلَ مِنهُ"۔

۳......جزاء جملہ اسمیہ ہو (فعلیہ نہ ہو) جیسے "مَن جَاءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهُ عَشرُ اَمثَالِهَا"۔

۴......جزاء جملہ انشائیہ ہو (خبریہ نہ ہو) خواہ امر ہو یا نہی ہو جیسے امر کی مثال "قُل اِن كُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي" اور نہی کی مثال "فَاِن عَلِمتُمُوهُنَّ مُؤمِنَاتٍ فَلَا تَرجِعُوهُنَّ اِلَى الكُفَّارِ"۔

مذکورہ چار صورتوں میں جزاء پر فاء کو داخل کرنا واجب اور ضروری ہے۔

www.Bhalli.Info

﴿الشق الثانی﴾...... حروف المصدر ثلاثة ماوأنْ وأنّ ، فالاوليان لِلْجملة الفعـ
كقوله تعالیٰ وضاقت عليهم الارض بمارحبت ای برحبها وقول الشاعر.

يسر المرء ماذهب الليالی   وكان ذهابهن له ذهابا

عبارت کا ترجمہ وتشریح کرنے کے بعد شعر کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح
شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ حروف مصدر تین ہیں مَا اور أنْ اور أنّ، پس پہلے دو حرو
جملہ فعلیہ کیلئے ہیں جیسے ضاقت الخ اور شاعر کا قول یسر المرء الخ۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں حروف مصدر اور ان میں فرق ذکر کر رہے ہیں کہ حرو
مصدر تین ہیں مَا اور أنْ اور أنّ اور ان میں فرق یہ ہے کہ پہلے دو حروف مَا اور أنْ جملہ فعلیہ پر ہی داخل ہو
ہیں جیسے مَا کی مثال ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ اور شعر يَسُرُّ الْمَرْءَ مَاذَهَبَ اللَّيَالِي اور أنْ
مثال فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ اِلَّا أنْ قَالُوْا۔

اور تیسرا حرف أنّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے جیسے عَلِمْتُ اَنَّكَ قَائِمٌ اور اگر أنّ کے ساتھ مَا کافہ لاحق ہو جا
تو پھر یہ جملہ اسمیہ وفعلیہ دونوں پر داخل ہو سکتا ہے۔

(۳) شعر کی ترکیب:۔ "یسر" فعل "المرء" مفعول بہ "ما" مصدریہ "ذهب الليالی" فعل وفاعل ملکر جم
فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر ذوالحال "واؤ" حالیہ "کان" ناقصہ "ذهابهن" مضاف ومضاف الیہ ملکر کان کا اسم "لہ" جار مج
ملکر متعلق مقدم ہوا "ذھابا" مصدر کا، مصدر اپنے متعلق سے ملکر کان کی خبر کان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر حال
ذوالحال حال ملکر فاعل ہوا فعل کا، فعل اپنے فاعل ومفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الورقة السادسة فی السير والتاريخ﴾

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾......وَاَخَذَ اِبْرَاهِيْمُ اِسْمٰعِيْلَ مَعَهٗ وَاَخَذَ سِكِّيْنًا وَلَمَّا بَلَغَ اِبْرَاهِيْمُ مِنًى وَاَرَا
اَنْ يَذْبَحَ اِسْمٰعِيْلَ وَاضْطَجَعَ اِسْمٰعِيْلُ عَلَى الْاَرْضِ وَاَرَادَ اِبْرَاهِيْمُ اَنْ يَذْبَحَ فَوَضَعَ السِّكِّيْنَ عَلٰى
حُلْقُوْمِ اِسْمٰعِيْلَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يَرٰى هَلْ يَفْعَلُ خَلِيْلُهٗ مَايَاْمُرُهٗ وَنَجَحَ اِبْرَاهِيْمُ فِى الْاِمْتِحَا
فَاَرْسَلَ اللّٰهُ جِبْرِيْلَ بِكَبْشٍ مِنَ الْجَنَّةِ وَقَالَ اِذْبَحْ هٰذَا وَلَا تَذْبَحْ اِسْمٰعِيْلَ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ
(۳) کلمات مخلوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کو اپنے ساتھ لیا اور چھری لی اور جب ابراہیمؑ منی
پہنچے اور حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کرنا چاہا تو لیٹ گئے اسماعیلؑ زمین پر، اور ابراہیمؑ نے ذبح کرنا چاہا پس چھری رکھی اسماعیلؑ
گلے پر، اور لیکن اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس کے خلیل (دوست) وہ کام کرتے ہیں جس کا (اللہ تعالیٰ) انہیں حکم
ہیں اور کامیاب ہوئے ابراہیمؑ امتحان میں، اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کو جنت کا مینڈھا دیکر بھیجا اور فرمایا کہ اس کو ذبح
اور اسماعیلؑ کو ذبح نہ کرنا۔

(۳) کلمات مخلوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔

"سِكِّيْنًا" اسم ہے بمعنی چھری اس کی جمع سکاکین ہے۔

"اِضْطَجَعَ" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از مصدر اضطجاع (افتعال) بمعنی پہلو کے بل لیٹنا۔

"حُلْقُوْم" اسم ہے بمعنی گلا، اس کی جمع حلاقیم ہے۔

"نَجَحَ" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از مصدر نجحاً (فتح) بمعنی کامیاب ہونا۔

"كَبْش" اسم ہے بمعنی مینڈھا، اس کی جمع کباش اور اکباش ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَلَمَّا كَانَ مَااَرَادَ اللّٰهُ وَغَرِقَ الْكُفَّارُ اَمْسَكَتِ السَّمَاءُ وَغَارَ الْمَاءُ
وَاسْتَوَتِ السَّفِيْنَةُ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَقِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ. وَهَبَطَ نُوْحٌ
وَاَصْحَابُ السَّفِيْنَةِ يَمْشُوْنَ عَلَى الْبَرِّ بِسَلَامٍ. وَهَلَكَ الْكُفَّارُ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط
کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ جب وہ ہو گیا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور کافر غرق ہو گئے تو بارش تھم گئی اور پانی گہرائی
میں چلا گیا اور کشتی جودی پہاڑ پر آ کر ٹھہر گئی اور کہا گیا کہ ظالم لوگوں کیلئے رحمت سے دوری ہے اور کہا گیا کہ اے نوحؑ (جودی
پہاڑ سے زمین پر) آہستگی کے ساتھ اتریں۔ حضرت نوحؑ اور کشتی والے اتر کر خشکی پر سلامتی کے ساتھ چلنے لگے اور نوحؑ کی

www.Bhalli.Info

اجازت اور حکم کے بغیر کسی سے صلح کی تو اس کی چار صورتیں ہیں۔

۱.....مال کے ساتھ صلح کی اور مال کا ضامن ہوگیا۔

۲.....اس نے کہا کہ میں نے آپ سے اس ہزار یا اپنے اس غلام پر صلح کی تو ان دونوں صورتوں میں وہ چیز اسکو لازم ہو جائے گی

۳.....اس نے کہا کہ میں نے تم سے ہزار پر صلح کر لی اور ہزار روپیہ اس کے سپرد کر دیا تو اب بھی صلح مکمل ہو گی اور ا[illegible] نے جو مال ادا کیا ہے اس کے ساتھ اس پر رجوع نہیں کرے گا جس کی طرف سے صلح کی ہے۔

۴.....اس نے کہا کہ میں نے تم سے ضمان کے بغیر اور اپنی طرف منسوب کرنے اور خود ادا کرنے کے بغیر ہزار پر صلح کی تو اب یہ صلح مدعی علیہ کی اجازت پر موقوف ہوگی اگر اس نے اجازت دے دی تو ہزار بھی اس کو لازم ہو جائے گا اور اگر اجازت نہ دی تو صلح باطل ہو جائے گی۔

﴿الشق الثانی﴾..... غصب کی تعریف و حکم تحریر کریں، کسی نے زمین غصب کر کے اس پر عمارت بنا دی تو اس صورت میں زمین مالک کی طرف کیسے لوٹائی جائے گی۔ کتاب کے مطابق جواب دیں۔ کپڑا غصب کر کے پھاڑ دیا اس کا کیا حکم ہے؟ نقصان کا ضامن ہوگا یا پوری قیمت کا۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) غصب کی تعریف و حکم (۲) غصب کردہ زمین میں عمارت بنا دی تو واپسی کی صورت (۳) غصب کردہ کپڑا پھاڑ دیا تو ضمان کی تفصیل۔

﴿جواب﴾..... (۱) غصب کی تعریف و حکم:۔ غصب لغت کے اعتبار سے کسی کی چیز زبردستی لے لینا اور اصطلاح شرع میں کسی کی منقولی، قابل احترام، قیمتی چیز کو زبردستی مالک کے حق قبضہ سے نکال کر ناحق قبضہ میں لے لینا

حکم: یہ ہے کہ غاصب وہی مغصوبہ چیز مغصوب منہ کو واپس کرے گا اور اگر وہ چیز ہلاک ہو جائے تو حاکم ا[illegible] اس کے بدل کا فیصلہ کرے گا کہ غاصب مغصوبہ چیز کا بدل مغصوب منہ کو واپس کرے۔

(۲) غصب کردہ زمین میں عمارت بنا دی تو واپسی کی صورت:۔ اگر غاصب نے زمین غصب کر کے اس میں عمارت بنا دی تو اسے کہا جائے گا کہ اپنی عمارت اکھیڑ لے اور زمین مالک کے سپرد کر۔ البتہ اگر اکھیڑنے کی وجہ سے زمین میں کوئی نقص واقع ہوتا ہو تو مالک کو اختیار ہے کہ اکھیڑی ہوئی عمارت (ملبہ) کی قیمت کی ضمان ادا کر دے اور اسکا مالک بن جائے

(۳) غصب کردہ کپڑا پھاڑ دیا تو ضمان کی تفصیل:۔ اگر کسی نے غیر کا کپڑا پھاڑ دیا تو دیکھیں گے اگر پھٹن تھوڑی ہے تو وہ نقصان کا ضامن ہوگا اور اگر پھٹن زیادہ ہے کہ اس کی وجہ سے کپڑے کے اکثر منافع باطل ہو گئے تو پھر مالک کے لئے جائز ہے کہ اس سے پورے کپڑے کی ضمان وصول کرے۔

☆☆☆☆☆

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاوّل﴾..... کتاب میں ذکر کردہ ولایت نکاح کے چار اسباب تحریر کریں کفو اور کفاءت کی تشریح کرنے کے بعد بتائیں کہ نکاح میں کفاءت کا اعتبار کتنی چیزوں میں ہے۔ مہر مثل کسے کہتے ہیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں۔ (۱) ولایت نکاح کے چار اسباب (۲) کفو و کفاءت کی تشریح (۳) کفاءت میں اشیاء معتبرہ (۴) مہر مثل کی وضاحت۔

﴿جواب﴾..... (۱ تا ۳) ولایت نکاح کے چار اسباب، کفو و کفاءت کی تشریح اور کفاءت میں اشیاء معتبرہ:۔ کما مر فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۹ھ۔

(۴) مہر مثل کی وضاحت:۔ عمر، جمال، مال، عقل، دین، شہر اور زمانہ کے اعتبار سے بہنوں، پھوپھیوں، چچا زادوں میں سے جو اس عورت کے مثل ہو اس کے مہر کو مہر مثل کہا جائے گا۔

﴿الشق الثانی﴾..... عدت کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھیں۔ عدت کی اقسام تحریر کریں۔ احداد کا معنی و حکم بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) عدت کا لغوی و اصطلاحی معنی (۲) عدت کی اقسام (۳) احداد کا معنی و حکم۔

﴿جواب﴾..... (۱) عدت کا لغوی و اصطلاحی معنی:۔ لغت میں عدت کا معنی شمار کرنا اور اصطلاح میں عدت یہ ہے کہ مرد جب اپنی بیوی کو طلاق دیدے یا مرد و عورت میں بلا طلاق جدائی ہو جائے یا شوہر کا انتقال ہو جائے تو ایام معلومہ تک وہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر سکتی بلکہ کچھ ایام و مہینے شمار کرتی ہے اسی مدت کو عدت کہتے ہیں۔

(۲) عدت کی اقسام:۔ کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۱۷ھ۔

(۳) احداد کا معنی و حکم:۔ کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۱۸ھ۔

﴿الورقة الرابعة فی اصول الفقه﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاوّل﴾..... فصل فی المطلق والمقید۔

مطلق و مقید کی تعریف کر کے مثالوں سے وضاحت کریں، مطلق و مقید کا حکم بیان کریں، مطلق و عام میں فرق واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) مطلق و مقید کی تعریف مع امثلہ (۲) مطلق و مقید کا حکم (۳) مطلق و عام میں فرق۔

﴿جواب﴾..... (۱) مطلق و مقید کی تعریف مع امثلہ اور مطلق و مقید کا حکم:۔

www.Bhalli.Info

كمامرّ في الورقة الرابعة الشق الثاني من السوال الاوّل ١٤١٧ھ

(۳) مطلق وعام میں فرق:۔ حنفیہ کے نزدیک مطلق خاص میں داخل ہے لہٰذا وہ خاص کی طرح قطعی ہے اس لئے اس کو قیاس اور خبر واحد کے ساتھ مقید کرنا جائز نہیں کیونکہ مطلق کو مقید کرنا اس کے اطلاق کو منسوخ کرنا ہے اور ناسخ ومنسوخ کا مساوی ہونا یا ناسخ کا اعلیٰ ہونا شرط ہے اور خبر واحد وقیاس ظنی ہیں لہٰذا ان کے ذریعہ مطلق کو مقید نہیں کیا جا سکتا اور عند الشوافع مطلق عام کی مانند ہے اور عام ظنی ہے لہٰذا خبر واحد وقیاس سے مطلق کو مقید کرنا بوجہ مساوی ہونے کے جائز ہے۔

«الشق الثاني»...... المشترك ماوضع لمعنيين مختلفين اولمعان مختلفة الحقائق.

مشترک کی مذکورہ تعریف کی مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں، مشترک کا حکم تحریر کریں، مشترک ومؤول میں فرق لکھیں۔

«خلاصۂ سوال»...... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) مشترک کی تعریف کی وضاحت مع امثلہ (۲) مشترک کا حکم (۳) مشترک ومؤول میں فرق۔

«جواب»...... (۱و۲) مشترک کی تعریف کی وضاحت مع امثلہ اور مشترک کا حکم:۔

كمامرّ في الورقة الرابعة الشق الثاني من السوال الاوّل ١٤١٨ھ

(۳) مشترک ومؤول میں فرق:۔ مشترک ومؤول میں فرق یہ ہے کہ مشترک کے دلیل سے متعین ہونے کے بعد اس پر یقیناً عمل کرنا واجب ہے مگر مؤول میں تاویل شدہ معنی کے غلط ہونے کا بھی احتمال ہوتا ہے اس لئے کہ اس میں مجتہد اپنی رائے سے تاویل کرتا ہے اس لئے اس کی تاویل میں صحیح وغلط دونوں احتمال موجود ہوتے ہیں۔

«السوال الثاني» ١٤٢٢ھ

«الشق الاوّل»...... اماعبارة النص فهو ماسيق الكلام لاجله واريد به قصداً.

عبارت النص کی تعریف کر کے مثال سے وضاحت کریں۔ عبارت النص اور نص میں فرق بیان کریں، عبارت النص کا حکم قلمبند کریں۔

«خلاصۂ سوال»...... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) عبارت النص کی تعریف مع امثلہ (۲) عبارت النص اور نص میں فرق (۳) عبارت النص کا حکم۔

«جواب»...... (۱) عبارت النص کی تعریف مع امثلہ:۔

كمامرّ في الورقة الرابعة الشق الثاني من السوال الثاني ١٤٢٤ھ

(۲) عبارت النص اور نص میں فرق:۔ ان میں فرق یہ ہے کہ عبارت النص میں جو سوق (کلام) ہے وہ مقصود ہوتا ہے خواہ اصلی ہو یا غیر اصلی، اور نص میں جو سوق ہے وہ مقصود اصلی ہوتا ہے مثلاً نکاح کی اباحت اور ... فانكحوا ماطاب لكم الخ آیت سے استدلال عبارت النص ہے کہ یہ سوق مقصود اصلی نہیں ہے، اور اس سے عدد نساء کو بیان کرنا مقصود اصلی ہے اس لئے یہ آیت عدد نساء کے بارے میں نص ہے۔

(۳) عبارت النص کا حکم:۔ اس کا حکم یہ ہے کہ کلام کو جس غرض کے لئے لایا گیا ہو وہ مقصود بھی ہو۔

«الشق الثاني»...... فصل في تعريف طريق الاستعارة.

استعارہ کی تعریف کریں، کتاب میں مذکور استعارہ کے دو طریق ذکر کریں۔ دونوں طریق کی مثال سے وضاحت کریں۔

«خلاصۂ سوال»...... اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) استعارہ کی تعریف (۲) استعارہ کے دو طریق کی وضاحت مع امثلہ۔

«جواب»...... (۱) استعارہ کی تعریف:۔ اہل اصول کے نزدیک استعارہ ومجاز ایک ہی چیز ہے اور اہل بیان کے نزدیک استعارہ مجاز کی ایک قسم ہے یعنی حقیقت اور مجاز میں اگر تشبیہ کا علاقہ ہو تو اس کو استعارہ کہتے ہیں اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور علاقہ پچیس علاقوں میں سے ہو تو اس کو مجاز مرسل کہتے ہیں۔

(۲) استعارہ کے دو طریق کی وضاحت مع امثلہ:۔ احکام شرع میں استعارہ دو طریق پر مشتمل ہے (۱) علت ومعلول کے درمیان اتصال ہو اس صورت میں استعارہ جانبین سے ہوگا یعنی علت بول کر معلول، اور معلول بول کر علت کو مراد لیا جا سکتا ہے جیسے کسی نے کہا ان ملكتُ عبداً فهو حرٌّ اور وہ نصف غلام کا مالک ہو گیا، اور اس نے وہ نصف بیچ دیا، پھر دوسرے نصف کا مالک ہوا تو وہ غلام آزاد نہ ہوگا اس لئے کہ اس کی ملک میں پورا غلام جمع نہیں ہوا، اور اگر اس نے کہا کہ ان اشتريتُ عبداً فهو حر اور اس نے نصف غلام خریدا اور اسے بیچ دیا پھر نصفِ ثانی خریدا تو یہ نصف ثانی آزاد ہو جائے گا اور اگر اس نے شراء بول کر ملك، اور ملك بول کر شراء کو مراد لیا تو اس کی نیت بطریق استعارہ درست ہوگی کیونکہ شراء ملک کی علت ہے اور ملک شراء کا حکم ومعلول ہے لہٰذا دونوں کو ایک دوسرے کی جگہ استعارۃً استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر استعارہ والی صورت میں متکلم کے حق میں تخفیف ہو رہی ہو تو پھر قضاءً تہمت کی وجہ سے اس کی تصدیق نہ کی جائے گی۔

(۲) استعارہ کا دوسرا طریق اتصال بین السبب والمسبب ہے:۔ اس میں استعارہ جانب واحد سے ہوتا ہے یعنی سبب بول کر مسبب (حکم) مراد لیا جا سکتا ہے، مسبب بول کر سبب مراد نہیں لیا جا سکتا۔ اسکی مثال جیسے زوج نے اپنی بیوی سے کہا انتِ حرة اور اس سے طلاق کی نیت کی تو یہ نیت درست ہے اس لئے کہ لفظ تحریر (آزاد کرنا) اپنے معنی حقیقی کے اعتبار سے زوال ملک رقبہ کے واسطہ سے زوال ملکِ متعہ کو ثابت کرتا ہے یعنی اولاً ملکِ رقبہ زائل ہوتی ہے پھر ملک متعہ زائل ہوتی ہے تو یہ لفظ زوال ملکِ متعہ کے لئے سبب ہوا اور سبب بول کر مسبب مراد لینا درست ہے لہٰذا انت حرة سے طلاق کی نیت کی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

www.Bhalli.Info

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢٢ھ

﴿الشق الاوّل﴾......اما دلالة النص فهی ماعلم علة للحكم المنصوص عليه لغةً لا اجتهاداً ولااستنباطاً۔

دلالت النص کی تعریف کے فوائد قیود ذکر کریں، مثال سے وضاحت کریں، دلالت النص واشارۃ النص میں فرق واضح...

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) دلالت النص کی تعریف کے فوائد قیود (۲) تعریف کی وضاحت مع امثلہ (۳) دلالت النص واشارۃ النص میں فرق۔

﴿جواب﴾......(۱) دلالت النص کی تعریف کے فوائد قیود:۔ اس تعریف میں مصنف نے چار قیود استعمال کئے ہیں (۱) ماعلم علة للحكم المنصوص عليه (۲) لغةً (۳) لا اجتهاداً (۴) لا استنباطاً ان میں پہلا لفظ ماعلم علة للحكم المنصوص عليه یہ قید احترازی ہے اس سے عبارۃ النص واشارۃ النص خارج ہو گئے کیونکہ ان کا ثبوت نص کے لفظ سے ہوتا ہے اور دلالت النص کا ثبوت معنی التزامی سے ہوتا ہے دوسرا لفظ لغةً بھی احترازی ہے اس سے اقتضاء النص خارج ہو گیا کیونکہ وہ شرعاً یا عقلاً ثابت ہوتا ہے لغۃً نہیں، اور لا اجتهاداو لا استنباطا تاکید ہے اوران لوگوں پر رد ہے جو دلالت النص کو قیاس جلی قرار دیتے ہیں۔

(۲) دلالت النص کی تعریف کی وضاحت مع امثلہ:۔

كمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثالث ١٤١٧ھ

(۳) دلالت النص واشارۃ النص میں فرق:۔ دلالت النص واشارۃ النص قطعی الدلالت ہونے میں مساوی ہیں البتہ جس وقت دلالت النص سے ثابت شدہ چیز اور اشارۃ النص سے ثابت شدہ چیز میں تعارض ہو جائے تو اشارۃ النص پر عمل کرنا اولیٰ ہے اور اشارۃ النص سے ثابت شدہ چیز راجح ہوگی کیونکہ اشارۃ النص میں لفظ اور معنی دونوں ہوتے ہیں جبکہ دلالت النص میں صرف معنی لغوی معتبر ہوتا ہے لہٰذا اشارۃ النص ودلالۃ النص میں معنی کے اعتبار سے مساوات ہے اور لفظ کے لحاظ سے اشارۃ النص میں زیادتی پائی گئی، لہٰذا اشارۃ النص راجح ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾......مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تعریفات مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

بيان الضرورة، بيان الحال، بيان العطف، بيان التبديل.

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں فقط مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾......مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ:۔ بيان الضرورة ،وہ بیان ہے جو ... کے کلام میں اس بیان کے لئے کوئی لفظ تو نہ ہو البتہ متکلم کے کلام سے وہ اقتضاءً مفہوم ہو جیسے آیت وورثه ابواه ...

...بیان شرکت ثابت کی پھر فلامه الثلث کہہ کر ماں کا حصہ بیان کیا جس سے اقتضاءً باپ کا حصہ سمجھا گیا ہے۔

بیان الحال" وہ سکوت ہے جو متکلم کے حال کی دلالت کی وجہ سے بیان واقع ہو جیسے آنحضرت ﷺ کے سامنے ... کوئی کام کیا اور آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر خاموشی اختیار کی تو یہ سکوت اختیار کرنا اس کام کے جواز کا بیان ہے۔

بیان العطف" وہ بیان ہے جو عطف کی وجہ سے واقع ہو مثلاً مکیلی وموزونی چیز کا مبہم جملہ پر عطف کرنا یا اس مبہم ... لفلان علی مائة ودرهم اس میں درهم کا مائة پر عطف مائہ کیلئے بیان ہے کہ مائہ بھی دراہم ہی ہیں۔

بیان التبدیل حکمِ سابق کے ختم کرنے کا نام ہے اس کا دوسرا نام نسخ ہے۔ جیسے جاء نی زید لا بل عمرو۔

﴿الورقة الخامسة فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٢٢ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... نحو کی تعریف، غرض وغایت اور موضوع کو بیان کرتے ہوئے اس علم کا تاریخی پس منظر ... اختصار کے ساتھ ہدایۃ النحو کے مصنف کا تعارف لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں (۱) علم نحو کی تعریف (۲) نحو کی غرض و غایت (۳) نحو کا موضوع (۴) نحو کا تاریخی پس منظر (۵) مصنف کا تعارف۔

﴿جواب﴾......(۱، ۲، ۵) علم نحو کی تعریف، غرض وغایت اور مصنف کا تعارف:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الاوّل ١٤٢١ھ۔

(۳) نحو کا موضوع:۔ موضوعه الكلمة والكلام، یعنی نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے اسی کے احوال سے ... بحث ہو گی۔

(۴) نحو کا تاریخی پس منظر:۔ سب سے پہلے جن حضرات نے اس فن میں قدم رکھا وہ صحابہ کرامؓ ہیں جو کہ ... اور حضرت علیؓ اور تابعی حضرت ابوالاسود دؤلیؒ ہیں، دور ثانی میں حضرت ابوالاسود دؤلیؒ کے مشہور شاگرد جو اپنے زمانہ ... علم میں ستون کہلاتے تھے، عنبہ الفیل، میمون الاقران وغیرہ تھے، تیسرا دور ابوالاسود دؤلیؒ کے دو صاحبزادے ابوالحرب، ... اور ان کے شاگردوں کا ہے۔ چوتھا دور خلیل بن احمد النحوی، علامہ سیبویہ اور امام کسائی کا تھا اور پانچویں طبقہ میں امام اخفش ... نے آنکھ کھولی۔ اور چھٹا طبقہ بکر بن عثمان مازنی کا اور ساتویں طبقہ میں امام مبرد اور امام ثعلب تشریف لائے اور اس ... میں اس فن کو عروج ہوا اور آٹھویں طبقہ میں ابواسحٰق زجاج، محمد بن سراج وغیرہ کا نام قابل ذکر ہے اور اس دور کو علم نحو کا ... دور کہا جاتا ہے پانچویں دور میں نحات کے دو گروہ ہو گئے تھے ایک کو نحاۃ کوفہ اور دوسرے کو نحاۃ بصرہ کہا جاتا ہے ... علم نحو میں خوب بسط وشرح سے کام لیا۔ نویں طبقہ میں ابوعلی فارسی وغیرہ آئے اور اس ...

www.Bhalli.Info

اور مناظرے اور مباحثے ہوا کرتے تھے اور دسویں طبقہ میں مشہور نحوی عالم ابن حاجبؒ علامہ عبدالقاہر جرجانی، علامہ ...

قابل ذکر ہیں۔ ان کے بعد اس علم میں بہت وسعت آئی اور چھوٹی بڑی کتابیں لکھی جانے لگیں۔

﴿الشق الثانی﴾...... فصل فی اصناف اعراب الاسم وھی تسعة اصناف.

اسم کے اعراب کی نو اقسام مثالوں کے ساتھ ذکر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط اسم کے اعراب کی اقسام تسعہ مع امثلہ مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾...... (۱) اسم کے اعراب کی اقسام تسعہ مع امثلہ:۔

کمامرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱٤۲۱ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲۲ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اَمَّا الْعَدْلُ فَهُوَ تَغَيُّرُ اللَّفْظِ مِنْ صِيغَتِهِ الْاَصْلِيَّةِ اِلٰى صِيغَةٍ اُخْرٰى تَحْقِيقاً اَوْ تَقْدِيراً وَلَا يَجْتَمِعُ مَعَ وَزْنِ الْفِعْلِ اَصْلاً وَيَجْتَمِعُ مَعَ الْعَلَمِيَّةِ كَعُمَرَ وَ زُفَرَ وَ مَعَ الْوَصْفِ كَثُلَاثَ وَ مَثْلَثَ وَ اُخَرَ وَ جُمَعَ.

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ بے غبار تشریح کریں، وزن فعل کے ساتھ عدل کیوں جمع نہیں ہوسکتا ...

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) عدل کے وزن فعل کے ساتھ جمع نہ ہونے کی وجہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ لیکن عدل پس وہ تبدیل ہونا ہے لفظ کا اصل (قانونی) شکل سے دوسری شکل ... کی طرف۔ تحقیقی طور پر یا تقدیری طور پر اور عدل نہیں جمع ہوسکتا وزن فعل کے ساتھ بالکل، اور جمع ہوسکتا ہے علمیت کے ساتھ جیسے عمر اور زفر اور وصف کے ساتھ (جمع ہوسکتا ہے) جیسے ثُلَاث، مَثْلَث، اُخَرْ اور جُمَعُ۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں اولاً عدل کی تعریف کی گئی ہے کہ لفظ کا ایک صورت سے ... دوسری صورت میں آنا عدل ہے یعنی یہ تبدیلی مادہ میں نہ ہو بلکہ صرف شکل وصورت میں ہو۔

تحقیقا اور تقدیرا سے عدل کی دو قسموں کی طرف اشارہ ہے کہ عدل کی دو قسمیں ہیں تحقیقی اور تقدیری۔

عدل تحقیقی:۔ یہ ہے کہ اس کلمہ کے غیر منصرف ہونے کے علاوہ اس کلمہ کے معدول عنہ کے وجود پر ... دلیل موجود ہو جیسے ثلاث اور مثلث ان میں غیر منصرف پڑھے جانے کے علاوہ ان کے معدول عنہ پر دوسری دلیل موجود ... اور وہ ان کے معنی میں تکرار کا ہونا ہے۔

عدل تقدیری:۔ یہ ہے کہ اس کلمہ کے غیر منصرف ہونے کے علاوہ اس کلمہ کے معدول عنہ کے وجود پر کوئی ... دلیل موجود نہ ہو جیسے عمر اور زفر ان میں غیر منصرف پڑھے جانے کے علاوہ ان کے معدول عنہ پر مستقل دلیل ... ہے بلکہ محض ایک سبب مقدر یا فرض کرلیا اور کہا کہ ان کی اصل عامر اور زافر تھی۔

ولا یجتمع سے عدل کے بارے میں ضابطہ کو بیان کیا کہ عدل وزن فعل کیساتھ جمع نہیں ہوسکتا یعنی عدل اور ... کسی کلمہ کو غیر منصرف نہیں بنا سکتے۔

البتہ عدل علمیت کے ساتھ بھی جمع ہوسکتا ہے جیسے عُمَرُ اور زُفَرُ اور وصف کے ساتھ بھی جمع ہوسکتا ہے جیسے ثُلَاث ... اُخَرُ، جُمَعُ۔

(۴) عدل کے وزن فعل کے ساتھ جمع نہ ہونے کی وجہ:۔ عدل کے وزن فعل کے ساتھ جمع نہ ہونے کی ... کہ عدل کے مخصوص چھ اوزان ہیں (مَفْعَلٌ جیسے مَثْلَثُ، فُعَلُ جیسے عُمَرُ، فَعَلِ جیسے اَمْسِ، فَعَالِ جیسے قَطَامِ، ... سَحَرَ، فُعَالٌ جیسے ثُلَاثُ اور وزن فعل ان اوزان میں سے کوئی نہیں ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... و اعلم انّ المنادی علی اقسام.

منادی کی تعریف اور اقسام ذکر کریں، مثالوں سے وضاحت کریں، حروف ندا بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں، (۱) منادی کی تعریف واقسام مع امثلہ (۲) حروف ندا کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾...... (۱) منادی کی تعریف واقسام مع امثلہ:۔ منادی وہ اسم ہے جس پر حرف ندا کو داخل کر ... کسی کو پکارا جائے دراں حال کہ حرف ندا ملفوظ ہو جیسے یا زید، یا عبداللہ۔

منادی کی پانچ اقسام ہیں۔

۱...... منادی مفرد معرفہ یعنی وہ منادی جو مضاف وشبہ مضاف اور نکرہ نہ ہو جیسے یا زید۔

۲...... منادی مستغاث باللام، یعنی وہ منادی جس میں مظلوم آدمی کسی کو مدد کے لئے پکارے اس منادی پر لام داخل ... ہے جیسے یا لزید۔

۳...... منادی مستغاث بالالف، اس میں مظلوم آدمی کسی کو مدد کے لئے پکارتا ہے اور اس کے آخر میں الف ہوتا ہے ... جیسے یا زیداہ، یا بکراہ۔

۴...... منادی مضاف وشبہ مضاف، یعنی وہ منادی جو کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو یا اپنے معنی کے تام ہونے میں دوسرے اسم کا محتاج ہو جیسے یا عبداللہ، یا طالعاجبلا۔

۵...... نکرہ غیر معینہ:۔ یعنی وہ منادی جو حرف ندا کے داخل ہونے کے بعد بھی نکرہ ...

www.Bhalli.Info

جب نابینا آدمی نکرہ سے ندا کرے جیسے یا رجلاً خذبیدی۔

(۲) حروف ندا کی نشاندہی:۔ حروف ندا پانچ ہیں یَا، اَیَا، ھَیَا، اَیْ، اَ (ہمزہ مفتوحہ) اَیْ اور اَ (ہمزہ مفتوحہ) منادی قریب کے لئے ہیں اَیَا اور ھَیَا منادی بعید کیلئے ہیں اور یَا قریب وبعید دونوں کے لئے ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اسماء الافعال ھو کل اسم بمعنی الامر والماضی۔

اسم فعل کی تعریف اور اسکے احکام لکھیں، نیز بتائیں کہ قطام، غلاب اور حضار اسماء افعال میں سے ہیں یا نہیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) اسم فعل کی تعریف (۲) اسم فعل کے احکام (۳) مذکورہ الفاظ کی وضاحت۔

﴿جواب﴾...... (۱) اسم فعل کی تعریف: اسم فعل وہ اسم ہے جو فعل ماضی یا امر کا معنی ادا کرے یا اس فعال کے وزن پر ہو جو امر کے معنی میں ہو، جیسے ھَیْھَاتَ بمعنی بَعُدَ (ماضی) رُوَیْدَ بمعنی اَمْھِلْ (امر)۔

(۲) اسم فعل کے احکام:۔ اسمائے افعال کے بارہ میں جب یہ معلوم ہو چکا کہ وہ یا فعل ماضی کے معنی میں ہوگا یا امر حاضر کے معنی میں ہوگا اور یہ دونوں مبنی الاصل ہیں ان کے معنی میں ہونے کی وجہ سے اسمائے افعال بھی مبنی ہونگے۔

(۳) مذکورہ الفاظ کی وضاحت:۔ قطام، غلاب، حضار، اسماء افعال میں سے ہیں یا نہیں تو اس کو جاننے سے قبل یہ بات جان لیں کہ فعال کی پانچ اقسام ہیں (۱) فعال بمعنی امر حاضر جیسے نزالِ بمعنی انزل (۲) فعال بمعنی مصدر معرفہ جیسے فجار بمعنی الفجور (۳) فعال مونث کی صفت جیسے یافساق بمعنی فاسقة (۴) وہ فعال جو اعیان مونث کا علم ہو مگر آخری حرف راء نہ ہو جیسے قطام، غلاب (۵) وہ فعال جو اعیان مونث کا علم ہو اور آخری حرف را ہو جیسے حضارِ، تمارِ، مذکورہ پانچ اقسام میں سے صرف پہلی قسم اسم فعل ہے باقی تمام اقسام اگر چہ اس کے ساتھ وزن میں لاحق ہونے کی وجہ سے مبنی ہیں مگر اسماء افعال نہیں ہیں، پس معلوم ہوا کہ مذکورہ تینوں کلمات بھی اسم فعل نہیں ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾...... افعال المدح والذم ماوضع لانشاء مدح اوذم

افعال مدح وذم ذکر کریں، نعم کا فاعل کیسا ہوتا ہے معرفہ یا نکرہ مثالوں سے وضاحت کریں، نعم رجلاً زید کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) افعال مدح وذم کی نشاندہی (۲) نعم کے فاعل کی وضاحت مع امثلہ (۳) نعم رجلاً زیدٌ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾...... (۱) افعال مدح وذم کی نشاندہی:۔ افعال مدح وذم وہ افعال ہیں جن کو انشاء مدح یا

(۲) نعم کے فاعل کی وضاحت مع امثلہ:۔ نِعْمَ کا فاعل کبھی اسم معرف باللام ہوتا ہے جیسے نِعْمَ الرجلُ زیدٌ، کبھی فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے نِعم غلامُ الرجلِ اور کبھی فاعل ضمیر ہوتی ہے جس کی نکرہ منصوبہ کے ساتھ لانا لازم ہوتا ہے جیسے نعم رجلاً زیدٌ یا ما کیساتھ تمیز لانا واجب ہوگی جیسے فَنِعِمَّا ھِیَ۔

(۳) نِعْمَ رجلاً زید کی ترکیب:۔ نعم فعل مدح اس میں ھو ضمیر مستتر ممیز، رجلاً تمیز، ممیز تمیز ملکر فاعل ہوا نعم کا، زید مخصوص بالمدح، فعل مدح اپنے فاعل ومخصوص بالمدح سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الورقة السادسة فی الادب العربی والتاریخ﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَعَطِشَ اِسْمٰعِیْلُ مَرَّةً اَرَادَتْ اُمُّهٗ اَنْ تَسْقِیَهٗ مَاءً وَلٰكِنْ اَیْنَ الْمَاءُ وَمَكَّةُ لَیْسَ فِیْهَا بِئْرٌ، وَمَكَّةُ لَیْسَ فِیْهَا نَهْرٌ وَكَانَتْ هَاجَرَةُ تَطْلُبُ الْمَاءَ وَتَجْرِیْ مِنَ الصَّفَا اِلَى الْمَرْوَةِ وَمِنَ الْمَرْوَةِ اِلَى الصَّفَا وَنَصَرَ اللّٰهُ هَاجَرَ وَنَصَرَ اِسْمٰعِیْلَ فَخَلَقَ لَهُمَا مَاءً وَخَرَجَ الْمَاءُ مِنَ الْاَرْضِ وَشَرِبَ اِسْمٰعِیْلُ وَشَرِبَتْ هَاجَرَةُ وَبَقِیَ الْمَاءُ فَكَانَ بِئْرَ زَمْزَمَ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ، خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) کلمات مخطوطہ کی لغوی تحقیق۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ کما مرّ فی الورقة السادسة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔

(۳) کلماتِ مخطوطہ کی لغوی تحقیق:۔

"عَطِشَ" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از مصدر العطش (سمع) بمعنی پیاسا ہونا۔

"تَسْقِیَ" صیغہ واحد مونث غائب ماضی معروف از مصدر السقی (ضرب) بمعنی پلانا۔

"زَمْزَم" بمعنی بہت پانی، کچھ کھاری پانی، کعبہ شریف کے پاس ایک کنویں کا نام زمزم از باب فَعْلَلَةٌ، حتی بکھری ہوئی چیز کو جمع کرنا، کسی چیز کی حفاظت کرنا۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَقَالَ لَهُمْ هُوْدٌ: لَیْسَ هٰذَا سَحَابُ رَحْمَةٍ. بَلْ هُوَ رِیْحٌ فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَكَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَبَّتْ رِیْحٌ شَدِیْدَةٌ مَا رَاَى النَّاسُ مِثْلَهَا وَمَا سَمِعَ النَّاسُ مِثْلَهَا وَهَبَّتِ الْعَاصِفَةُ تَقْلَعُ

www.Bhalli.Info

مسنون کا طریقہ ذکر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں۔ (۱) طلاق کا لغوی و اصطلاحی معنی (۲) اقسام (۳) طلاق بدعی کا حکم (۴) طلاق مسنون کا طریقہ۔

﴿جواب﴾......(۱) **طلاق کا لغوی و اصطلاحی معنی:** ۔لغت میں طلاق کا معنی مطلقاً گرہ اور بندھن کھولنا اور اصطلاح شریعت میں "**ھو رفع قید النکاح حالاً ومآلاً بلفظ مخصوص**" کہ طلاق مخصوص الفاظ کے ساتھ نکاح کی قید اٹھانا خواہ رفع قید فی الحال ہو یا فی المآل ہو

(۲،۴) **طلاق کی اقسام اور طلاقِ مسنون کا طریقہ:** ۔

کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۱۷ھ۔

(۳) **طلاقِ بدعی کا حکم:** ۔طلاق بدعی دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے مگر سنت کی مخالفت کی وجہ سے گنہگار ہوتا ہے۔

﴿**الشق الثانی**﴾...... **الظهار ماهو لغة وشرعاً.**

ظہار کے لغوی و اصطلاحی معنی اور ظہار سے متعلق احکام بیان کریں۔ کفارۂ ظہار کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتلائیں کہ اس میں مدبر اور ام ولد کو آزاد کیا جا سکتا ہے؟ ظہار کن الفاظ اور صیغوں سے منعقد ہوتا ہے ان کی وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں پانچ امور توجہ طلب ہیں۔ (۱) ظہار کا لغوی و اصطلاحی معنی (۲) ظہار سے متعلق احکام (۳) کفارہ ظہار کی تفصیل (۴) کفارہ ظہار میں مدبر و ام ولد کی آزادی کا حکم (۵) ظہار کے الفاظ و صیغے۔

﴿جواب﴾......(۱) **ظہار کا لغوی و اصطلاحی معنی:** ۔لغت میں ظہار، ظہر بمعنی پشت سے ماخوذ ہے اور اصطلاح میں شوہر کا اپنی بیوی کو ماں کی پشت کے ساتھ تشبیہ دینا ظہار ہے۔

(۲) **ظہار سے متعلق احکام:** ۔جب شوہر اپنی بیوی کو ماں کی پشت کے ساتھ تشبیہ دیدے تو اس نے ظہار کیا ہے۔ اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی اب اس کے لئے بیوی کے قریب جانا، بوسہ لینا، صحبت کرنا جائز نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ظہار کا کفارہ دیدے اگر کفارہ دینے سے پہلے اس نے بیوی سے صحبت کر لی تو وہ گناہ گار ہوگا لہٰذا وہ مغفرت طلب کرے اور ایک کفارہ کے علاوہ اس کے ذمہ کچھ نہیں ہے اور دوبارہ صحبت کرنے سے قبل کفارہ ادا کرنا ضروری ہے۔

(۳) **کفارہ ظہار کی تفصیل:** ۔کفارہ ظہار ایک غلام کو آزاد کرنا ہے اگر غلام نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور اگر روزوں کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور کفارہ صحبت سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ کفارہ کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے **والذین یظھرون من نسائھم ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبة من قبل ان یتماسا الخ۔**

(۴) **کفارہ ظہار میں مدبر وام ولد کی آزادی کا حکم:** ۔کفارہ ظہار میں مدبر، ام ولد و مکاتب کو آزاد کرنا درست نہیں ہے۔

(۵) **ظہار کے الفاظ و صیغے:** ۔اگر کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہے، میری ماں کے پیٹ کی طرح ہے، میری ماں کی ران کی طرح ہے، میری ماں کی شرمگاہ کی طرح ہے ان تمام صورتوں میں مظاہر بن جائے گا۔ اسی طرح اگر کسی نے کہا تیرا سر یا تیری شرمگاہ یا تیرا چہرہ یا تیری گردن یا تیرا آدھا یا تیرا تہائی مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہے تو ان صورتوں میں بھی مظاہر بن جائے گا۔ گویا کہ یہ سب الفاظ، الفاظ ظہار ہیں۔

﴿الورقة الرابعة فی اصول الفقه﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿**الشق الاوّل**﴾...... **فیخرج علی هذا حکم الرجعة فی الحیضة الثالثة وزواله، وتصحیح نکاح الغیر وابطاله وحکم الحبس والاطلاق والمسکن والانفاق والخلع والطلاق وتزوج الزوج اختها واربع سواها واحکام المیراث مع کثرة تعدادها.**

عبارت مذکورہ کی تشریح کریں اس طرح کہ "علی هذا" کا مشار الیہ واضح ہو جائے نیز خاص کی تعریف مثال اور حکم لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) خاص کی تعریف، مثال اور حکم۔

﴿جواب﴾......(۱) **عبارت کی تشریح:** ۔احناف و شوافع کے درمیان معتدہ کی عدت کے بارے میں اختلاف ہے کہ معتدہ عدت طہر سے گزارے یا حیض سے، احناف کہتے ہیں کہ حیض سے گزارے اور شوافع کہتے ہیں کہ طہر سے گزارے اسی اختلاف پر مذکورہ مسائل متفرع ہو رہے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱......کسی آدمی نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاق رجعی دی تو عندالاحناف تیسرے حیض میں رجوع کر سکتا ہے کیونکہ عدت باقی ہے تیسرے حیض کے ختم ہونے تک، اور عندالشوافع رجوع کا حق نہیں کیونکہ تیسرے حیض سے پہلے ہی طہر سے عدت پوری ہو چکی ہے۔

۲......یہی مطلقہ عورت تیسرے حیض میں دوسرے خاوند سے نکاح کر لے تو عندالاحناف جائز نہیں کیونکہ ابھی عدت باقی ہے اور عندالشوافع دوسرا نکاح درست ہے اس لئے کہ عدت پوری ہو چکی ہے۔

۳......تیسرے حیض میں اس مطلقہ کو عندالاحناف خاوند محبوس کر سکتا ہے کیونکہ ابھی وہ عدت میں ہے اور عندالشوافع خاوند محبوس نہیں کر سکتا کیونکہ عدت پوری ہو چکی ہے۔

۴......اس مطلقہ کیلئے تیسرے حیض میں عندالاحناف خاوند پر نان ونفقہ واجب ہے اور رہائش واجب ہے کیونکہ عدت باقی ہے اور عندالشوافع واجب نہیں کیونکہ عدت پوری ہو چکی ہے۔

www.Bhalli.Info

۵……خاوند تیسرے حیض میں عورت سے خلع کرنا چاہے یا مزید طلاق دینا چاہے تو دے سکتا ہے کیونکہ عدت باقی ہے اور عندالشوافع نہیں دے سکتا کیونکہ عدت ختم ہو چکی ہے۔

۶……اس مطلقہ کی بہن سے تیسرے حیض میں عندالاحناف نکاح درست نہیں کیونکہ پہلی کی عدت باقی ہے، عندالشوافع نکاح درست ہے کیونکہ عدت پوری ہو چکی ہے۔

۷……تیسرے حیض میں خاوند کا انتقال ہو گیا تو عورت وارث ہوگی اس کے لئے وصیت کرنا درست نہ ہوگا کیونکہ عدت باقی ہے اور عندالشوافع وارث نہ ہوگی، اس کے لئے خاوند کا وصیت کرنا درست ہے، کیونکہ عدت پوری ہو چکی ہے۔

(۲) خاص کی تعریف، مثال وحکم:۔

كما مرّ فى الورقة الرابعة الشق الثانى من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

﴿الشق الثانى﴾…… ولا يقال لوجعل مجازاعن الطلاق لوجب ان يكون الطلاق الواقع به رجعيا كصريح الطلاق، لانا نقول لا نجعله مجازا عن الطلاق بل عن المزيل لملك المتعة وذلك فى البائن اذالرجعى لا يزيل ملك المتعة عندنا.

عبارت کا ترجمہ کریں، عبارت میں ذکر کردہ اعتراض وجواب کی وضاحت کریں، استعارہ اور مجاز میں اصولیین کے نزدیک فرق ہے یا نہیں، وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾……اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مذکورہ اعتراض وجواب کی وضاحت (۳) اصولیین کے نزدیک استعارہ ومجاز میں فرق۔

﴿جواب﴾……(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اور نہ کہا جائے کہ اگر بنایا جائے تحریر کو مجاز طلاق سے تو البتہ لازم ہے یہ کہ اس سے طلاق رجعی واقع ہو مثل طلاق صریح کے، اسلئے کہ ہم کہتے ہیں کہ ہم نہیں بناتے اسے مجاز طلاق سے بلکہ اس سے جو ملکِ متعہ کو زائل کرنیوالا ہے اور یہ طلاق بائن میں ہے، اسلئے کہ طلاق رجعی تو ہمارے نزدیک ملکِ متعہ کو زائل نہیں کرتی۔

(۲) مذکورہ اعتراض وجواب کی وضاحت:۔ اعتـــراض: اس عبارت میں مصنفؒ ایک اعتراض ذکر کرکے اس کا جواب دے رہے ہیں، اعتراض کی تقریر یہ ہے کہ تم نے کہا کہ کسی نے حررتك اور انت حرة کہہ کر طلاق مراد لیا تو یہ درست ہوگا اور لفظ حررتك، طلقتك کے قائم مقام اور انت حرة، انت طالق کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی اور یہ بات مسلم ہے کہ قائم مقام کا حکم اصل والا ہوتا ہے لہٰذا حررتك اور انت حرة سے طلاق رجعی ہونی چاہئے جیسا کہ طلقتكِ اور انت طالق کی وجہ سے طلاق رجعی ہوتی ہے حالانکہ تمہارے نزدیک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے جو کہ قاعدہ وضابطہ کے خلاف ہے۔

"جواب" لانا نقول سے مصنفؒ نے اس کا جواب دیا کہ ہم نے حررتک اور انتِ حرۃ کو لفظِ طلاق سے مجاز نہیں بلکہ مزیلِ ملکِ متعہ سے مجاز قرار دیا ہے اور مزیلِ ملکِ متعہ طلاق بائنہ میں ہوتا ہے نہ کہ رجعی میں کیونکہ ہمارے نزدیک طلاق رجعی ملک متعہ کو زائل نہیں کرتی لہٰذا حررتك اور انتِ حرۃ سے طلاق بائنہ واقع ہوگی، نہ کہ طلاق رجعی۔

(۳) اصولیین کے نزدیک استعارہ ومجاز میں فرق:۔ اصولیین کے نزدیک استعارہ اور مجاز مرسل ایک ہیں یعنی ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

﴿السوال الثانى﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاوّل﴾…… الواجب بحكم الامر نوعان، اداء وقضاء فالاداء عبارة عن تسليم نفس الواجب الى مستحقه، والقضاء عبارة عن تسليم مثل الواجب الى مستحقه، ثم الاداء نوعان.

اداء وقضاء کی تعریف مع مثال بیان کریں، نیز اداء کی کتنی اقسام ہیں، ہر قسم کی تعریف، مثال وحکم ذکر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾……اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) اداء وقضاء کی تعریف مع مثال (۲) اداء کی اقسام کی تعریف، مثال وحکم۔

﴿جواب﴾……(۱و۲) اداء وقضاء کی تعریف اور اقسام مع مثال:۔

كما مرّ فى الورقة الرابعة الشق الثانى من السوال الثالث ۱۴۱۷ھ۔

﴿الشق الثانى﴾…… ثم نذكر طرفا من التمسكات الضعيفة ليكون ذلك تنبيها على مواضع الخلل فى هذاالنوع۔

تمسکات ضعیفہ کا مطلب بیان کریں، ان میں سے تین تمسکات بیان کریں۔ مصنفؒ نے اس ذیل میں "حرمة الفعل لا تنافى ترتب الاحكام" کا جو ضابطہ بیان کیا ہے اس کی وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾……اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) تمسکات ضعیفہ کا مطلب (۲) تین تمسکات کا ذکر (۳) ضابطہ کی وضاحت۔

﴿جواب﴾……(۱) تمسکات ضعیفہ کا مطلب:۔ تمسکات ضعیفہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ دلائل جن کو امام شافعیؒ اپنے مذہب کو ثابت کرنے کیلئے بطور دلیل پیش کرتے ہیں مگر معانی میں خلل وفساد کیوجہ سے احناف ان دلائل کو اپنا مستدل نہیں بناتے۔

(۲) تین تمسکات کا ذکر:۔ (۱) اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ منہ بھر کر آنیوالی قے ناقضِ وضوء ہے یا نہیں عندالاحناف ناقضِ وضوء ہے اور عندالشوافع قے مطلقاً ناقضِ وضوء نہیں ہے، اور ان کا استدلال اس حدیث سے ہے انه قاء فلم يتوضأ، اگر قے ناقضِ وضوء ہوتی تو آنحضرت ﷺ ضرور وضوء فرماتے۔

ہم جواب دیتے ہیں کہ یہ تمسک ضعیف ہے اس لئے کہ اس حدیث میں فقط اس بات کا ذکر ہے کہ آپ نے وضوء

www.Bhalli.Info

وضوء نہیں کیا، اور اس بات کے ہم بھی قائل ہیں کہ فوراً وضوء واجب نہیں ہے، باقی اس بارے میں یہ حدیث خاموش ہے
ناقضِ وضوء ہے یا نہیں، لہٰذا تمہارا استدلال صحیح نہ ہوا۔

۲...... بعض شوافع کہتے ہیں کہ اگر مکھی پانی میں گر کر مرگئی تو پانی ناپاک ہو جائیگا اور دلیل میں آیت کریمہ حرمت **علیکم المیتۃ الخ** پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مردار کو حرام قرار دیا ہے اور بلا کرامت کسی چیز کا حرام ہونا اس ہونے کی علامت ہے، پس معلوم ہوا کہ مردار مکھی ناپاک ہے، اس کیوجہ سے پانی بھی ناپاک ہے۔

ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ استدلال ضعیف ہے اس لئے کہ اس آیت سے فقط مردار کی حرمت ثابت ہے اس میں ہمارا بھی اختلاف نہیں ہے اور مردار مکھی کی وجہ سے پانی کے ناپاک ہونے کے بارے میں یہ آیت خاموش ہے استدلال درست نہ ہوا۔

۳...... اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ چالیس بکریوں پر ایک بکری کی زکوٰۃ کی ادائیگی کسی نے قیمت سے کر زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں، عند الاحناف قیمت سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے، عند الشوافع بکری کا ادا کرنا ضروری ہے اور دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا **فی اربعین شاۃ شاۃٌ**، لہٰذا بکری ہی لازم ہے۔

ہم جواب یہ دیتے ہیں کہ اس حدیث سے صرف ایک بکری کی زکوٰۃ کا وجوب معلوم ہوا اور اس کے ہم بھی قائل باقی بکری کی جگہ پر اس کی قیمت ادا کرنے کے بارے میں یہ حدیث خاموش ہے لہٰذا استدلال درست نہ ہوا۔

(۳) ضابطہ کی وضاحت:۔ کسی فعل کا حرام ہونا اس پر احکام کے مرتب ہونے کے منافی نہیں ہے، بلکہ حرام سے شرعاً احکام ثابت ہو جاتے ہیں مثلاً حیض میں طلاق دینا معصیت ہے مگر اس پر احکام مرتب ہو جائینگے، یعنی واقع ہو جائے گی، اسی طرح غصب شدہ پانی سے وضوء کرنا حرام ہے مگر اس پر احکام مرتب ہونگے۔ یعنی اس وضوء پڑھنا قرآن کریم کو چھونا درست ہے اسی طرح اذانِ جمعہ کے بعد خرید و فروخت کرنا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾...... ان اللفظ اذا كان حقيقةً لمعنى، ومجازاً لآخر فالحقيقة اولى، مثل ماقال علمائنا البنت المخلوقة من ماء الزنا يحرم على الزاني نكاحها وقال الشافعيؒ يحل.

حقیقت ومجاز کی تعریف، حکم ومثال لکھیں، عبارت بالا کی تشریح کرتے ہوئے اختلاف ائمہ کی وضاحت کریں اس پر متفرع ہونے والے مسائل لکھیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور پوچھے گئے ہیں (۱) حقیقت ومجاز کی تعریف، حکم ومثال (۲) عبارت کی تشریح مع اختلاف ائمہ (۳) مسائل متفرعہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) حقیقت ومجاز کی تعریف، حکم ومثال:۔

"حقیقت" **كل لفظ وضعه واضع اللغة بازاء شيئ فهو حقيقة له** ، یعنی ہر وہ لفظ جس کو واضع لغت اس معین شیئ کے مقابلہ میں وضع کیا ہے وہ لفظ اس شیئ کیلئے حقیقت ہے۔ الغرض لفظ کا استعمال اپنے معنی موضوع لہ میں ہے جیسے لفظِ اسد کا استعمال شیر کیلئے حقیقت ہے۔

حقیقت کا حکم یہ ہے کہ اگر مجاز متعارف نہ ہو تو بالاتفاق حقیقت پر عمل کریں گے اور اگر مجاز متعارف ہو تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پھر بھی حقیقت پر عمل کرنا اولیٰ ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک مجاز یا عموم مجاز پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔

"مجاز" **كل لفظ وضعه واضع اللغة بازاء شيئ لو أستعمل فى غيره فهو مجازله** ، یعنی لفظ کا استعمال معنی موضوع لہ کے غیر میں ہو تو وہ مجاز ہے جیسے اسد کا استعمال بہادر شخص کے لئے مجاز ہے۔

مجاز کا حکم یہ ہے کہ اگر حقیقت پر عمل کرنا متعذر یا مہجور ہو تو مجاز پر عمل کریں گے اور اگر حقیقت پر عمل ممکن ہو تو امام صاحب کے نزدیک حقیقت پر عمل کرنا اور صاحبین کے نزدیک مجاز پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔

(۲) عبارت کی تشریح مع اختلاف ائمہ:۔ اگر ایک لفظ کے دو معنی ہوں ایک حقیقی اور ایک مجازی تو اس لفظ حقیقی معنی مراد لینا اولیٰ (واجب) ہوگا۔ ہمارے علماء احناف کا اس مسئلہ میں اتفاق اس وقت ہے جبکہ مجاز متعارف نہ ہو اور حقیقت پر عمل کرنے سے کوئی مانع نہ ہو ورنہ امام صاحبؒ اور صاحبینؒ کا اختلاف ہوگا جیسے مذکور ہوا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ وہ لڑکی جو زنا کے نطفے سے پیدا ہوئی ہے ہمارے علماء کے ہاں اس کے ساتھ زانی کا نکاح حرام ہوگا۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک حلال ہے۔ اور اختلاف کی بنیاد اس بات پر ہے کہ زنا کے نطفے سے پیدا ہونے والی لڑکی **حرمت علیکم امھاتکم وبناتکم** کے تحت داخل ہے یا نہیں حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک داخل نہیں۔ جب اس آیت کے تحت داخل نہیں تو زانی کا اس کے ساتھ نکاح حرام نہ ہوگا۔ اور علماء احناف کے نزدیک وہ لڑکی اس آیت کے تحت داخل ہے جب اس آیت کے تحت داخل ہے تو زانی کا اس کے ساتھ نکاح حرام ہوگا۔

امام شافعیؒ کی دلیل یہ ہے کہ آیت میں بنات سے مراد وہ لڑکیاں ہیں جن کا نسب ان کے آباء سے ثابت ہو۔ رہی وہ لڑکی جو زنا سے پیدا ہوئی ہے اس کا نسب چونکہ زانی سے ثابت نہیں اس لئے وہ آیت میں داخل نہیں، لہٰذا اس کے ساتھ زانی کا نکاح حلال ہوگا۔ حرام نہ ہوگا۔

علماء احناف کے نزدیک "بنت" کا لفظ اس لڑکی کے لئے استعمال ہوتا ہے جو کسی کے نطفے سے پیدا ہوئی ہو خواہ اس کا نسب اس شخص سے ثابت ہو یا نہ ہو اور مجازاً اس لڑکی کے لئے استعمال ہوتا ہے جس کا نسب اس مرد سے ثابت ہو۔ اور یہ بات پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ لفظ کو حقیقی معنی پر محمول کرنا اولیٰ ہے لہٰذا ہر طرح کی لڑکی آیت کے تحت داخل ہوگی اور اس مرد سے اس لڑکی کا نکاح حرام ہوگا۔

www.Bhalli.Info

(۳) مسائل متفرعہ:۔ حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک جب اس لڑکی سے نکاح حلال ہے تو اس پر یہ مسائل متفرع ہوں گے اس لڑکی کے ساتھ وطی کرنا حلال ہے اور اس مرد پر مہر واجب ہوگا، نفقہ واجب ہوگا اور ان کے درمیان میاں بیوی کی طرح میراث جاری ہوگی، اور زانی کو یہ حق ہوگا کہ اپنی اس بیوی کو گھر سے باہر آنے جانے سے روک سکے۔

علماء احناف کے نزدیک چونکہ نکاح حلال نہیں ہے تو اس پر یہ مسائل متفرع ہوں گے، نہ تو وہ زانی اس سے وطی کر سکتا ہے، نہ اس پر مہر واجب ہوگا اور نہ نفقہ واجب ہوگا۔ نہ انکے درمیان میراث جاری ہوگی۔ اور نہ وہ زانی اس کو گھر سے باہر آنے جانے سے روک سکے گا۔

﴿الشق الثانی﴾...... مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ لکھیں۔ مشترک، مؤول، مجاز متعارف، عموم مجاز، نص، ظاہر، خفی، مشکل۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ:۔

"مشترک" کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔

"مؤول" اذا ترجح بعض وجوه المشترك بغالب الرأي يصير مؤوّلاً، کہ جب مشترک کے متعدد معانی میں سے کسی ایک معنی کو خبر واحد۔ قیاس یا دوسرے قرائن سے ترجیح دی جائے تو اس کو مؤول کہتے ہیں جیسے ثلثة قروء والی آیت میں ہم نے لفظ قروء کو حیض پر محمول کیا حالانکہ لفظ قروء حیض وطہر میں مشترک تھا۔ تو اس کو مؤول کہیں گے۔

"مجاز متعارف" کہ لفظ کا مجازی معنی حقیقی معنی کے مقابلہ میں زیادہ استعمال ہو اور ذہن مجازی معنی کی طرف جلد منتقل ہوتا ہو جیسے اکل حنطہ بولنے سے ذہن فوراً حنطہ سے حاصل شدہ روٹی کی طرف منتقل ہوتا ہے۔

"عموم مجاز" کہ لفظ کا ایسا معنی مراد لینا کہ لفظ کا حقیقی معنی بھی اس کے افراد میں سے ایک فرد بن جائے جیسے وضع قدم کا حقیقی معنی ننگا پاؤں رکھنا ہے لیکن جب اس کا معنی دخول مطلق کیا تو یہ عموم مجاز ہو گیا کہ یہ ننگے پاؤں داخل ہوتا اور جوتے پہن کر اور سوار ہو کر داخل ہونا سب کو شامل ہو گیا۔

"نص، ظاہر، خفی" کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۱۷ھ۔

"خفی" کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۱ھ۔

"مشکل" کما مرّ فی فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۰ھ۔

☆☆☆☆☆

﴿الورقة الخامسة فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اماالوصف فلا يجتمع مع العلمية اصلاً

وصف کی تعریف و مثال بیان کرنے کے بعد بتائیں کہ وصف علمیت کے ساتھ کیوں جمع نہیں ہو سکتا، وصف کے منع صرف میں مؤثر ہونے کیلئے کیا شرط ہے، مررت بنسوة اربع میں اربع منصرف ہے یا غیر منصرف، منصرف ہے تو کیوں؟ اور غیر منصرف ہے تو کیوں؟

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) وصف کی تعریف و مثال (۲) وصف کے علمیت کے ساتھ جمع نہ ہونے کی وجہ (۳) وصف کے منع صرف میں مؤثر ہونے کی شرط (۴) مررت بنسوة اربع میں اربع کے انصراف وعدم انصراف کی وضاحت مع الوجہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) وصف کی تعریف و مثال:۔ وصف وہ اسم ہے جو ذات مبہمہ پر دلالت کرے اور اس میں کسی نہ کسی صفت کا اعتبار ہو جیسے "مررت باسود وارقم"۔

(۲) وصف کے علمیت کے ساتھ جمع نہ ہونے کی وجہ:۔ وصف اور علمیت کے ساتھ ایک ہی اسم میں منع صرف کے سبب کے طور پر جمع نہیں ہو سکتے اس لئے کہ یہ آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ کیونکہ علم ذات معین پر دلالت کرتا ہے اور وصف ذات مبہم پر دلالت کرتی ہے اور مبہم و معین ایک دوسرے کی ضدیں ہیں اور ایک ضد دوسری ضد کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی، اس لئے وصف علمیت کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔

(۳) وصف کے منع صرف میں مؤثر ہونے کی شرط:۔ وصف کے منع صرف میں مؤثر ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع میں وصف ہو یعنی واضع نے اس کلمہ کو وضع ہی اس معنی کے لئے کیا ہو جس میں وصفیت ہو خواہ بعد میں وہ معنی باقی رہے یا نہ رہے جیسے اسود اور ارقم اصل وضع میں وصف ہیں اگرچہ بعد میں یہ سانپ کے اسم بن گئے ہیں۔

(۴) مررت بنسوة اربع میں اربع کے انصراف وعدم انصراف کی وضاحت مع الوجہ:۔ لفظ اربع جو کہ مررت بنسوة اربع میں واقع ہے یہ منصرف ہے کیونکہ یہ اصل وضع کے اعتبار سے اس عدد کیلئے موضوع ہے جو تین سے اوپر اور پانچ سے نیچے ہو تو گویا اصل وضع میں یہ وصف نہیں ہے اگرچہ اس مثال میں معنی وصفی ادا کر رہا ہے لہٰذا شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے منصرف ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... والنكرة اذا وصفت جاز ان تقع مبتدأ نحو قوله تعالىٰ ولعبد مؤمن خير من مشرك و كذا اذا تخصصت بوجه آخر.

www.Bhalli.Info

مبتدا وخبر کی تعریف کریں، نکرہ جن صورتوں میں مبتدا واقع ہوتا ہے انہیں مثالوں سمیت تحریر کریں شراهر ذا ناب
کی نحوی ترکیب لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مبتداء وخبر کی تعریف (۲) نکرہ کے مبتدا ہونے کی صورتیں مع امثلہ (۳) مذکورہ جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) **مبتدا وخبر کی تعریف**:۔ مبتدا وہ اسم ہے جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو خواہ اسم حقیقی ہو یا تاویلی ہو۔

خبر:۔ وہ اسم ہے جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند واقع ہو جیسے زیدٌ قائمٌ میں زید مبتدا اور قائم خبر ہے۔

(۲) نکرہ کے مبتدا واقع ہونے کی صورتیں مع امثلہ:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۹ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... **واعلم ان الاضافة علی قسمین، معنوية ولفظية.**

اضافت لفظیہ ومعنویہ کی تعریف ومثال بیان کریں، اضافت معنویہ کی تینوں اقسام مع امثلہ بیان کریں، اضافت لفظیہ ومعنویہ کا فائدہ بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) اضافتِ لفظیہ ومعنویہ کی تعریف ومثال (۲) اضافتِ معنویہ کی اقسام ثلاثہ مع امثلہ (۳) اضافتِ لفظیہ ومعنویہ کا فائدہ۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) **اضافت لفظیہ ومعنویہ کی تعریف ومثال**:۔

اضافتِ لفظیہ:۔ اگر مضاف صفت کا صیغہ ہو اور اپنے معمول (فاعل یا مفعول) کی طرف مضاف ہو تو یہ اضافت لفظیہ ہے جیسے "ضاربُ زیدٍ" اس میں صیغہ صفت اپنے معمول (مفعول) کی طرف مضاف ہے۔

اضافتِ معنویہ:۔ مضاف صفت کا صیغہ نہ ہو۔ اور اگر صفت کا صیغہ ہو تو اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو جیسے "غلامُ زیدٍ، کتابُ عمروٍ" یہاں مضاف صفت کا صیغہ نہیں ہے اور "کریمُ البلد" میں مضاف صفت کا صیغہ ہے مگر اپنے معمول کی طرف مضاف نہیں ہے۔

(۲) **اضافتِ معنویہ کی اقسامِ ثلاثہ مع امثلہ**:۔ اضافتِ معنویہ کی تین اقسام ہیں۔

۱...... اضافت بمعنی لام جیسے غلام زیدٍ اصل میں "غلامٌ لِزیدٍ" تھا۔

۲...... اضافت بمعنی مِن جیسے "خاتمُ فضةٍ" اصل میں "خاتمٌ من فضةٍ" تھا۔

۳...... اضافت بمعنی فی جیسے "صلوٰة اللیلِ" اصل میں "صلوٰة فی اللیل" تھا۔

(۳) **اضافتِ لفظیہ ومعنویہ کا فائدہ**:۔ اضافت لفظیہ فقط لفظوں میں تخفیف کا فائدہ دیتی ہے۔ تعریف وتخصیص کا نہیں۔ اور تخفیف فقط مضاف میں بھی ہوسکتی ہے۔ فقط مضاف الیہ میں بھی ہوسکتی ہے۔ مضاف ومضاف الیہ دونوں میں بھی ہوسکتی ہے اور اضافتِ معنویہ تعریف وتخصیص کا فائدہ دیتی ہے اگر معرفہ کی طرف اضافت ہو تو تعریف کا فائدہ دیتی ہے جیسے "غلام زیدٍ" اور اگر نکرہ کی طرف اضافت ہو تو تخصیص کا فائدہ دیتی ہے جیسے "غلامُ رجلٍ"۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... **ومَا ومَنْ وأيٌّ وأيّةٌ وذو بمعنی الذی فی لغة بنی طے کقول الشاعر.**

فان الماء ماء ابی وجدی   وبیری ذو حفرت وذو طویت

مَا اور مَن کا استعمال اور دونوں کے درمیان فرق مثالوں سے واضح کریں۔ أيٌّ اور أيّةٌ کے معرب ومبنی ہونے کی صورتیں بیان کریں، شعر کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) مَا اور مَن کا استعمال (۲) مَا اور مَن میں فرق مع امثلہ (۳) أيٌّ اور أيّةٌ کے معرب ومبنی ہونے کی صورتیں (۴) شعر کا ترجمہ (۵) شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ ...... (۱و۲) **مَا اور مَنْ کا استعمال اور ان میں فرق**:۔ اسماء موصولہ میں سے مَا اور مَنْ لفظاً مفرد ہیں مگر معنی کے اعتبار سے مفرد، تثنیہ، جمع سب کے لئے مستعمل ہیں البتہ ان میں فرق یہ ہے کہ مَنْ کا استعمال ذوی العقول میں حقیقت اور غیر ذوی العقول میں مجاز ہے اور مَا کا استعمال غیر ذوی العقول میں حقیقت اور ذوی العقول میں مجاز ہے جیسے مَا وہ چیز (غیر ذوی العقول) اور مَنْ وہ شخص (ذوی العقول) ہے۔

(۳) **أيٌّ وأيّةٌ کے معرب ومبنی ہونے کی صورتیں مع امثلہ**:۔ أيٌّ اور أيّةٌ کی کل چار حالتیں اور صورتیں ہیں جن کی تفصیل یہ ہے کہ یہ دونوں ہمیشہ مضاف ہوتے ہیں اور انکا مضاف الیہ مذکور ہوگا یا محذوف ہوگا پھر ہر ایک کی دو صورتیں ہیں صدر صلہ مذکور ہوگا یا محذوف ہوگا تو کل یہ چار صورتیں ہوگئیں۔

۱...... مضاف الیہ اور صدر صلہ مذکور ہو جیسے "جَاءَ نِیْ أَيُّهُمْ هُوَ قَائِمٌ"

۲...... مضاف الیہ اور صدر صلہ دونوں مذکور نہ ہوں جیسے "جاء نی أيٌّ قائم"

۳...... مضاف الیہ محذوف اور صدر صلہ مذکور ہو جیسے "جاء نی أيٌّ هو قائمٌ" ان تینوں صورتوں میں یہ معرب ہوگا اور عامل کے مختلف ہونے سے اس کا اعراب مختلف ہوگا۔

۴...... مضاف الیہ مذکور اور صدر صلہ محذوف ہو جیسے "جَاءَ نِیْ أَيُّهُمْ قَائِمٌ" اس صورت میں یہ مبنی بر ضم ہوگا اور عامل کے مختلف ہونے سے اس کا اعراب مختلف نہ ہوگا۔

www.Bhalli.Info

(۴) شعر کا ترجمہ:۔ پس بے شک (متنازع فیہ) پانی میرے باپ اور دادا کا پانی ہے اور (متنازع فیہ) میرا وہ کنواں ہے جس کو میں نے کھودا اور منڈیر بنائی۔

(۵) شعر کی ترکیب:۔ "فا" تعلیلیہ "إنّ" حرف مشبہ بالفعل "الماء" اس کا اسم "ماء" مضاف "أبی" مضاف اور مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ "واؤ" عاطفہ "جدی" مضاف ومضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر إنّ کی خبر، إنّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ "واؤ" عاطفہ "بئری" مضاف ومضاف الیہ ملکر مبتداء، "ذو" بمعنی الذی اسم موصول "حفرت" فعل وفاعل "ها" ضمیر محذوف مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر معطوف علیہ "واؤ" عاطفہ "ذوطويت" ذوحفرت کی طرح موصول صلہ ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہو کر پھر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... المنصوب عامله خمسة احرف أنْ و لَنْ و كَيْ وإذَنْ و أنْ المقدرة.

مذکورہ پانچ حروف کس کو نصب دیتے ہیں مثالوں سے وضاحت کریں أن کہاں کہاں مقدر ہوتا ہے مثالوں سے وضاحت کریں ان کے بعد فعل مضارع پر نصب ورفع کس صورت میں جائز ہے اس کی وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مذکورہ حروف کے معمول کی نشاندہی مع امثلہ (۲) أن مقدرہ کے مقامات کی نشاندہی مع امثلہ (۳) ان کے بعد مضارع پر نصب ورفع کے جواز کی صورت۔

﴿جواب﴾......(۱) مذکورہ حروف کے معمول کی نشاندہی مع امثلہ:۔ مذکورہ پانچ حروف فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو نصب دیتے ہیں جیسے "أُرِيْدُ اَنْ تُحسِنَ اِلَيَّ، اَنَا لَنْ اَضْرِبَكَ و اَسْلَمْتُ كَيْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ، إِذَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَكَ، اَسْلَمْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ الْجَنَّةَ"۔

(۲) أنْ مقدرہ کے مقامات کی نشاندہی مع امثلہ:۔ أنْ سات مقامات میں مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے (۱) حتّٰی کے بعد جیسے "اسلمتُ حتّٰی ادخلَ الجنةَ" (۲) لام کَیْ کے بعد جیسے "قَامَ زيدٌ ليذهبَ" (۳) لام جحد کے بعد جیسے "مَاكَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ" (۴) وہ فاء جو امر، نہی، نفی، تمنی، عرض، استفہام کے بعد واقع ہو اسکے بعد بھی أن مقدر ہوتا ہے جیسے "اَسْلِمْ فَتَسْلَمَ، لَا تَعْصِ فَتُعَذَّبَ الخ" (۵) وہ واؤ جو مذکورہ چھ چیزوں کے بعد واقع ہو اس کے بعد بھی أن مقدر ہوتا ہے اس کی بھی یہی مذکورہ امثلہ ہیں فاء کی جگہ واؤ کو ذکر کرنے کے ساتھ (۶) اس أو کے بعد بھی أن مقدر ہوتا ہے جو اَوْ إلَّا یا إِلٰی کے معنی میں ہو جیسے "لَاُحْبِسَنَّكَ اَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّيْ" (۷) وہ مقام جہاں عطف کی واؤ ہو اس کے بعد بھی أن مقدر ہوتا ہے بشرطیکہ اس کا معطوف علیہ اسم صریح ہوتا کہ فعل کا عطف اسم صریح پر اور جملہ کا عطف مفرد پر لازم نہ آئے

امهلنی قِيلُكَ وَ تَخرُجَ"۔

(۳) أنْ کے بعد مضارع پر نصب ورفع کے جواز کی صورت:۔ وہ أنْ جو باب ظنّ اور اس سے ملتے دوسرے صیغوں کے بعد واقع ہو تو اس أنْ کو ناصبہ مصدریہ بنا کر مضارع کو منصوب پڑھنا بھی جائز ہے جیسے "ظَنَنْتُ أنْ يَقُوْمَ" اور أنْ کو مخففہ من المثقلہ بنا کر مضارع پر رفع پڑھنا بھی جائز ہے جیسے "ظَنَنْتُ اَنْ سَيَقُوْمُ"۔

﴿الشق الثانی﴾...... الحروف المشبهة بالفعل ستة.

حروف مشبہ بالفعل بیان کرنے کے بعد ان کا عمل اور وجہ تسمیہ ذکر کریں إنّ اور أنّ کے استعمال میں کیا فرق ہے مثال سے واضح کریں۔ لَيْتَ اور لَعَلَّ کے درمیان فرق بیان کرنے کے بعد اس شعر کی ترکیب کریں۔

أُحِبُّ الصالحين و لست منهم　　لعلّ الله يرزقنی صَلَاحاً

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چھ امور توجہ طلب ہیں (۱) حروف مشبہ بالفعل کی نشاندہی (۲) حروف مشبہ بالفعل کا عمل (۳) وجہ تسمیہ (۴) إنّ اور أنّ کے استعمال میں فرق مع امثال (۵) لیت ولعل میں فرق (۶) شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾......(۱) حروف مشبہ بالفعل کی نشاندہی:۔ حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں إنّ، أنّ، كَاَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ، لَعَلَّ۔

(۲) حروف مشبہ بالفعل کا عمل:۔ یہ حروف مبتدا وخبر پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب خبر کو رفع دیتے ہیں جیسے إنّ زيداً قائمٌ مبتدا کو انکا اسم اور خبر کو انکی خبر کہتے ہیں۔

(۳) وجہ تسمیہ:۔ چونکہ یہ حروف صیغوی، معنوی اور عملی طور پر فعل کے مشابہ ہیں اس وجہ سے انکو حروف مشبہ بالفعل کہتے ہیں صیغوی مشابہت یہ ہے کہ یہ حروف بھی فعل کی طرح ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں جیسے إنّ ثلاثی اور لَعَلَّ رباعی ہے۔ معنوی مشابہت یہ ہے کہ یہ حروف فعل والا معنی دیتے ہیں جیسے أنّ بمعنی حَقَّقْتُ، كَاَنَّ بمعنی أَشْبَهْتُ، لٰكِنَّ بمعنی اِسْتَدْرَكْتُ، لَيْتَ بمعنی تَمَنَّيْتُ اور لَعَلَّ بمعنی تَرَجَّيْتُ ہے۔

اور عملی مشابہت یہ ہے کہ جس طرح فعل متعدی دو اسموں پر داخل ہو کر ایک کو رفع اور دوسرے کو نصب دیتا ہے جیسے "ضرب زيد عمرواً" اسی طرح یہ حروف بھی دو اسموں پر داخل ہو کر ایک کو نصب اور دوسرے کو رفع دیتے ہیں جیسے "إنّ زيداً قائمٌ"۔

(۴) إنّ اور أنّ کے استعمال میں فرق مع مثال:۔ إنّ مکسورہ جملہ کے معنی میں تبدیلی نہیں کرتا بلکہ اس کو پختہ کرتا ہے۔ اسلئے یہ قول کے بعد واقع ہو کر مقولہ بنتا ہے اور مقولہ جملہ ہوا کرتا ہے اور أنّ مفتوحہ اپنے مابعد والے اسم وخبر سے ملکر مفرد کی تاویل میں ہو کر جملہ کا جزو بن جاتا ہے اس لئے فاعل، مفعول، مبتدا، مضاف الیہ اور مجرور کی جگہ واقع ہوتا ہے کیونکہ یہ سب جملہ کا جزو بنتے ہیں۔

(۵) لَيْتَ و لَعَلَّ میں فرق:۔ ليت تمنی (آرزو) کیلئے آتا ہے اور آرزو ... [illegible]

www.Bhalli.Info

زیداً قائم اور ناممکن کی بھی ہوتی ہے جیسے "لیت الشباب یعود" اور "لعلّ ترجی" (امید) کیلئے آتا ہے اور امر ممکن کی ہوتی ہے لہٰذا لعل الشباب یعود کہنا جائز نہیں کیونکہ یہ ناممکن ہے۔

(۶) شعر کی ترکیب:۔ "احبّ" فعل وفاعل "الصالحین" ذوالحال "واوٌ" حالیہ "لست" فعل ناقص اسم "منھم" جار مجرور ملکر کائنا کے متعلق ہوکر خبر، لست اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ ہوکر حال، ذوالحال حال ملکر مفعول بہ "لعل" حرف مشبہ بالفعل "اللّٰہ" اسکا اسم "یرزق" فعل وفاعل "ن" وقایہ "ی" ضمیر مفعول بہ اول "صلاحاً" مفعول بہ ثانی، فعل فاعل ودونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر لعل کی خبر، لعل اپنے اسم وخبر سے ملک مفعول لہ ہوا احبّ کا، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول لہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الورقة السادسة فی السیر والتاریخ﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اِنَّكَ لَوْلَمْ تَأْمُرْ بِقَتْلِ الْاَطْفَالِ لَمَا اَلْقَتْنِیْ اُمِّیْ فِی النِّیْلِ وَمَا وَقَعْتُ بِيَدِكَ اِنَّكَ عَامَلْتَ قَوْمِیْ كُلَّهُمْ مُعَامَلَةَ اَلْحَمِيْرِ وَالدَّوَابِّ وَكُنْتَ تَزْجُرُهُمْ زَجْرَ الْكِلَابِ وَكُنْتَ تَسُوْمُهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ فَاَیُّ فَضْلٍ لَكَ اِذَا كَفَلْتَ طِفْلًا مِنْهُمْ وَذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ جَهْلٍ وَخَطَاءٍ (وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَیَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ)۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں۔ زجر الکلاب کی ترکیبی حیثیت بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) کلمات مخلوطہ کی لغوی تحقیق (۴) زجر الکلاب کی ترکیبی حیثیت۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اگر تو بچوں کو قتل کرنے کا حکم نہ دیتا تو نہ ڈالتی میری والدہ مجھے دریائے نیل میں اور میں تیرے ہاتھ نہ لگتا۔ بے شک تو نے میری ساری قوم کے ساتھ گدھوں اور جانوروں والا سلوک کیا ہے تو ان کو کتوں کی طرح دھتکارتا تھا اور تو ان کو سخت آزاری میں مبتلا کرتا تھا۔ تو تیرا کونسا فضل (احسان) ہے کہ اگر تو نے ان میں سے ایک بچے کی کفالت کی اور وہ بھی نادانی اور غلطی سے۔ اور وہ نعمت جس کا تو مجھ پر احسان جتلاتا ہے یہ ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا۔

(۳) کلمات مخلوطہ کی لغوی تحقیق:۔

"اَلْقَتْنِیْ" یہ ماضی کا صیغہ ہے از مصدر القاء (افعال) بمعنی ڈالنا۔

"اَلْحَمِيْر" حمار کی جمع ہے بمعنی گدھا۔

"اَلدَّوَابُّ" "دَابَّةٌ" کی جمع ہے بمعنی چوپایہ، جانور۔

"تَزْجُرُ" یہ مضارع کا صیغہ ہے از مصدر الزجر (نصر) بمعنی منع کرنا، ڈانٹنا، دھتکارنا۔

"تَسُوْمُ" یہ مضارع ہے کا صیغہ از مصدر سَوْم (نصر) بمعنی تکلیف دینا۔

"كَفَلْتَ" یہ ماضی کا صیغہ ہے از مصدر کفالة (نصر) بمعنی نان ونفقہ کا ذمہ دار ہونا۔

"تَمُنُّ" یہ مضارع کا صیغہ ہے از مصدر اَلْمَنُّ (نصر) بمعنی احسان جتلانا۔

(۴) زجر الکلاب کی ترکیبی حیثیت:۔ یہ مضاف ومضاف الیہ ملکر تزجر فعل کا مفعول مطلق ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَاَمَّا يُوْنُسُ عليه السلام فَاِنَّهُ ذَهَبَ فَرَكِبَ مَعَ قَوْمٍ فِیْ سَفِيْنَةٍ فَجَنَحَتْ بِهِمْ وَخَافُوْا اَنْ يَغْرَقُوْا فَاقْتَرَعُوْا عَلٰی رَجُلٍ يَلْقُوْنَهُ مِنْ بَيْنِهِمْ يَتَخَفَّفُوْنَ مِنْهُ فَوَقَعَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰی يُوْنُسَ فَاَبَوْا اَنْ يَلْقُوْهُ ثُمَّ اَعَادُوْهَا فَوَقَعَتْ عَلَيْهِ اَيْضًا فَاَبَوْا ثُمَّ اَعَادُوْهَا فَوَقَعَتْ عَلَيْهِ اَيْضًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی (فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ)۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔ یونس منصرف ہے یا غیر منصرب؟ ساتھ وجہ بھی لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی تحقیق (۴) یونس کے انصراف وعدم انصراف کی وضاحت۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ بہرحال یونسؑ پس وہ چلے گئے اور لوگوں کے ساتھ ایک کشتی میں سوار ہوگئے۔ پس وہ کشتی ان لوگوں کی وجہ سے زمین میں لگنے لگی۔ انہیں خوف (اندیشہ) ہوا کہ وہ غرق ہو جائیں گے پس قرعہ ڈالا انہوں نے کسی شخص کے بارے میں کہ وہ اسے اپنے درمیان سے پھینک دیں اور اس (کے بوجھ) سے ہلکے ہو جائیں۔ پس قرعہ یونسؑ کے نام نکلا۔ پس لوگوں نے یونسؑ کو پھینکنے سے انکار کر دیا اور پھر دوبارہ انہوں نے قرعہ ڈالا پھر قرعہ یونسؑ کے نام نکلا پھر انکار کر دیا انہوں نے، پھر دوبارہ قرعہ ڈالا پھر بھی قرعہ یونسؑ کے نام نکلا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ سو یونسؑ بھی قرعہ میں شریک ہوئے پس ہو گئے یہ ملزم۔

(۳) الفاظِ مخطوطہ کی لغوی تحقیق:۔

"فجنحت" یہ ماضی کا صیغہ ہے از مصدر جنوح (فتح) بمعنی کشتی کا زمین سے لگنا۔

"فَاقْتَرَعُوْا" یہ ماضی کا صیغہ ہے از مصدر اقتراع (افتعال) بمعنی قرعہ ڈالنا۔

"فَاَبَوْا" یہ ماضی کا صیغہ ہے از مصدر اِبَاء (فتح وضرب) بمعنی ناپسند کرنا، انکار کرنا۔

"اَعَادُوْهَا" یہ ماضی کا صیغہ ہے از مصدر اعادة (افعال) بمعنی لوٹانا اور دہرانا۔

"فَسَاهَمَ" صیغہ واحد مذکر غائب از مصدر المساهمة (مفاعلہ) بمعنی آپس میں قرعہ اندازی کرنا۔

www.Bhalli.Info

۶...... اگر بیوی قرضہ کی وجہ سے قید کرلی جائے یا اغواء کرلی جائے تو زوج پر نفقہ نہیں۔

۷...... بیوی شوہر کے علاوہ کسی دوسرے کے ساتھ حج کا سفر کرے تو زوج پر نفقہ نہیں۔

۸...... بیوی شوہر کے مکان میں بیمار ہو تو اس کے لئے نفقہ ہے۔

۹...... مرد نے لونڈی سے نکاح کیا اور مولیٰ نے اجازت دے دی کہ زوج اس سے شب باشی کرے تو لونڈی کا نفقہ زوج پر لازم ہے۔

۱۰...... غلام نے آقا کی اجازت سے آزاد عورت سے نکاح کیا تو اس کا نفقہ غلام کے ذمہ قرض ہے نفقہ کی ادائیگی میں غلام کو بیچا جائے البتہ اگر مولیٰ اپنے مال سے اس پر خرچ کرے تو پھر قرض نہیں ہے۔

(۲) والدین کے نفقہ کا وجوب:۔ اگر والدین فقراء ہیں تو اولاد پر ان کا نفقہ واجب ہے برابری کے طور پر اور اگر والدین مالدار ہیں تو پھر نفقہ واجب نہیں مگر پھر بھی اولاد کو چاہئے کہ والدین پر خرچ کرے۔

(۳) والدین، اولاد کے علاوہ وجوب نفقہ والے اقارب:۔ والدین اور اولاد کے علاوہ ہر ذی رحم محرم کے لئے رشتہ داروں پر میراث کی بقدر نفقہ واجب ہے بشرطیکہ وہ ذی رحم محرم فقیر نابالغ ہو یا فقیر بالغہ خاتون ہو یا اپاہج یا نابینا لڑکا ہو۔

﴿الورقة الرابعة فی اصول الفقه﴾

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾...... وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى (قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ) خَاصٌّ فِى التَّقْدِيْرِ الشَّرْعِيِّ، فَلَا يُتْرَكُ الْعَمَلُ بِهٖ بِاعْتِبَارِ اَنَّهٗ عَقْدٌ مَالِيٌّ فَيُعْتَبَرُ بِالْعُقُوْدِ الْمَالِيَّةِ، فَيَكُوْنُ تَقْدِيْرُ الْمَالِ فِيْهِ مَوْكُوْلًا اِلٰى رَأْيِ الزَّوْجَيْنِ، كَمَا ذَكَرَهُ الشَّافِعِيُّ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ مقدار مہر کے متعلق احناف وشوافع کا اختلاف مدلل ذکر کریں نکاح کے عقدِ مالی ہونے پر امام شافعیؒ کے نزدیک جو مسائل متفرع ہوتے ہیں ان میں سے تین تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مقدار مہر میں احناف وشوافع کا اختلاف مع الدلائل (۴) نکاح کے عقدِ مالی ہونے پر مسائل متفرعہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور اسی طرح باری تعالیٰ کا قول **قد علمنا الخ** تقدیر شرعی میں خاص ہے لہٰذا اس پر عمل ترک نہیں کیا جائے گا اس قیاس کی وجہ سے کہ نکاح عقدِ مالی ہے پس قیاس کیا جائے گا اس کو عقود مالیہ پر۔ پس اس میں مال کی تقدیر زوجین کی رائے کے سپرد ہوگی جیسا کہ امام شافعیؒ نے ذکر کیا ہے۔

(۳) مقدار مہر میں احناف وشوافع کا اختلاف مع الدلائل:۔ (مسئلہ) مقدار مہر کے بارے احناف وشوافع کا اختلاف ہے۔ شوافع کہتے ہیں کہ شریعت کی طرف سے مہر کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے، بلکہ زوجین کی رائے پر موقوف ہے کہ وہ جو بھی مقرر کرلیں گے وہی مہر ہوگا اور احناف کہتے ہیں کہ شریعت کی طرف سے اگرچہ اکثر مہر کی مقدار مقرر نہیں ہے مگر اقل مہر کی مقدار شریعت کی طرف سے دس درہم مقرر ہے۔

دلیلِ شوافع:۔ امام شافعیؒ کی دلیل یہ ہے کہ نکاح عقدِ مالی اور عقدِ معاوضہ ہے لہٰذا اس کو دوسرے عقود مالیہ پر قیاس کرتے ہوئے عاقدین کی رائے پر موقوف کیا جائے گا کہ جو چیز عقدِ مالی میں عوض اور ثمن بن سکتی ہے اس کو نکاح میں بھی مہر مقرر کیا جاسکتا ہے، خواہ اس کی مقدار جتنی بھی ہو۔

دلیلِ احنافؒ:۔ احنافؒ نے اس مسئلہ میں آیت کریمہ "**قد علمنا ما فرضنا**" سے استدلال کیا ہے کہ اس میں **فرضنا** لفظِ خاص ہے جو تقدیر وتعیین کے لئے وضع کیا گیا ہے گویا مہر کی مقدار اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرر ومتعین ہے۔ لیکن وہ مقدار مجمل ہے ہمیں معلوم نہیں ہے اور مجمل محتاج بیان ہوتا ہے تو آپ ﷺ نے وہ مقدار بیان کردی "**لا مهر اقل من عشرة دراهم**" گویا اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ مقدار کم از کم دس درہم ہے۔

جواب دلیلِ شوافع:۔ احناف کی طرف سے شوافع کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ نکاح کو عقدِ مالی قرار دینا درست نہیں ہے کیونکہ نکاح میں مال اللہ تعالیٰ کا حق ہے جو ابتداء نکاح میں محل کی عظمت کو ظاہر کرنے کیلئے ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ زوجین کی نفی کے باوجود بھی یہ لازم ہوتا ہے پس نکاح میں مال خرچ کرنا ایسے ہے جیسے جہاد وحج میں مال خرچ کرنا کہ جس طرح ان میں مال خرچ کرنے سے یہ عقود مالیہ میں داخل نہیں ہوتے اور عبادت سے خارج نہیں ہوتے اسی طرح نکاح بھی مال کی وجہ سے عبادت سے خارج ہو کر عقود مالیہ میں داخل نہ ہوگا۔

(۴) نکاح کے عقدِ مالی ہونے پر مسائل متفرعہ:۔

۱...... نکاح عقدِ مالی ہے لہٰذا اشتغال بالنکاح سے اپنے آپ کو نفلی عبادت میں مشغول کرنا افضل ہے۔

۲...... عقدِ مالی جس طرح اقالہ، خیار شرط، خیار عیب، خیار رؤیت میں سے کسی کے ذریعے بھی فسخ ہوسکتا ہے اسی طرح نکاح بھی ایک طلاق، دو اور تین طلاق سے، ایک طہر میں تین طلاق، تین طہر میں تین طلاق اور ایک ہی لفظ سے تین طلاق دینے سے فسخ اور ختم ہوسکتا ہے۔

۳...... جس طرح بیع اقالہ سے فسخ ہوسکتی ہے اسی طرح نکاح بھی خلع کے ذریعہ فسخ ہوسکتا ہے، لیکن احناف کے نزدیک خلع طلاق بائن ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَعَلٰى هٰذَا قُلْنَا اَلدَّيْنُ الْمَانِعُ مِنَ الزَّكٰوةِ يُصْرَفُ اِلٰى اَيْسَرِ الْمَالَيْنِ قَضَاءً لِلدَّيْنِ وَفَرَّعَ مُحَمَّدٌ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اِذَا تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى نِصَابٍ وَلَهٗ نِصَابٌ مِنَ الْغَنَمِ وَنِصَابٌ

www.Bhalli.Info

مِنَ الدَّرَاهِمِ يُصْرَفُ الدَّيْنُ إِلَى الدَّرَاهِمِ حَتّٰى لَوْ حَالَ عَلَيْهِمَا الْحَوْلُ تَجِبُ الزَّكَاةُ عِنْدَهُ فِي نِصَابِ الْغَنَمِ وَلَا تَجِبُ فِي الدَّرَاهِمِ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، مذکورہ عبارت کا تعلق کس بحث سے ہے، نشاندہی کریں، عبارت میں ذکر کردہ ضابطے کی وضاحت کے بعد اس پر امام محمدؒ کے متفرع کئے ہوئے مسئلہ کی مکمل وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) بحث کی نشاندہی (۴) ضابطہ کی وضاحت (۵) امام محمدؒ کے متفرع مسئلہ کی وضاحت۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفاً۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور اسی بناء پر ہم نے کہا کہ وہ دین جو زکوٰۃ سے مانع ہے اس کو پھیرا جائیگا دونوں مالوں میں سے آسان کی طرف از روئے دین کی قضا کے، اور تفریع قائم کی اس پر امام محمدؒ نے، پس کہا کہ جب شادی کی کسی مرد نے عورت سے نصاب پر اور اسکے پاس ایک نصاب بکری کا ہے اور ایک نصاب دراھم کا تو دین کو دراھم کی طرف پھیرا جائے گا حتی کہ اگر گزر گیا ان دونوں پر سال تو واجب ہوگی زکوٰۃ ان کے نزدیک بکری کے نصاب میں اور نہیں واجب ہوگی دراھم میں۔

(۳) بحث کی نشاندہی:۔ مذکورہ عبارت اس بحث واصول پر متفرع ہے کہ اگر کوئی شیئی دو چیزوں کا احتمال رکھتی ہو تو جس پر کوئی دلیل یا قرینہ قائم ہوگا اسی چیز کو مراد لیا جائے گا۔

(۴) ضابطہ کی وضاحت:۔ اگر کسی شخص کے پاس چند نصاب ہوں اور وہ شخص مدیون ومقروض بھی ہو تو چونکہ قرض ودین مانع زکوٰۃ ہے اس وجہ سے اس دین کو اس نصاب کی طرف پھیرا جائے گا جس سے دین کی ادائیگی آسان ہو مثلاً کسی کے پاس دراھم ودنانیر کا بھی نصاب ہے اور گائے، بکری کا بھی نصاب ہے تو دین کو دراھم ودنانیر کی طرف پھیرا جائے گا کیونکہ ان سے دین ادا کرنا آسان ہے اس لئے کہ اس ادائیگی کے لئے بیع کی ضرورت نہیں ہے

(۵) امام محمدؒ کے متفرع مسئلہ کی وضاحت:۔ مذکورہ ضابطہ پر امام محمدؒ نے ایک مسئلہ متفرع کیا ہے کہ کسی شخص نے کسی عورت سے مطلق نصاب کو مہر بنا کر نکاح کیا اور اس شخص کے پاس دراھم کا بھی نصاب ہے اور بکریوں کا بھی نصاب ہے، تو اس صورت میں دَینِ مہر کو نصاب دراھم کی طرف پھیرا جائیگا کیونکہ اس سے دَین کی ادائیگی آسان ہے، لہٰذا اگر ان دونوں نصابوں پر سال گزر گیا تو بکریوں میں زکوٰۃ لازم ہوگی، دراھم میں نہیں، اسلئے کہ نصاب دراھم دَینِ مہر کی وجہ سے اس کی ملک سے نکل چکا ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾...... وَاَمَّا الْمُشْكِلُ فَهُوَ مَا ازْدَادَ خِفَاءً عَلَى الْخَفِيِّ، كَاَنَّهُ بَعْدَ مَا خَفِيَ عَلَى السَّامِعِ حَقِيْقَتُهُ دَخَلَ فِي اَشْكَالِهِ وَاَمْثَالِهِ حَتّٰى لَا يُنَالَ الْمُرَادُ اِلَّا بِالطَّلَبِ ثُمَّ بِالتَّاَمُّلِ حَتّٰى يَتَمَيَّزَ عَنْ اَمْثَالِهِ

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، مشکل کی تعریف، مثال، حکم اور وجہ تسمیہ تحریر کریں، خفی ومشکل کے درمیان فرق واضح کرنے کے بعد مشکل کا متقابل ذکر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور قابلِ التفات ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مشکل کی تعریف، مثال، حکم ووجہ تسمیہ (۴) خفی ومشکل میں فرق (۵) مشکل کے متقابل کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور بہرحال مشکل پس وہ کلام ہے جس میں خفی کی بہ نسبت خفا زیادہ ہو، گویا کہ وہ اس کے بعد کہ سامع پر اسکی حقیقت مخفی ہوگئی داخل ہوگیا وہ اپنے ہم شکل وامثال میں، یہاں تک کہ نہ حاصل ہو مراد مگر طلب سے پھر تامل (غور وفکر) سے یہاں تک کہ وہ اپنے امثال سے ممتاز ہو جائے۔

(۳) مشکل کی تعریف، مثال، حکم، اور وجہ تسمیہ:۔ تعریف "المشکل فهو ما ازداد خفاءً على الخفى كانّه بعد ما خفى على السامع حقيقته دخل فى اشكاله" یعنی مشکل وہ کلام ہے جس میں خفی کی نسبت خفا زیادہ ہو یہاں تک کہ اس کی مراد طلب اور تامل کے بغیر حاصل نہ ہو سکتی ہو۔

"مثال" مشکل کی مثال یہ ہے "والله لا يأتدم" (بخدا وہ ادام نہیں کھائے گا) یہ کلام بھنے ہوئے گوشت انڈے وغیرہ کے حق میں مشکل ہے کیونکہ پہلے ادام کا معنی معلوم ہو پھر تامل ہو کہ ان میں وہ معنی موجود ہے یا نہیں لہٰذا ادام کا معنی وہ چیز ہے جو روٹی کے تابع ہو اور روٹی اس سے رنگ جائے یہ معنی سرکہ میں موجود ہے مگر بھنے ہوئے گوشت انڈے وغیرہ میں نہیں ہے اسلئے ان میں یہ کلام مشکل ہوگی۔

"حکم" مشکل کا حکم یہ ہے کہ اولاً اس بات کا اعتقاد رکھے کہ اس کی جو کچھ مراد ہے وہ حق ہے، پھر الفاظ کے معانی کو طلب کرے اور اسکے محتملات کو تلاش کرے پھر تامل کرے کہ یہاں کونسا احتمال مراد ہے۔

"وجہ تسمیہ" مشکل اشکل الشیئی سے ماخوذ ہے یہ اسوقت بولا جاتا ہے جب کوئی چیز اپنے ہم مثل وہم شکل میں داخل ہو جائے یہ بھی چونکہ حقیقت کے مخفی ہونے کیوجہ سے اپنے امثال وہم شکلوں میں داخل ہو جاتا ہے اس وجہ سے اس کو مشکل کہتے ہیں یا یہ اشکل سے ماخوذ ہے جس کے معنی دشوار ہونے کے ہیں چونکہ سامع کے لئے اس کی مراد تک پہنچنا مشکل ہوتا ہے اس وجہ سے اسکو مشکل کہتے ہیں۔

(۴) خفی ومشکل میں فرق:۔ خفی ومشکل میں فرق یہ ہے کہ خفی میں بہ نسبت مشکل کے خفاء کم ہوتا ہے اور مشکل میں خفاء زیادہ ہوتا ہے، اس لئے کہ خفی کی مراد معلوم کرنے کیلئے فقط طلب کی ضرورت ہے اور مشکل میں طلب کے بعد ہم شکل امثال سے امتیاز پیدا کرنے کے لئے تامل یعنی غور وفکر بھی ضروری ہے۔

(۵) مشکل کے متقابل کی نشاندہی:۔ مشکل کا متقابل نص ہے۔

www.Bhalli.Info

﴿الشق الثانی﴾ ...... فصل فی متعلقات النصوص نعنی بها عبارۃ النص واشارۃ ودلالته واقتضاءه۔

عبارت النص واشارۃ النص کی تعریف ومثال ذکر کریں، دونوں کے درمیان فرق ذکر کریں، متعلقات النصوص کا معنی ومصداق واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) عبارت النص کی تعریف ومثال (۲) ان میں فرق (۳) متعلقات النصوص کا معنی ومصداق۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت النص واشارۃ النص کی تعریف ومثال:۔

کما مرّ فی الورقۃ الرابعۃ الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۱۷ھ۔

(۲) عبارت النص واشارۃ النص میں فرق:۔

کمامرّ فی الورقۃ الرابعۃ الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۱۸ھ۔

(۳) متعلقات النصوص کا معنی ومصداق:۔ متعلقات بفتح اللام ظرف یا مصدر میمی بمعنی متمسکات ہے۔ ظرف کی صورت میں مطلب یہ ہے کہ یہ فصل ان نصوص کے بیان میں ہے جو تمسک اور استدلال کا محل ہیں اور مصدر میمی کی صورت میں مطلب یہ ہے کہ یہ فصل نصوص کے ذریعہ تمسک واستدلال کے بیان میں ہے۔ اور اس کا مصداق نصوص اربعہ یعنی عبارت النص، اشارۃ النص، دلالۃ النص، اقتضاء النص ہیں۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... وَبِاعْتِبَارِ هٰذَا الْاَصْلِ قُلْنَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا) اِنَّ الْفَاسِقَ مِنْ اَهْلِ الشَّهَادَةِ فَيَنْعَقِدُ النِّكَاحُ بِشَهَادَةِ الْفُسَّاقِ لِاَنَّ النَّهْيَ عَنْ قُبُوْلِ الشَّهَادَةِ بِدُوْنِ الشَّهَادَةِ مُحَالٌ، وَ اِنَّمَا لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُمْ لِفَسَادٍ فِي الْاَدَاءِ لَا لِعَدَمِ الشَّهَادَةِ اَصْلًا۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ ھذا الاصل سے جس ضابطہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس کی وضاحت کریں اور عبارت کی تشریح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) ضابطہ کی وضاحت (۴) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور اسی اصل کے اعتبار سے ہم نے باری تعالیٰ کے قول "لاتقبلوا لھم شھادۃ ابداً" کے بارے میں کہا کہ فاسق اہل شہادۃ میں سے ہے لہٰذا منعقد ہوجائے گا نکاح فساق کی شہادۃ سے اسلئے کہ قبول شہادۃ سے نہی شہادۃ کے بغیر محال ہے اور انکی شہادۃ قبول نہ کی جائے گی اداء میں فساد کیوجہ سے، نہ اس وجہ سے کہ وہ بالکل شہادۃ کے اہل ہی نہیں ہیں۔

(۳) ضابطہ کی وضاحت:۔ ھذا الاصل سے مراد وہی مذکورہ ضابطہ وقاعدہ ہے، جس کی طرف مذکورہ جزئی میں وعلی ھذا قال اصحابنا کے ضمن میں اشارہ ہوچکا ہے کہ افعال شرعیہ سے نہی مشروع کے باقی رہنے کا تقاضا کرتی ہے۔

(۴) عبارت کی تشریح:۔ عبارت کا حاصل یہ ہے کہ ہم نے جو اصول بیان کیا کہ افعال شرعیہ پر وارد شدہ نہی فروع کے باقی رہنے کا تقاضا کرتی ہے، اس اصول کی بنیاد پر ہم کہتے ہیں کہ باری تعالیٰ کے قول "لاتقبلوا لھم شھادۃ ابدًا" سے معلوم ہوا کہ فاسق آدمی اہل شہادت میں سے ہے چنانچہ اگر کسی مرد نے دو فاسق مردوں کی موجودگی میں کسی عورت سے نکاح کرلیا تو وہ نکاح منعقد ہوجائیگا، دلیل اس کی یہ ہے کہ آیت میں قبول شہادت پر نہی وارد ہوئی ہے اور کسی چیز کا قبول یا عدم قبول اس چیز کے وجود کے بعد ہی ہوتا ہے لہٰذا قبول شہادت سے نہی بھی وجود شہادت کے بعد ہوگی پس معلوم ہوا کہ فاسق اہل شہادۃ میں سے ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... حَرْفُ الْبَاءِ لِلْاِلْصَاقِ فِيْ وَضْعِ اللُّغَةِ وَلِهٰذَا تَصْحَبُ الْاَثْمَانَ، وَتَحْقِيْقُ هٰذَا اَنَّ الْمَبِيْعَ اَصْلٌ فِي الْبَيْعِ وَالثَّمَنُ شَرْطٌ فِيْهِ، وَلِهٰذَا الْمَعْنٰى هَلَاكُ الْمَبِيْعِ يُوْجِبُ اِرْتِفَاعَ الْبَيْعِ دُوْنَ هَلَاكِ الثَّمَنِ، اِذَا ثَبَتَ هٰذَا فَنَقُوْلُ الْاَصْلُ اَنْ يَكُوْنَ التَّبَعُ مُلْصَقًا بِالْاَصْلِ لَا اَنْ يَكُوْنَ الْاَصْلُ مُلْصَقًا بِالتَّبَعِ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، الصاق، ملصق اور ملصق بہ کے معنی ذکر کرنے کے بعد بتائیں کہ ملصق اور ملصق بہ میں اصل کون ہے اور تابع کون ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مذکورہ الفاظ کے معانی (۴) ملصق وملصق بہ میں سے اصل وتابع کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ حرف با لغت کی وضع میں الصاق کے لئے ہے اسی وجہ سے وہ ثمنوں پر داخل ہوتا ہے اور اس کی تحقیق یہ ہے کہ مبیع اصل ہے بیع میں اور ثمن شرط ہے اس میں، اسی معنی کیوجہ سے مبیع کا ہلاک ہونا بیع کے ختم ہونے کو ثابت کرتا ہے، نہ کہ ثمن کا ہلاک ہونا، جب ثابت ہوگئی یہ بات تو ہم کہتے ہیں کہ اصل یہ ہے کہ تابع اصل کے ساتھ ملصق ہو، نہ یہ کہ اصل، تابع کے ساتھ ملصق ہو۔

(۳) مذکورہ الفاظ کے معانی:۔

"الصاق" الصاق ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ متصل اور متعلق ہونا ہے، جیسے مررت بزید گزرا میں زید کے ساتھ،

www.Bhalli.Info

یعنی میرا مرور (گزرنا) زید کے متصل تھا۔

"ملصق" باء کے ماقبل کو ملصق کہتے ہیں کیونکہ یہ مابعد کے ساتھ متصل ہوتا ہے۔

"ملصق بہ" جس لفظ پر باء داخل ہو اس کو ملصق بہ کہتے ہیں اس لئے کہ ماقبل اس کے ساتھ متصل ہوتا ہے جیسے مررت بزید میں مرور ملصق اور زید ملصق بہ ہے۔

(۴) ملصق و ملصق بہ میں سے اصل و تابع کی نشاندہی:۔ الصاق میں ملصق اصل اور ملصق بہ اس کے تابع ہوتا ہے جیسا کہ ولھذا تصحب الاثمان الخ سے واضح ہو رہا ہے۔

﴿الورقة الخامسة فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَاعْلَمْ اَنَّ كُلَّ مَا شُرِطَ فِيْهِ الْعَلَمِيَّةُ وَهُوَ الْمُؤَنَّثُ بِالتَّاءِ وَ الْمَعْنَوِیُّ وَالْعُجْمَةُ وَ التَّرْكِيْبُ وَالْاِسْمُ الَّذِیْ فِيْهِ الْاَلِفُ وَ النُّوْنُ الزَّائِدَتَانِ، اَوْلَمْ يُشْتَرَطْ فِيْهِ ذٰلِكَ وَ اجْتَمَعَ مَعَ سَبَبٍ وَاحِدٍ فَقَطْ وَ هُوَ الْعَلَمُ الْمَعْدُوْلُ وَ وَزْنُ الْفِعْلِ اِذَا نُكِّرَ صُرِفَ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ عبارت کی تشریح کرتے ہوئے قسم اوّل و قسم ثانی میں منصرف ہونے کی وجہ تحریر کریں کل ما شرط میں "ما" کا مصداق بتائیں اور لم یشترط فیہ ذلك" میں "ذلك" کا مشار الیہ اور "فیہ" کا مرجع متعین کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) قسم اول و ثانی کے منصرف ہونے کی وجہ (۵) "ما" کے مصداق "ذلك" کے مشار الیہ "فیہ" کے مرجع کی تعیین۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور جان لو یہ بات کہ ہر وہ غیر منصرف جس میں علمیت کی شرط لگائی گئی ہے اور وہ مونث بالتاء اور تانیث معنوی اور عجمہ اور ترکیب اور وہ اسم "جس میں الف و نون زائدتان ہوں" یا نہ شرط لگائی گئی ہو اس اسم غیر منصرف میں علمیت کی بلکہ فقط ایک سبب کیساتھ جمع ہوتی ہو اور وہ علم المعدول اور وزن فعل ہے جب اس غیر منصرف کو نکرہ بنایا جائے تو یہ منصرف ہو جائے گا۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں مصنف غیر منصرف کے متعلق ایک فائدہ ذکر فرما رہے ہیں کہ ہر وہ غیر منصرف جس میں علمیت موثرہ مع شرط ہے یا سبب محض ہے دوسرے سبب کے لئے شرط نہیں ہے (جن کی تفصیل سوال میں موجود ہے) تو جب اس غیر منصرف کو نکرہ بنائیں گے تو یہ اسم منصرف بن جائے گا۔

(۴) قسم اول و ثانی کے منصرف ہونے کی وجہ:۔ وہ غیر منصرف جس میں علمیت موثرہ مع شرط ...

اس اسم کو نکرہ بنائیں گے تو وہ اسم منصرف ہو جائیگا کیونکہ جب نکرہ بنایا تو علمیت ختم ہو گئی اور علمیت کے ختم ہونے کی وجہ سے دوسرا سبب بھی ختم ہو گیا کیونکہ اس کے موثر ہونے کیلئے علمیت شرط تھی جب شرط ختم ہو گئی تو مشروط بھی ختم ہو گیا کیونکہ ضابطہ ہے (اذافات الشرط فات المشروط) جب کوئی سبب باقی نہ رہا تو وہ اسم منصرف ہو گیا اور ایسے اسباب چار ہیں تانیث معنوی، عجمہ، ترکیب اور وہ اسم جس میں الف و نون زائدہ ہوں۔ اور غیر منصرف کی دوسری قسم جس میں علمیت سبب کے طور پر موثرہ ہو اس کو بھی جب نکرہ بنائیں گے تو وہ بھی منصرف ہو جائے گا کیونکہ علمیت کے ختم ہونے کے بعد صرف ایک ہی باقی رہ گیا اور ایک سبب سے اسم غیر منصرف نہیں بنتا۔ اور ایسے سبب دو ہیں العلم المعدول اور وزن فعل۔

(۵) "ما" کے مصداق "ذلك" کے مشار الیہ اور "فیہ" کے مرجع کی تعیین:۔ مذکورہ عبارت ماشرط ... کا مصداق غیر منصرف ہے لم یشترط فیہ ذلك" میں ذلك کا مشار الیہ علمیت اور "فیہ" کی ضمیر مجرور کا مرجع بھی غیر منصرف ...

﴿الشق الثانی﴾...... التميز هو نكرة الخ۔

تمیز کا لغوی اور اصطلاحی معنی اور مثال ذکر کریں، تمیز کی قسمیں مع امثلہ ذکر کریں، علی التمرة مثلھا ... اور طاب زید نفساً کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) تمیز کا لغوی و اصطلاحی معنی اور مثال (۲) ... کی اقسام مع امثلہ (۳) مذکورہ جملوں کی ترکیب۔

﴿جواب﴾......(۱) تمیز کا لغوی و اصطلاحی معنی اور مثال:۔ تمیز کا لغوی معنی جدا کرنا ہے اور ... میں تمیز وہ نکرہ ہے جو مقدار کے بعد ذکر کیا جائے خواہ وہ مقدار عدد ہو یا کیل ہو یا مساحت ہو یا انکے علاوہ کوئی اور چیز ... ابہام ہو اور وہ نکرہ (تمیز) اس ابہام کو رفع اور دور کر دے جیسے "عندی عشرون درھما" اس میں عشرون میں ابہام ... نہ تھا کہ کیا چیز ہیں بعد درھماً نے ابہام کو دور کر دیا کہ میرے پاس بیس درھم ہیں۔ روپے، دینار، قلم، کتابیں وغیرہ ...

(۲) تمیز کی اقسام مع امثلہ:۔ تمیز کی متعدد اقسام ہیں (۱) وہ تمیز جو مفرد عددی سے ابہام کو ... جیسے "عندی عشرون درھما" اس میں عشرون ممیز عدد ہے درھما تمیز ہے (۲) وہ تمیز جو مفرد کیلی سے ... دور کرے جیسے "عندی قفیزان براً" اس میں قفیزان ممیز کیلی ہے براً تمیز ہے (۳) وہ تمیز جو مفرد وزنی ... کو دور کرے جیسے عندی منوان سمنا، اس میں منوان ممیز وزنی ہے سمنا تمیز ہے (۴) وہ تمیز جو مفرد ... ابہام کو دور کرے جیسے "عندی جریبان قطنا" اس میں جریبان مفرد ساحتی ہے اور قطناً تمیز ہے (... جو مفرد مقیاسی سے ابہام کو دور کرے جیسے "علی التمرة مثلھا زبداً" اس میں مثلھا مفرد مقیاسی ہے اور زبداً ... اس سے ابہام کو رفع کیا ہے (۶) وہ تمیز جو مفرد غیر مقداری سے ابہام کو دور کرے جیسے "ھذا خاتم حدید..." ... (۷) وہ تمیز جو جملہ سے ابہام کو رفع کیا ہے ...

www.Bhalli.Info

"نفسا" اس میں نفسا تمیز ہے جس نے پورے جملہ طاب زید میں موجود ابہام کو دور کیا ہے۔

(٣) مذکورہ جملوں کی ترکیب:۔ علی التمرة مثلها زبداً، علی التمرة، جار مجرور ملکر [illegible] متعلق ہو کر خبر مقدم، مثلها، مضاف مضاف الیہ ملکر ممیز زبداً، تمیز، ممیز تمیز ملکر مبتداء مؤخر مبتداء خبر ملکر [illegible] ہوا طاب زید نفسا طاب "فعل" زید "ممیز" نفسا "تمیز" ممیز تمیز ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر [illegible]

السوال الثانی ١٤٢٤ھ

الشق الاول ...... وذ ولا یضاف الی مضمر اصلاً۔

ذو ضمیر کی طرف کیوں مضاف نہیں ہوتا، وجہ لکھیں، ذو بغیر اضافت کے استعمال ہوتا ہے یا نہیں؟ مع [illegible] انما یعرف ذاالفضل من الناس ذووہ کا جواب تحریر کرنے کے بعد اس کی ترکیب کریں۔

خلاصۂ سوال ...... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (١) ذو کے ضمیر کی طرف مضاف [illegible] وجہ (٢) ذو کے بلا اضافت استعمال نہ ہونے کی وجہ (٣) شعر کا جواب (٤) شعر کی ترکیب۔

جواب ...... (١) ذو کے ضمیر کی طرف مضاف نہ ہونے کی وجہ:۔ ذو کو واضع نے [illegible] کیا ہے کہ یہ اسم جنس کی طرف مضاف ہو کر اس اسم جنس کو کسی نکرہ کی صفت بنائے جیسے "جاء نی رجل ذو مال" اور [illegible] اسم جنس نہیں ہوتی اس لئے ذو ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا ورنہ خلاف وضع لازم آئیگا۔

(٢) ذو کے بلا اضافت استعمال نہ ہونے کی وجہ:۔ ذو کا معنی ہے صاحب جیسے ذو مال، صاحب مال، اور صاحب ہمیشہ کسی کی طرف مضاف ہوتا ہے اس لئے ذو بغیر اضافت کے استعمال نہیں ہوتا۔

(٣) شعر کا جواب: مصنفؒ فرماتے ہیں کہ شاعر کے اس شعر میں ذو ضمیر کی طرف مضاف ہے مگر یہ خلاف قاعدہ اور شاذ ہے جس کو استدلال کے طور پر پیش کرنا درست نہیں ہے۔

(٤) شعر کی ترکیب:۔ "انما" کلمہ حصر "یعرف" فعل "ذاالفضل" مضاف مضاف الیہ ملکر موصوف "من الناس" جار مجرور ملکر الکائن کے متعلق ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مفعول بہ مقدم "ذووہ" مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الشق الثانی ...... وَمِنْهَا أَيْنَ وَ أَنّٰى لِلْمَكَانِ بِمَعْنَى الْاِسْتِفْهَامِ نَحْوُ أَيْنَ تَمْشِيْ وَ أَنّٰى تَقْعُدُ وَبِمَعْنَى الشَّرْطِ نَحْوُ أَيْنَ تَجْلِسْ أَجْلِسْ وَ أَنّٰى تَقُمْ أَقُمْ وَمِنْهَا مَتٰى لِلزَّمَانِ شَرْطاً أَوْ اِسْتِفْهَاماً نَحْوُ مَتٰى تَصُمْ أَصُمْ۔

عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کریں، منها کی ضمیر کا مرجع اور شرطاً اور استفهاماً کے منصوب ہونے کی [illegible] تحریر کریں، کیف انت کی نحوی ترکیب کریں۔

خلاصۂ سوال ...... اس سوال میں پانچ امور توجہ طلب ہیں (١) عبارت پر اعراب (٢) عبارت کی تشریح (٣) [illegible] کا مرجع (٤) شرطاً اور استفهاماً کے نصب کی وجہ (٥) کیف انت کی ترکیب۔

جواب ...... (١) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(٢) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں ظروف مبنیہ میں سے أَيْنَ، أَنّٰى اور مَتٰى کے متعلق تفصیل [illegible] کہ أَيْنَ اور أَنّٰى ظروف مکان میں سے ہیں اور یہ حروف استفہام کے معنی کو متضمن ہوتے ہیں جیسے [illegible] (تو کہاں جا رہا ہے) أَنّٰى تَقْعُدُ (تو کہاں بیٹھا ہے) اور شرط کے معنی کو بھی متضمن ہوتے ہیں جیسے أَيْنَ [illegible] أَجْلِسْ (تو جہاں بیٹھے گا میں بھی وہاں بیٹھوں گا) اور مَتٰى ظروف زمان میں سے ہے یہ بھی حرف شرط و [illegible] متضمن ہوتا ہے اسکی مثال جیسے مَتٰى تَذْهَبُ (تو کب جائیگا) اور شرط کی مثال مَتٰى تَصُمْ أَصُمْ [illegible] میں بھی روزہ رکھوں گا)۔

(٣) منها کی ضمیر کا مرجع:۔ منها کی ضمیر مجرور کا مرجع الظروف المبنیہ ہے جو شروع فصل میں گزر چکا ہے۔

(٤) شرطا و استفهاما کے نصب کی وجہ:۔ شرطًا و استفهاماً دونوں تمیز ہونے کی بنا پر یا حال [illegible] منصوب ہیں۔

(٥) کیف انت کی ترکیب:۔ کَیْفَ "حرف استفہام بمعنی فی ای حال "فی" جار "اَیِّ حَالٍ" مضاف [illegible] ملکر مجرور، جار مجرور ملکر کائن کے متعلق ہو کر شبہ جملہ ہو کر خبر مقدم "انت" مبتدا مؤخر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

السوال الثالث ١٤٢٤ھ

الشق الاول ...... وکان علی ثلاثة اقسام۔

کان کی تینوں اقسام کی تعریف مع امثلہ لکھیں، کان زائدہ کی مثال میں مولف نے جو شعر لکھا ہے وہ ترجمہ کے [illegible] تحریر کریں، کان المطر کی نحوی ترکیب کریں۔

خلاصۂ سوال ...... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (١) کان کی اقسام ثلاثہ کی تعریف مع امثلہ (٢) کان [illegible] کی مثال والا شعر مع ترجمہ (٣) کان المطر کی ترکیب۔

جواب ...... (١) کان کی اقسام ثلاثہ کی تعریف مع امثلہ:۔ کان کی تین اقسام ہیں۔

١۔۔۔۔ "کان ناقصہ" یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے مبتدا کو اس کا اسم خبر کو کان کی [illegible] کہتے ہیں جیسے "کان اللّٰہ غفوراً رحیماً"۔

٢۔۔۔۔ "کان تامہ" یہ حَصَلَ کے معنی میں ہوتا ہے اور اس کے مابعد والا اسم اسکا فاعل ہوتا ہے جیسے "کان [illegible] "یعنی حصل المطر۔

www.Bhalli.Info

۳...... "کان زائدہ" جس کے حذف سے کلام میں خلل اور بگاڑ پیدا نہ ہو جیسے۔

جیاد ابنی ابی بکر تسامی　　علیٰ کان المسومة العراب

اس میں کان زائدہ ہے اس کے حذف سے شعر کے معنی میں خلل پیدا نہیں ہوتا۔

(۲) کان زائدہ کی مثال والا شعر مع ترجمہ:۔ شعر ابھی گزر چکا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میر... کے عمدہ گھوڑے ان عربی نشان لگائے ہوئے گھوڑوں پر فوقیت رکھتے ہیں۔

(۳) کان المطر کی ترکیب:۔ "کان تامه" بمعنی حَصَلَ، حَصَلَ فعل "المطر" اس... فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ تحریر کریں۔

حال، استثناء، مفعول له، غیر منصرف، مرکب اضافی، ماضمر عامله علی شریطة ال...

﴿خلاصہ سوال﴾ ...... اس سوال میں فقط مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ ...... مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ:۔

استثناء:۔ حرف استثناء کے ذریعہ ماقبل والے حکم سے مابعد کو خارج کرنا جیسے "جاء نی القوم الا ..." میں الا کے ذریعہ زید کو مجیئت (آنا) والے حکم سے خارج کر دیا گیا ہے۔

حال:۔ وہ لفظ ہے جو صدور فعل یا وقوع فعل کے وقت فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت کو بیان کرے جیسے جاء زید...

مفعول لہ:۔ وہ مفعول ہے جس کی وجہ سے ماقبل والا فعل واقع ہو جیسے ضربتُ زیداً تادیباً ... تادیباً ضربتُ فعل کی علت ہے کہ میں نے ادب سکھانے کیلئے زید کو مارا۔

غیر منصرف:۔ وہ اسم جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو کے قائم مقام ... جائے جیسے عُمَرُ یعقوبَ یہ عدل اور معرفہ کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

مرکب اضافی:۔ وہ مرکب ہے جس میں ایک اسم کی دوسرے اسم کی طرف اضافت اور نسبت ہو جیسے غلامُ ...

ماضمر عامله علی شریطة التفسیر:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۰ھ۔

﴿الورقة السادسة فی السیر والتاریخ﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... قصص النبیین کے مؤلف کے حالات لکھتے ہوئے بتائیں کہ کتاب میں کتنے انبیاء کے ... بیان کئے گئے ہیں، ان کے نام ذکر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) مؤلف کے حالات (۲) کتاب میں مذکورہ انبیاء ... کی تعداد و اسماء۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) مؤلف کے حالات:۔

...... مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ ......

ولادت اور خاندان:۔ آپ ۱۳۳۳ھ کو تکیہ شاہ علم اللہ رائے بریلی ہندوستان میں علامہ حکیم سید عبدالحی الحسنی کے ... پیدا ہوئے، آپ کے جد امجد مولانا حکیم فخر الدین خیالی فارسی کے نامور مصنف اور شریعت و طریقت کے جامع بزرگ تھے۔ آپ کی والدہ خیر النساء قرآن کریم کی حافظہ معاشرت خانہ داری کے فن میں خداداد بصیرت اور طبعی ذوق رکھنے والی ... خاتون تھیں، آپ اپنی والدہ ماجدہ کے اکلوتے فرزند ہیں، آپ کی دو بہنیں ہیں دونوں آپ سے عمر میں بڑی ہیں۔ آپ ابھی نو سال کے تھے کہ والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کی تربیت اور کفالت کی ذمہ داری آپ کے ... بھائی مولانا ڈاکٹر سید عبدالعلی کے سر آئی جو خود ان دنوں طالب علمی سے نئے نئے نکلے تھے۔ اور ایک ٹریننگ لے رہے تھے ... انہوں نے اس خوش اسلوبی اور حوصلہ و عزم سے اس بار کو اٹھایا کہ شفقت پدری سے محروم ہونے کا احساس نہیں پیدا ہونے دیا۔

ابتدائی تعلیم:۔ قرآن مجید اور فارسی کی کتابیں اپنے وطن رائے بریلی میں اپنے خاندان کے بزرگوں سے پڑھیں۔ ... صرف و نحو ادب و دریاست کی تعلیم شیخ خلیل بن محمد بن شیخ حسین الیمنی سے حاصل کی۔ شیخ خلیل آپ کو عربی پڑھاتے عربی میں گفتگو ... کرتے اور ہمہ وقت تربیت میں مصروف رہتے۔ آپ کے ذہن کا پہلا سانچہ شیخ صاحب نے خالص عربی انداز میں ڈھال دیا۔ ۱۹۳۰ء میں آپ نے لکھنؤ یونیورسٹی سے فاضل حدیث کا امتحان دیا اور اس سے قبل فاضل ادب کا امتحان دیا۔ ... دینیات کی تعلیم مولانا شبلیؒ اور حدیث کی تعلیم حضرت حیدر حسن خان صاحب سے حاصل کی، پھر دارالعلوم دیوبند تشریف لے ... گئے اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے درس حدیث میں شرکت کی۔ واپسی پر ندوہ آ کر علامہ شیخ محمد تقی الدین ہلالی مراکشی سے ادب عربی کی اونچی کتابیں پڑھیں۔ حضرت لاہوریؒ نے آپ کو اپنے ... شیخ حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب دین پوری کی بیعت میں داخل کرا دیا۔ اور خود تربیت کی ذمہ داری لی، بالآخر خلافت سے سرفراز کیا۔

تدریس:۔ مولانا مسعود عالم ندوی کے بعد ۱۹۳۴ء میں آپ نے دارالعلوم ندوۃ العلماء میں مسند تدریس کو سنبھالا

www.Bhalli.Info

(۲) **ایلاء** کا لغوی واصطلاحی معنی:۔ **ایلاء** لغت میں **الیٰ** بمعنی قسم کا باب افعال کا مصدر ہے اور اصطلاح میں مرد کا اس بات پر قسم کھانا کہ وہ چار ماہ تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا۔

(۳) چار ماہ سے کم میں **ایلاء** کا حکم:۔ اگر کسی نے چار ماہ سے کم پر قسم اٹھائی کہ بیوی کے قریب نہیں جائے گا تو اس سے **ایلاء** منعقد نہ ہوگا لہٰذا اس مدت میں اگر وہ بیوی کے قریب چلا گیا تو حانث ہو جائے گا کفارہ دے گا اور اگر قریب نہ گیا تو طلاق واقع نہیں ہوگی قسم ختم ہو جائے گی۔

﴿الورقة الرابعة فی اصول الفقه﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاوّل﴾...... **فصل فی المطلق والمقید، ذهب اصحابنا الیٰ ان المطلق من کلام الله تعالیٰ اذاامکن العمل باطلاقه.**

مطلق ومقید کی تعریف مع امثلہ لکھیں، دونوں کے درمیان فرق تحریر کریں، کتاب اللہ کے مطلق کا حکم مثال سمیت لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مطلق ومقید کی تعریف مع امثلہ (۲) دونوں میں فرق (۳) کتاب اللہ کے مطلق کا حکم مع مثال۔

﴿جواب﴾......(۱) مطلق ومقید کی تعریف مع امثلہ:۔

کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۱۷ھ۔

(۲) مطلق ومقید میں فرق:۔ مطلق وہ اسم ہے جو صرف کسی ذات پر دلالت کرتا ہے اور ذات کے ساتھ کسی وصف پر دلالت ملحوظ نہیں ہوتی۔ اور مقید ذات پر دلالت کرتا ہے اور اس میں وصف پر بھی دلالت ملحوظ ہوتی ہے۔

(۳) کتاب اللہ کے مطلق کا حکم مع مثال:۔ کتاب اللہ کے مطلق پر جب تک عمل کرنا ممکن ہو اس پر خبر واحد اور قیاس کے ذریعہ زیادتی کرنا جائز نہیں ہے جیسے آیتِ وضو **فاغسلوا وجوهکم الخ** میں مطلق غسل کا ذکر ہے لہٰذا اس پر خبر واحد کے ذریعہ نیت، ترتیب، موالات اور تسمیہ کے شرط ہونے کی زیادتی نہیں کی جائیگی، البتہ خبر واحد پر اس طور پر عمل کریں گے کہ حکمِ کتاب اللہ میں تبدیلی واقع نہ ہو وہ یہ کہ مطلق غسل آیت کیوجہ سے فرض اور نیت، ترتیب وغیرہ خبر واحد کی وجہ سے سنت ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... **ثم لهٰذهِ الاربعة اربعة اخرى تقابلها، فضد الظاهر الخفی وضد النص المشکل وضد المفسر المجمل وضد المحکم المتشابه فالخفی ما خفی المرادبه بعارض لامن حیث الصیغة.**

عبارت کا ترجمہ وتشریح کریں **"هٰذه الاربعة"** کا مشارالیہ تحریر کریں، خفی کی مثال اور تعریف ذکر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) **هٰذه الاربعة** کا مشارالیہ (۴) خفی کی تعریف ومثال۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ پھر ان چار اقسام کیلئے دوسری چار اقسام ہیں پس ظاہر کی ضد خفی ہے اور نص کی ضد مشکل ہے اور مفسر کی ضد مجمل ہے اور محکم کی ضد متشابہ ہے، پس خفی وہ ہے کہ مخفی ہو اس کی مراد کسی عارض کیوجہ سے نہ کہ نفس صیغہ کے اعتبار سے۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔ ماقبل میں مصنفؒ نے ظہور معنی کے اعتبار سے لفظ کی چار اقسام ظاہر، نص، مفسر، محکم بیان کی تھیں اس عبارت میں ان اقسام اربعہ کی ضد اور متقابلات کو بیان کر رہے ہیں کہ ظاہر کی ضد خفی، نص کی ضد مشکل، مفسر کی ضد مجمل اور محکم کی ضد متشابہ ہے۔ اسکے بعد خفی کی تعریف ذکر کی ہے۔

(۳) **هٰذه الاربعة** کا مشارالیہ:۔ **هٰذه الاربعة** کا مشارالیہ ظاہر، نص، مفسر ومحکم ہے۔

(۴) خفی کی تعریف ومثال:۔ **کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۱ھ۔**

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاوّل﴾...... **ثم المأمور به فی حق الحسن نوعان.**

حسن کے اعتبار سے مامور بہ کی اقسام مع امثلہ لکھیں، حسن لعینہ کا حکم ومثال بیان کریں۔ حدود، قصاص اور جہاد کس قسم میں داخل ہیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور طلب کیے گئے ہیں (۱) حُسن کے اعتبار سے مامور بہ کی اقسام مع امثلہ (۲) حُسن لعینہ کا حکم ومثال (۳) مذکورہ اقسام کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) حُسن کے اعتبار سے مامور بہ کی اقسام مع امثلہ:۔ حسن کے اعتبار سے مامور بہ کی دو قسمیں ہیں (۱) حسن لذاتہ (۲) حُسن لغیرہ۔

حسن لذاته کا مطلب یہ ہے کہ خود اس مامور بہ کی ذات میں بغیر کسی واسطہ کے حُسن موجود ہو جیسے ایمان لانا، نماز پڑھنا، سچ بولنا، انصاف کرنا، حج وزکوٰۃ ادا کرنا۔

حسن لغیره کا مطلب یہ ہے کہ خود اس مامور بہ کی ذات میں حُسن اور خوبی نہ ہو بلکہ دوسری چیز کی وجہ سے اس میں حُسن وخوبی آئی ہو جیسے وضو کرنا بذاتِ خود حُسن نہیں ہے اعضاء کو ٹھنڈا و پاک کرتا ہے مگر نماز کی چابی اور وسیلہ ہونے کی وجہ سے اس میں حُسن آیا ہے۔

(۲) حُسن لعینہ کا حکم ومثال:۔ حُسن لعینہ کی دو قسمیں ہیں۔

www.Bhalli.Info

۱...... جو سقوط کا احتمال نہ رکھے جیسے ایمان باللہ۔ یہ قسم جب بندہ پر واجب ہو جائے تو ادائیگی کے بغیر ساقط نہ ہو

۲...... جو سقوط کا احتمال رکھے جیسے نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، یہ قسم جب بندہ پر لازم ہو جائے تو اس کے سقوط کی دو صورتیں ہیں۔ اول یہ کہ اس کی ادائیگی کیجائے، ثانی یہ کہ شارع ساقط کردے۔

(۳) حدود، قصاص اور جہاد کی وضاحت:۔ یہ تینوں اقسام حسن لغیرہ کے تحت داخل ہیں، بذاتہ ان میں حسن نہیں ہے بلکہ یہ ظلم کے خاتمہ، انصاف کے قیام اور اعلاء کلمۃ اللہ کا سبب ہیں اس وجہ سے ان میں حسن پایا جاتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... **لٰکنّ للاستدراك بعد النفی فیکون موجبه اثبات مابعده فلما نفی ماقبله فثابت بدلیله والعطف بهذه الکلمة انما یتحقق عنداتساق الکلام، فان کان الکلام متسقاً یتعلق النفی بالاثبات الذی بعده والّا فهو مستأنف.**

عبارت کی بے غبار تشریح کریں، کلام کے متسق ہونے کا مطلب بیان کریں، استدراک کیلئے لٰکن کی تین مثالیں تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) کلام متسق کا مطلب (۳) لٰکن کی امثلہ۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت کی تشریح:۔ لکن استدراک کیلئے یعنی ماقبل والی کلام سے پیدا شدہ وہم کو دور کرنے کیلئے نفی کے بعد واقع ہوتا ہے اور اس کا نمو جب اپنے مابعد کا اثبات ہوتا ہے جیسے "ما رأیت زیداً لٰکن عمرواً" زید وعمرو دو دوست ہیں، ہر وقت اکٹھے اٹھتے بیٹھتے ہیں، متکلم نے جب "ما رأیت زیداً" کہا تو اس سے وہم ہوا کہ شاید عمرو کو بھی نہیں دیکھا تو "لٰکن عمرواً" سے جواب دیکر وہم کو دور کردیا کہ میں نے زید کو نہیں دیکھا لیکن عمرو کو دیکھا ہے، اور اسکے ماقبل کی نفی اس کے ذریعہ سے نہیں ہوتی بلکہ ماقبل پر داخل شدہ حرف نفی کے ذریعہ سے ثابت ہوتی ہے، یا فقط مابعد کے اثبات کیلئے آتا ہے۔ لٰکن کے ذریعہ عطف اس وقت درست ہوتا ہے۔ جبکہ کلام متسق ہو۔

(۲) کلام کے متسق ہونے کا مطلب:۔ کلام کے متسق ہونے کیلئے دو شرطیں ہیں۔

۱...... یہ کہ کلام کا ایک حصہ دوسرے حصہ کے ساتھ متصل اور مرتبط ہو۔

۲...... یہ کہ اثبات کا محل اور نفی کا محل مختلف ہو۔ جیسے جاء نی زیدٌ لکن عمروٌلم یأتِ اس مثال میں اثبات کا محل زید ہے اور نفی کا محل عمرو ہے۔ کلام میں اتساق پایا گیا لہٰذا یہ عطف درست ہے۔

(۳) لٰکن کی امثلہ:(۱) ما رأیت زیداً لٰکن عمرواً (۲) جاء نی زیدٌ لکن عمروٌلم یأت (۳) ما اکلت نخلاً لٰکن عنباً۔

☆☆☆☆☆

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاوّل﴾ ...... **وَبِاعْتِبَارِ مَعْنَى الظَّرْفِيَّةِ قُلْنَا اِذَا حَلَفَ عَلٰى فِعْلٍ وَاَضَافَهُ اِلٰى زَمَانٍ اَوْ مَكَانٍ فَاِنْ كَانَ الْفِعْلُ مِمَّا يَتِمُّ بِالْفَاعِلِ يُشْتَرَطُ كَوْنُ الْفَاعِلِ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ اَوِ الْمَكَانِ وَاِنْ كَانَ الْفِعْلُ يَتَعَدّٰى اِلٰى مَحَلٍّ يُشْتَرَطُ كَوْنُ الْمَحَلِّ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ اَوِ الْمَكَانِ، لِاَنَّ الْفِعْلَ اِنَّمَا يَتَحَقَّقُ بِاَثَرِهٖ وَالْاَثَرُ فِي الْمَحَلِّ.**

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، عبارت میں بیان کردہ ضابطہ کی مثال دے کر وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) ضابطہ کی وضاحت مع مثال۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور معنی ظرفیت کے اعتبار سے ہم نے کہا کہ جب حالف نے قسم کھائی کسی فعل پر اور اس فعل کو منسوب کرے زمان یا مکان کی طرف تو اگر فعل ایسا ہے جو پورا ہو جاتا ہے فاعل کے ساتھ تو شرط ہوگا اسی زمان یا مکان میں فاعل کا ہونا، اور اگر فعل متعدی ہو کسی محل کی طرف تو اس زمان یا مکان میں محل کا موجود ہونا شرط ہوگا اس لئے کہ فعل اپنے اثر کے ساتھ متحقق ہوتا ہے اور اس کا اثر محل میں ہے۔

(۳) ضابطہ کی وضاحت مع مثال:۔ اس عبارت میں مصنفؒ نے ایک ضابطہ کی طرف اشارہ کیا کہ حالف نے اگر کسی فعل پر حلف کیا (قسم اٹھائی) اور اس فعل کو کسی زمانہ یا جگہ کی طرف منسوب کیا تو دیکھا جائیگا کہ فعل لازمی ہے یا متعدی، یعنی فقط فاعل پر پورا ہوتا ہے یا فاعل کے علاوہ محل ومفعول کا بھی محتاج ہوتا ہے، اگر فعل لازمی ہے تو وہ جس زمانہ یا جگہ کی طرف منسوب ہے حانث ہونے کے لئے فاعل کا اس زمان یا مکان میں موجود ہونا شرط ہے جیسے "ان لم یُصَلِّ فی المسجد فعبدی حر" تو بوقت ادائیگی صلوۃ فاعل کے مسجد میں موجود ہونے سے وہ حانث ہوگا۔

اور اگر فعل متعدی ہے تو حانث ہونے کیلئے مفعول کا اس زمان یا مکان میں موجود ہونا شرط ہے جیسے "ان قتلتك فی المسجد فعبدی حر" تو اس صورت میں حانث ہونے کے لئے مفعول کا مسجد میں ہونا شرط ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... **فصل فی وجوه البیان۔**

بیان کے لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں، بیان کی کتنی قسمیں ہیں، نام اور تعداد لکھیں، ان میں سے کسی ایک قسم کی تعریف، مثال اور حکم بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) بیان کا لغوی واصطلاحی معنی (۲) بیان

www.Bhalli.Info

اقسام کی تعداد واسماء (۳) کسی ایک کی تعریف، مثال اور حکم۔

﴿جواب﴾......(۱) بیان کا لغوی واصطلاحی معنی:۔ بیان کا لغوی معنی ظہور واظہار یعنی ظاہر ہونا اور ظاہر کرنا ہے اور اصطلاح میں بیان مافی الضمیر کے ادا کرنے اور سمجھانے کو کہتے ہیں۔

(۲) بیان کی اقسام کی تعداد واسماء:۔ بیان کی سات اقسام ہیں (۱) بیان تقریر (۲) بیان تفسیر (۳) بیان تغییر (۴) بیان ضرورۃ (۵) بیان حال (۶) بیان عطف (۷) بیان تبدیل۔

(۳) کسی ایک کی تعریف، مثال اور حکم:۔ بیان کی دوسری قسم بیان تفسیر ہے اور بیان تفسیر یہ ہے کہ اگر لفظ مجمل یا مشترک ہونے کی وجہ سے متکلم کی مراد ظاہر نہ ہو پھر متکلم اپنے بیان سے اس کی تفسیر کر دے مثلاً متکلم کہے کہ فلاں علی عشرة" اب یہ معلوم نہیں کہ وہ چیز کیا ہے تو متکلم خود ہی تفسیر کر دے "علی عشرة دراهم" بیان تفسیر کا حکم یہ ہے کہ کلام کے فوراً بعد یہ بیان لائے یا کچھ وقفہ کے بعد لائے بہر صورت یہ بیان صحیح ہوتا ہے۔

﴿الورقة الخامسة فی النحو﴾

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾...... الباء للالصاق نحو مررت بزید وللاستعانة نحو کتبت بالقلم وللتعليل نحو انكم ظلمتم انفسكم باتخاذكم العجل.

الصاق، استعانت اور تعلیل کی وضاحت کر کے صرف مثالوں کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) مذکورہ الفاظ کی وضاحت (۲) امثلہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾......(۱) مذکورہ الفاظ کی وضاحت:۔

"الصاق" باء الصاق کیلئے آتی ہے یعنی یہ بتلاتی ہے کہ کوئی چیز میرے مدخول کیساتھ ملصق یعنی چمٹی ہوئی ہے جیسے مررت بزید باء نے بتلایا کہ متکلم کا مرور زید سے چمٹا ہوا ہے۔

"استعانت" یعنی باء بتلاتی ہے کہ میرے مدخول سے فعل میں مدد لی گئی ہے جیسے "کتبت بالقلم" باء نے بتلایا کہ متکلم نے میرے مدخول یعنی قلم سے لکھنے میں مدد لی ہے۔

"تعلیل" یعنی باء بتلاتی ہے کہ میرا مدخول ماقبل والے فعل کی علت اور سبب بن رہا ہے جیسے انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل باء نے بتلایا کہ میرا مدخول یعنی بچھڑے کی عبادت کرنا علت ہے مخاطبین کے اپنی نفسوں پر ظلم کرنے کی۔

(۲) امثلہ کی ترکیب:۔ مررت بزید "مررت" فعل با فاعل "بزید" جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل، متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

کتبت بالقلم: یہ بھی مررت بزید کی طرح ہی جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

انکم ظلمتم الخ إنّ حرف مشبہ بالفعل کم ضمیر اسکا اسم "ظلمتم" فعل وفاعل "انفسکم" مضاف ومضاف الیہ مفعول بہ "بـا" جارہ "اتخاذ" مصدر مضاف "کم" ضمیر فاعل مضاف الیہ "العجل" مفعول اول "الٰہاً" مفعول ثانی محذوف، مصدر مضاف اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر شبہ جملہ ہو کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل، متعلق ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اِنّ کی خبر، انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾......والی لانتهاء الغاية نحو سرت من البصرة الى الكوفة وللمصاحبة نحو قوله تعالىٰ ولا تاكلوا اموالهم الى اموالكم ۔

عبارت کی تشریح کر کے صرف خط کشیدہ حصہ کی ترکیب کریں نیز یہ بتائیں کہ الی کا مابعد الی کے ماقبل میں کب داخل ہوتا ہے اور کب داخل نہیں ہوتا، مثال سے واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) عبارت مخطوطہ کی ترکیب (۳) الی کے مابعد کا ضابطہ مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں حروف جارہ میں سے "الی" کے متعلق کچھ تفصیل بیان فرما رہے ہیں تو فرمایا کہ الـی کبھی انتہاء غایت یعنی اس بات کو بتلانے کے لئے آتا ہے کہ میرے مابعد پر میرے ماقبل کی انتہاء ہو رہی ہے جیسے سرت من البصرة الى الكوفة چلا میں بصرہ سے کوفہ تک اس میں "الی" نے بتلایا کہ میرے ماقبل والے فعل سیر (چلنا) کی انتہاء میرے مابعد کوفہ پر ہو رہی ہے اور کبھی الی مصاحبت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے یعنی یہ بتلاتا ہے کہ میرا مدخول میرے ماقبل کے ساتھ صدور فعل یا وقوع فعل میں مصاحب (ساتھی) اور شریک ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب الی کی جگہ مع کو استعمال کرنا درست ہو جیسے "لا تـاكـلـوا اموالهم الى اموالكم" یعنی نہ کھاؤ ان یتامیٰ کے اموال کو اپنے مال کے ساتھ۔

(۲) عبارت مخطوطہ کی ترکیب:۔ "لاتـاكـلـوا" فعل با فاعل "امـوالهم" مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ہوا فعل کا "الی" جارہ "اموالکم" مضاف، مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) الی کے مابعد کا ضابطہ مع امثلہ:۔ اگر الی کا مابعد الی کے ماقبل کی جنس سے ہو تو وہ الی کے ماقبل میں داخل ہوگا اور اگر الی کا مابعد ماقبل کی جنس سے نہ ہو تو ماقبل میں داخل نہ ہوگا جیسے "فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق" اس میں چونکہ کہنیاں ہاتھ کی جنس سے ہیں اس وجہ سے وہ غسل والے حکم میں داخل ہیں اور "اتموا الصيام الى الليل" میں چونکہ رات دن میں داخل نہیں ہے اس وجہ سے روزہ کے احکام والے حکم میں بھی داخل نہیں

www.Bhalli.Info

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاوّل﴾...... حروف تنصب الاسم فقط.

اسم کونصب دینے والے حروف کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں، مثالوں کے ذریعے واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط اسم کونصب دینے والے حروف کی تعداد ونشاندہی مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... اسم کونصب دینے والے حروف کی تعداد ونشاندہی مع امثلہ:۔ جو حروف اسم کو نصب دیتے ہیں ان کی تعداد سات بیان کی جاتی ہے۔ (۱) واؤ بمعنی مع جیسے "استوی الماء والخشبة" برابر ہو گیا پانی لکڑی کے (۲) الا جو کہ استثناء کے لئے مستعمل ہے جیسے جاء نی القوم الازیدا آئی میرے پاس قوم مگر زید نہیں آیا (۳) یا جو کہ ندا قریب وبعید کیلئے مستعمل ہوتی ہے، جیسے یا عبد اللہ (۴، ۵) ایا، هیا جو کہ ندا بعید کے لئے مستعمل ہیں جیسے ایا غلام زید، هیا شریف القوم" (۶، ۷) اَیْ والهمزة المفتوحة جو کہ ندا قریب کے لئے مستعمل ہیں جیسے ای افضل القوم اعبدالله" آخر والے پانچ حروف جو کہ ندا کے لئے مستعمل ہیں یہ اپنے مابعد والے اسم کو اس وقت نصب دیتے ہیں جبکہ وہ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوں جیسا کہ امثلہ سے ظاہر ہے اور اگر ان کا مدخول اپنے مابعد کی طرف مضاف نہ ہو تو پھر یہ اپنے مدخول کو رفع دیتے ہیں جیسے "یا زید، یا رجل، ایا غلام، هیاشریف، ای افضل، ازید"۔

﴿الشق الثانی﴾...... حروف تجزم الفعل المضارع و هی خمسة احرف لَمْ، لمّا، ولام الامر ولاالنهی وإنْ للشرط والجزاء

فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف میں سے ہر ایک کو مثال کے ذریعہ واضح کیجئے، نیز لَمْ اور لمّا کے درمیان فرق بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) حروف جازمہ کی وضاحت مع امثلہ (۲) لَمْ اور لمّا میں فرق۔

﴿جواب﴾...... (۱) حروف جازمہ کی وضاحت مع امثلہ:۔ جو حروف فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں وہ پانچ ہیں۔ لَمْ، لمّا، لام امر، لائے نهی، إنْ شرطيه . (لم) فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے لم یضرِب مَاضَرَبَ کے معنی میں ہے اور (لمّا) مثل لَمْ ہے لیکن یہ استغراق کے ساتھ مختص ہے۔ جیسے لمّا یضرِبْ زیدٌ (لام امر) جیسے لِیَضرِب زیدٌ (لائے نهی) جیسے لا تضرِب (إنْ شرطيه) جیسے إنْ تَضرِبْ اَضرِبْ.

(۲) لَمْ اور لمّا میں فرق:۔ لَمْ ولمّا میں عمومی طور پر تین فرق ذکر کئے جاتے ہیں۔

۱...... لم مطلق نفی ماضی کے لئے آتا ہے جیسے لم یضرب ... نے نہیں ... اور لما استغراق نفی کے لئے آتا

لما یضرب" اس نے وقت ولادت سے وقت تکلم تک کسی زمانہ میں نہیں مارا۔

۲...... لم میں فعل مضارع مجزوم کو حذف کرنا جائز نہیں ہے "ندم زید ولم" کہنا درست نہیں ہے اور لما کے بعد حذف کرنا جائز ہے "ندم زید ولما" کہنا درست ہے اصل میں ہے "ولما ینفعه الندامة" کہ زید شرمندہ ہوا مگر ندامت نے اس کو فائدہ نہ دیا۔

۳...... لم میں فعل منفی کے وقوع کی توقع نہیں ہوتی جبکہ لما میں فعل منفی کے وقوع کی توقع ہوتی ہے جیسے لم یرکب الامیر امیر سوار نہیں ہوا لما یرکب الامیر" ابھی تک امیر سوار نہیں ہوا مگر سوار ہونے کی توقع وانتظار ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاوّل﴾...... افعال القلوب وهی تدخل علی المبتداء والخبر و تنصبهما معاوهی سبعة ثلاثة منها للشك.

عبارت کا مطلب لکھیں نیز افعال قلوب میں سے شک والے افعال کون کون سے ہیں مثالوں کیساتھ ذکر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کا مطلب (۲) شک والے افعال قلوب کی نشاندہی مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا مطلب:۔ اس عبارت میں افعال قلوب کا عمل ذکر کیا کہ یہ مبتدا وخبر دونوں پر داخل ہو کر ان کو نصب دیتے ہیں اور مبتدا وخبر دونوں ان کے مفعول بنتے ہیں۔

(۲) شک والے افعال قلوب کی نشاندہی مع امثلہ:۔ افعال قلوب میں سے تین فعل شک کیلئے آتے ہیں یقین کا فائدہ نہیں دیتے (۱) حسبت جیسے حسبت زیداً فاضلاً میں نے زید کو فاضل گمان کیا۔ (۲) ظننت جیسے ظننت بکرا نائما میں نے بکر کو سونے والا گمان کیا (۳) خلت جیسے "خلت خالدا قائما" میں نے خالد کو کھڑا ہونے والا خیال کیا۔

﴿الشق الثانی﴾...... والثالث اسم الفاعل و هو كل اسم اشتق من فعل لذات من قام به الفعل وهو يعمل عمل فعله كالمصدر مثل زيد ضارب غلامه عمروا.

عبارت کی تشریح کر کے صرف مثال کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر قابل التفات ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) مثال کی ترکیب۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں عوامل قیاسیہ میں سے تیسرے عامل اسم فاعل کی تعریف کی گئی ہے کہ اسم فاعل وہ اسم ہے جس کو فعل سے مشتق کیا جائے اور اس سے مراد وہ ذات ہو جس کے ساتھ فعل قائم ہو یعنی وہ ذات اس فعل کے ساتھ متصف ہو جیسے زید ضارب اس میں ضارب اس ذات پر

www.Bhalli.Info

ضرب کے ساتھ متصف ہے اور فعل ضرب کے ساتھ قائم ہے اور اس کی تعریف کے بعد اس کے عمل کو بیان کیا کہ یہ بھی اسی طرح اپنے فعل والا عمل کرتا ہے یعنی اگر لازمی ہے تو فاعل کو رفع دے گا اور اگر متعدی ہے تو فاعل کو رفع دینے کے ساتھ مفعول کو نصب بھی دے گا جیسے زید ضارب غلامه عمروا۔

(۲) مثال کی ترکیب:۔ زید مبتداء، ضارب، اسم فاعل غلامه مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، عمروا مفعول بہ، اسم فاعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿الورقة السادسة فی السیر والتاریخ﴾

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾...... وَنَصَرَ اللّٰهُ هَاجَرَ وَنَصَرَ اِسْمَاعِيْلَ فَخَلَقَ لَهُمَا الْمَاءَ وَخَرَجَ الْمَاءُ مِنَ الْاَرْضِ وَشَرِبَ اِسْمٰعِيْلُ وَشَرِبَتْ هَاجَرُ بَقِيَ الْمَاءُ فَكَانَ بِئْرَ زَمْزَمَ فَبَارَكَ اللّٰهُ فِيْ زَمْزَمَ وَهٰذِهِ هِيَ الْبِئْرُ الَّتِيْ يَشْرَبُ مِنْهَا النَّاسُ فِي الْحَجِّ يَأْتُوْنَ بِمَاءِ زَمْزَمَ اِلٰى بَلَدِهِمْ هَلْ شَرِبْتَ مَاءَ زَمْزَمَ؟ (نَعَم)

مذکورہ بالا عبارت کا اردو میں ترجمہ کریں اور اس پر اعراب لگائیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اور مدد کی اللہ تعالیٰ نے ہاجرہ کی اور مدد کی اسماعیلؑ کی، پس پیدا کیا ان کے لئے پانی اور نکلا پانی زمین سے اور پیا اسماعیلؑ اور ہاجرہ نے اور باقی رہا پانی پس وہ زمزم کا کنواں بن گیا پس برکت دی اللہ تعالیٰ نے زمزم میں اور یہ وہی کنواں ہے جس سے لوگ حج میں پیتے ہیں اور اپنے شہروں کی طرف زمزم کا پانی لاتے ہیں۔ (اے مخاطب) کیا تو نے زمزم کا پانی پیا؟ (جی ہاں)

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَلَمَّا اَتَمَّتْ اُمُّ مُوْسٰى رَضَاعَتَهٗ، رَدَّتْهُ اِلَى الْقَصْرِ وَنَشَأَ مُوْسٰى فِيْ قَصْرِ الْمَلِكِ كَمَا يَنْشَأُ اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ وَهٰكَذَا زَالَتْ مِنْ قَلْبِ مُوْسٰى مَهَابَةُ الْمُلُوْكِ وَالْاَغْنِيَاءِ وَرَاٰى مُوْسٰى بِعَيْنِهٖ كَيْفَ يَتَنَعَّمُ فِرْعَوْنُ وَاَهْلُهٗ وَكَيْفَ يَشْقٰى بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لِيَنْعَمَ فِرْعَوْنُ وَاَهْلُهٗ وَكَيْفَ يَجُوْعُ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لِتَشْبَعَ دَوَابُّ فِرْعَوْنَ وَكَيْفَ يُعَامِلُوْنَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُعَامَلَةَ الْحَمِيْرِ وَالدَّوَابِّ۔

مذکورہ بالا عبارت کا اردو میں ترجمہ کریں اور اس پر اعراب لگائیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ دو امر ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ جب حضرت موسیٰؑ کی والدہ نے موسیٰؑ کے دودھ پینے کی مدت کو

مکمل کرلیا تو موسیٰؑ کو محل کی طرف لوٹا دیا، اور پرورش پائی موسیٰؑ نے بادشاہ کے محل میں جیسے بادشاہوں کی اولاد پرورش پاتی ہے اور اس طرح زائل ہوگیا موسیٰؑ کے دل سے مالداروں کا رعب اور دیکھا موسیٰؑ نے اپنی آنکھوں سے کہ فرعون اور اس کے گھر والے کیسے خوشحال ہیں اور بنی اسرائیل کیسے محروم رہتے ہیں تاکہ فرعون اور اس کے گھر والے خوشحال ہوں اور کیسے بھوکے رہتے ہیں بنی اسرائیل، تاکہ فرعون کے جانور شکم سیر ہوں اور وہ کیسے بنی اسرائیل سے گدھوں اور جانوروں والا سلوک کرتے ہیں۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾...... عربی میں ترجمہ کریں۔

لیکن بنی اسرائیل کے ذوق اور اخلاق کو طویل غلامی نے خراب کردیا تھا۔ وہ کسی چیز پر برقرار نہیں رہتے تھے کسی ایک چیز کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے اور اپنی طبیعت میں بچے تھے وہ بہت کم شکر کرتے تھے، زیادہ شکایت کرتے تھے جلدا کتا جاتے تھے، پسند کرتے تھے اس چیز کو جس سے ان کو منع کیا جاتا اور ناپسند کرتے اس کو جوان کو دے دی جاتی۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط عبارت کا عربی میں ترجمہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... عبارت کا عربی میں ترجمہ:۔ ولكن بنی اسرائيل قد افسد ذوقهم وخلقهم العبودية الطويلة وكانوا لايقرون على شيئ وكانوا لايسكنون الى شيئ وكانوا فی طباعهم اطفالا وكانوا قليلی التشكر كثيری التشكی سريعی السامة يحبون مامنعوا ويكرهون ما اعطوا۔

﴿الشق الثانی﴾...... مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر دس سطروں کا مضمون لکھیں۔

موعظة السجن، فی سبيل العلم، نوح الرسول۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ عنوانات پر مضمون:۔

موعظة السجن ونوح الرسول: کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۴ھ۔

فی سبيل العلم: کما مرّ فی الورقة السادسة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

﴿الشق الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾...... حضرت ام سلیمؓ کے حالات زندگی مختصر لکھنے کے بعد حضرات صحابیاتؓ کی عملی اور اخلاقی زندگی پر ایک جامع مضمون لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ دو امر ہیں (۱) حضرت ام سلیمؓ کے حالات زندگی (۲) حضرات صحابیاتؓ کی عملی واخلاقی زندگی۔

www.Bhalli.Info

﴿الشق الثانی﴾ ...... رضيع بين ابوين من يرضعه ومن يَسْتَرْضِعُه ، وقعت الفرقة بين الزوجين فمن هو احق بالولد ، الى كم مدة تستحق النساء الحضانة ؟

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) مرضع و مسترضع کی وضاحت (۲) فرقت کے بعد بچہ کا مستحق ہونے کی وضاحت (۳) حضانت کے استحقاق کی مدت۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) مرضع و مسترضع کی وضاحت :۔ اگر والدین کے پاس دودھ پیتا بچہ ہو اور والدہ اس کو دودھ پلانے پر راضی ہو تو یہ بچے کے لئے بہتر اور عمدہ ہے مگر والدہ پر یہ واجب نہیں ہے پس اگر والدہ انکار کرے تو باپ ایسی عورت اجرت پر طلب کرے گا جو ماں کے پاس بچہ کو دودھ پلائے۔

(۲) فرقت کے بعد بچہ کے مستحق کی وضاحت :۔ اگر زوجین میں فرقت واقع ہو جائے تو ماں بچہ کی زیادہ حقدار ہے ماں نہ ہو تو نانی حقدار ہے وہ نہ ہو تو دادی حقدار ہے وہ نہ ہو تو حقیقی بہنیں حقدار ہیں اگر وہ نہ ہوں تو ماں شریک بہن اگر وہ نہ ہو تو باپ شریک بہن اگر وہ نہ ہو تو خالائیں اور وہ بھی نہ ہوں تو پھوپھیاں حقدار ہوں گی۔

(۳) حضانت کے استحقاق کی مدت :۔ ماں اور نانی بچہ کی پرورش کی زیادہ حقدار ہیں یہاں تک کہ وہ اکیلا کھالے، پی لے، پہن لے، استنجاء کرلے اور دونوں بچی کی پرورش کی زیادہ حقدار ہیں یہاں تک وہ عمر کی اس حد تک پہنچ جائے کہ اس سے نکاح ہو سکے۔

﴿الورقة الرابعة فى اصول الفقه﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... اصولِ فقہ کی حد لقبی، حد اضافی، موضوع و غرض وغایت تحریر کریں۔ اصول الشاشی کے مؤلف کے حالات زندگی تحریر کریں۔ نیز کتاب کا اصل نام وجہ تسمیہ کے ساتھ لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) اصولِ فقہ کی حدِ لقبی و اضافی (۲) موضوع (۳) غرض وغایت (۴) مصنفؒ کے حالات (۵) کتاب کا نام اور وجہ تسمیہ

﴿جواب﴾ ...... (۱ تا ۴) اصولِ فقہ کی حدِ لقبی و اضافی، موضوع، غرض وغایت اور مصنفؒ کے حالات :۔ كما مرّ فى الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

(۵) کتاب کا نام اور وجہ تسمیہ :۔ اس کتاب کا ایک نام "کتاب الخمسین" ہے اس کی وجہ تسمیہ کے بارہ میں مختلف اقوال ہیں۔ نمبر۱ یہ کہ کتاب کی تصنیف کے وقت مصنفؒ کے عمر پچاس برس تھی۔ نمبر۲ بعض حضرات نے اس کی وجہ

کتاب کا دوسرا نام اصول الشاشی ہے صاحب کشف الظنون کے قول کے مطابق مصنفؒ کا نام نظام الدین شاشی ہے شاش کے رہنے والے ہیں اور شاش ماوراء النہر کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے۔ اس لئے ان کو شاشی کہتے ہیں۔ یہ ان کی اصول فقہ میں کتاب ہے اسلئے اسکو اصول الشاشی کہتے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... "وَلَوتَرَجَّحَ بَعْضُ وُجُوْهِ الْمُشْتَرَكِ بِبَيَانٍ مِنْ قِبَلِ الْمُتَكَلِّمِ كَانَ مُفَسَّرًا وَحُكْمُه أَنَّه يَجِبُ الْعَمَلُ بِه يَقِيْناً ، مِثَالُه ، إِذَا قَالَ لِفُلَانٍ عَلَيَّ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ مِنْ نَقْدِ بُخَارَا فَقَوْلُه مِنْ نَقْدِ بُخَارَا تَفْسِيرٌ ، فَلَوْلَا ذٰلِكَ لَكَانَ مُنْصَرِفاً إِلٰى غَالِبِ نَقْدِ الْبَلَدِ بِطَرِيْقِ التَّاوِيْلِ فَيَتَرَجَّحُ الْمُفَسَّرُ فَلَا يَجِبُ نَقْدُ الْبَلَدِ"۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، عبارت کی بے غبار تشریح کریں، مفسر ومؤول کے درمیان وجوہ فرق بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) مفسر ومؤول میں وجوہ فرق۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب :۔ كما مرّ فى السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ :۔ اور اگر ترجیح حاصل ہو جائے مشترک کے کسی معنی کو متکلم کے بیان سے تو مفسر ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر یقینی طور پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے، اس کی مثال یہ ہے کہ جب کسی نے کہا کہ فلاں آدمی کے میرے ذمہ بخارا کے دس دراھم ہیں تو اس کا قول "من نقد بخارا" اس کی تفسیر ہوگا۔ اور اگر یہ نہ ہوتا تو البتہ وہ پھیرا جاتا غالب نقدِ بلد کی طرف بطریق تاویل، پس راجح ہوگا مفسر اور نہ واجب ہوگا نقدِ بلد۔

(۳) عبارت کی تشریح :۔ اس عبارت میں مفسر کی تشریح ذکر ہو رہی ہے کہ جب متکلم نے مشترک کے متعدد معانی میں سے کسی ایک معنی کو صراحۃً ذکر کر دیا یا متکلم کی طرف سے اس معنی کے بارے میں کوئی دلیل قطعی پائی گئی تو وہ مشترک، مفسر ہو جائے گا، اب وہ مشترک نہیں رہے گا۔

اور مفسر کا حکم یہ ہے کہ اس پر بالیقین عمل کرنا واجب ہوتا ہے کیونکہ اسمیں متکلم کی رائے کے خلاف کا احتمال نہیں ہوتا۔ مثلاً زید نے کہا "لبکر علیّ الف درهم من نقد بخارا" کہ بکر کے میرے ذمہ بخارا کے ہزار درھم لازم ہیں تو اس صورت میں متکلم پر بخارا کے ہزار درھم لازم ہونگے، نہ کہ اس شہر کے نقدِ غالب، اسلئے کہ اگر وہ "من نقد بخارا" نہ کہتا تو پھر بطریق تاویل متکلم پر نقدِ غالب لازم ہوتے مگر متکلم نے "من نقد بخارا" کہہ کر مشترک کو مفسر بنا دیا اور مفسر کو مؤول پر ترجیح حاصل ہوتی ہے، لہٰذا بخارا کے درھم ہی لازم ہونگے۔

(۴) مفسر ومؤول میں وجوہ فرق :۔ مؤول وہ مشترک ہے جس میں مشترک کے معانی میں سے ایک معنی کو

www.Bhalli.Info

متکلم کے بیان سے ترجیح حاصل ہوا اور متکلم کا بیان دلیل قطعی ہے لہٰذا مؤول کے مقابلہ میں مفسر کو ترجیح حاصل ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ مؤول میں تاویل یا تخصیص کا احتمال ہوتا ہے بخلاف مفسر کے کہ اس میں تاویل و تخصیص کا احتمال باقی نہیں

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... "وحکم المفسر والمحکم لزوم العمل بهما لا محالة"

مفسر و محکم کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور حکم تحریر کریں۔ محکم و مفسر کی مثال سے وضاحت کریں، دونوں کے درمیان وجوہ فرق بیان کرتے ہوئے بتلائیں کہ بوقتِ تعارض کسے ترجیح دی جائے گی۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) مفسر و محکم کی لغوی و اصطلاحی تعریف (۲) کا حکم مع مثال (۳) مفسر و محکم میں وجوہ فرق (۴) مفسر و محکم میں سے راجح کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) مفسر و محکم کی لغوی و اصطلاحی تعریف:۔ مفسر کا لغوی معنی تفسیر کیا ہوا، ذکر شدہ اور اصطلاحی تعریف یہ ہے **المفسر ماظهر المراد به من اللفظ ببیان من قبل المتکلم بحیث لا یبقی احتمال التاویل والتخصیص** یعنی مفسر وہ کلام ہے کہ جس کی مراد لفظ سے متکلم کے بیان کی وجہ سے اس طور پر ظاہر کہ نہ اس میں تخصیص کا احتمال ہو اور نہ تاویل کا احتمال ہو۔

محکم کا لغوی معنی مضبوط کیا ہوا ہے اور اصطلاح میں محکم کی تعریف یہ ہے **المحکم فهو ما از داد قوة على المفسر بحیث لا یجوز خلافه اصلاً** یعنی محکم وہ کلام ہے جس کی مراد مفسر کی بہ نسبت زیادہ قوی ہو بایں طور کہ کے خلاف بالکل جائز نہ ہو۔

(۲) مفسر و محکم کا حکم مع مثال:۔ مفسر و محکم کا حکم یہ ہے کہ ان دونوں کے موجب پر قطعاً و یقیناً عمل کرنا واجب ہے یعنی ان کے موجب پر عمل کرنا، اعتقاد و یقین کرنا واجب و لازم ہے۔

مفسر کی مثال جیسے "**فسجد الملئكة كلهم اجمعون**" اس میں کلهم اور اجمعون نے تاویل و تخصیص (کے احتمال کو) بعض نے کیا یا سب نے، اکٹھے کیا یا علیحدہ) دونوں احتمال کو ختم کر دیا تو یہ دونوں لفظ مفسر ہوئے۔

محکم کی مثال جیسے "**ان الله بكل شيئ عليم**" یہ ایسا جملہ ہے جو تبدیلی، نسخ و زوال کا احتمال نہیں رکھتا۔ کہ اللہ تعالیٰ کچھ جانتے ہوں اور کچھ نہ جانتے ہوں۔

(۳) مفسر و محکم میں وجوہ فرق:۔ ایک وجہ فرق یہ ہے کہ مفسر نسخ کا احتمال رکھتا ہے اور محکم نسخ اور تبدیلی احتمال نہیں رکھتا۔ دوسری وجہ فرق یہ ہے کہ محکم بہ نسبت مفسر کے زیادہ قوی ہوتا ہے اسی لئے تعارض کے وقت اس پر راجح ہوتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... وَعَلٰى هٰذَا قَالَ اَصْحَابُنَا: اِذَا نَذَرَ بِصَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ وَاَيَّامِ التَّشْرِيْقِ صَحَّ نَذْرُهٗ، لِاَنَّهٗ نَذْرٌ بِصَوْمٍ مَشْرُوْعٍ، وَكَذٰلِكَ لَوْ نَذَرَ بِالصَّلٰوةِ فِى الْاَوْقَاتِ الْمَكْرُوْهَةِ يَصِحُّ، لِاَنَّهٗ نذر بِعِبَادَةٍ مَشْرُوْعَةٍ لِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ النَّهْيَ يُوْجِبُ بَقَاءَ التَّصَرُّفِ مَشْرُوْعًا۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، وعلیٰ هذا سے جس قاعدہ کی طرف اشارہ ہے اس کی وضاحت کریں عبارت میں ذکر کردہ مسائل کی تشریح لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) قاعدہ کی وضاحت (۴) مسائل مذکورہ کی تشریح۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ **کمامرّ فی السوال آنفاً۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور اسی اصول و قاعدہ کی بنا پر ہمارے علماء نے کہا کہ جب نذر مانی یوم نحر و ایام تشریق کے روزوں کی تو اس کی نذر صحیح ہو گی اسلئے کہ یہ صوم مشروع کی نذر ہے اور اسی طرح اگر نذر مانی نماز کی اوقات مکروہہ میں تو صحیح ہو گی نذر۔ اس لئے کہ وہ عبادتِ مشروعہ کی نذر ہے۔ اس دلیل کی وجہ سے جو ہم نے ذکر کی ہے کہ نہی تصرف کے مشروع باقی رہنے کو واجب کرتی ہے۔

(۳) قاعدہ کی وضاحت:۔ "وعلیٰ هذا" سے اس ضابطہ و قاعدہ کی طرف اشارہ ہے کہ افعال شرعیہ سے نہی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ فعل اپنی ذات و اصل کے اعتبار سے مشروع ہے۔

(۴) مسائل مذکورہ کی تشریح:۔ اس عبارت میں مصنفؒ اس قاعدہ کے اوپر تفریع قائم کر رہے ہیں کہ افعال شرعیہ سے نہی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ افعال اپنی ذات و اصل کے اعتبار سے مشروع ہیں تو فرمایا کہ ہمارے اصحابؒ کے نزدیک اگر کسی نے یوم نحر و ایام تشریق میں روزہ کی نذر مانی یا اوقات مکروہہ میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تو یہ نذر درست ہے اور اس پر روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا نذر کی وجہ سے لازم ہو گیا، کیونکہ روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا اپنی ذات کے اعتبار سے فعل مشروع ہے، اس سے نہی نہیں ہے، یہ افعال جائز ہیں، یہاں پر نہی عارض کی وجہ سے ہے کہ اگر اس دن روزہ رکھے گا تو ضیافت سے اعراض لازم آئے گا اور اگر نماز پڑھے گا تو شرک کا وہم پیدا ہو گا لہٰذا اس عارض کی وجہ سے ان اوقات میں یہ کام نہیں کرنے چاہئیں لیکن اگر کسی نے یہ کام کر لئے تو اس کی نذر پوری ہو جائے گی۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... وباعتبار هذا الاصل قلنا فی قوله تعالیٰ (ولا تقبلوا لهم شهادة ابداً)

www.Bhalli.info

هذا الاصل کی وضاحت کریں، فاسق کی گواہی قبول کی جائے گی یا نہیں، تفصیل سے لکھیں۔ بیوی پر تہمت لگانے
کی صورت میں محدود فی القذف پر لعان واجب ہوگا یا نہیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور کا حل مطلوب ہے، (۱) هذا الاصل کی وضاحت (۲) فاسق
کی گواہی کا حکم (۳) محدود فی القذف پر لعان کا حکم۔

﴿جواب﴾..... (۱) هذا الاصل کی وضاحت:۔ هذا الاصل سے مراد وہی مذکورہ ضابطہ ہے
جس کی طرف مذکورہ جزئی میں وعلی هذا قال اصحابنا کے ضمن میں اشارہ ہو چکا ہے کہ افعال شرعیہ سے
کے باقی رہنے کا تقاضا کرتی ہے۔

(۲) فاسق کی گواہی کا حکم:۔ فاسق کے اندر اگرچہ گواہ بننے کی صلاحیت واہلیت موجود ہے مگر اس کی گواہی
قبول نہ کی جائے گی۔ بوجہ ارشاد باری تعالیٰ "لا تقبلوا لهم شهادة ابدا"

(۳) محدود فی القذف پر لعان کا حکم:۔ بیوی پر تہمت لگانے کی صورت میں محدود فی القذف پر لعان واجب
نہ ہوگا۔ کیونکہ لعان ادائے شہادت کا نام ہے اور فاسق ادائے شہادت کا اہل نہیں ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تعریفات مثالوں سے لکھیں۔
حقیقت، مجاز، مطلق، مقید، نص، ظاہر، خفی، متشابہ، استصحاب حال، دلالت النص۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾..... مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ۔

حقیقت ومجاز:۔ کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۳ھ۔

مطلق ومقید:۔ کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۱۷ھ۔

نص وظاہر:۔ کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۱۷ھ۔

"خفی" فالخفی ماخفی المراد به بعارض لامن حيث الصيغة" یعنی خفی وہ کلام ہے جس کی مراد
صیغہ کے علاوہ کسی دوسرے عارضہ کی وجہ سے مشکل ہو جیسے آیت السارق والسارقة فاقطعوا ايديهما
کترے اور کفن چور کے حق میں خفی ہے کیونکہ ان کو اہل لغت سارق نہیں کہتے، باقی صیغہ میں کوئی پوشیدگی وخفا نہیں ہے۔

"متشابہ" کل کلام لا سبيل الى حصول مراده کہ ہر وہ کلام جس کی مراد کے حصول کا کوئی راستہ
میسر نہ ہو جیسے حروف مقطعات الم، ص، طٰه، ان کی مراد بالکل معلوم نہیں ہو سکتی۔

"استصحاب حال" اس کا معنی ہے کسی شیئی کی سابقہ حالت کا اعتبار کرنا۔ مثلاً کسی نے پاک برتن میں پانی

نہیں ہوا۔ تو اس پانی کی اصلی حالت جو پاکی کی تھی اسکا حکم لگا دیا کہ یہ پانی پاک ہے۔ یہ استصحاب حال کہلاتا ہے۔

دلالت النص:۔ کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۱۷ھ۔

﴿الورقة الخامسة فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاوّل﴾..... اماوزن الفعل فشرطه.
وزن فعل کی تعریف کریں اور اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لئے شرط تحریر کریں تغلب، نرجس، یشکر
یعمل منصرف ہیں یا غیر منصرف؟ وجہ کیساتھ بیان کریں نیز کسی کا نام ضرب رکھ دیا جائے تو یہ منصرف ہوگا یا غیر منصرف؟
مع لکھیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) وزن فعل کی تعریف (۲) غیر منصرف کا سبب
بننے کی شرط (۳) مذکورہ الفاظ کے انصراف وعدم انصراف کی وضاحت (۴) ضرب (علم) کی وضاحت۔

﴿جواب﴾..... (۱) وزن فعل کی تعریف:۔ وزن فعل کہتے ہیں اسم کا ایسے وزن پر آنا جو وزن فعل کے
ساتھ خاص ہے مثلاً یہی اوپر والی امثلہ تغلب، نرجس، یشکر۔

(۲) غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط:۔ وزن فعل میں غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے دو شرطوں میں سے ایک
کا پایا جانا ضروری ہے (۱) وہ وزن فعل کے ساتھ خاص ہو اور فعل کے ساتھ دو وزن خاص ہیں ایک ثلاثی مجرد ماضی مجہول کا
وزن جیسے ضُرِبَ اور دوسرا ثلاثی مزید فیہ ماضی معروف کا وزن جیسے شَقَّقَ (۲) دوسری شرط دو شرطوں کا مجموعہ ہے یعنی اگر وہ
وزن فعل کیساتھ مختص نہیں ہے تو اسکے غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے پہلی شرط یہ ہے کہ اسکے شروع میں حروف مضارع (اتین)
میں سے کوئی ایک حرف ہو اور دوسری شرط یہ ہے کہ اس کے آخر میں ایسی تاء نہ ہو جو حالت وقف میں ھا، بن جائے۔

(۳) مذکورہ الفاظ کے انصراف وعدم انصراف کی وضاحت:۔ مذکورہ الفاظ میں سے پہلے تین الفاظ
(تغلب، نرجس، یشکر) وزن فعل اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہیں کیونکہ یہ علم ہیں اور فعل کے وزن پر ہیں اور چوتھا
لفظ (یعمل) اگرچہ کسی کا نام ہو تب بھی منصرف ہے کیونکہ اسکے شروع میں اگرچہ علامت مضارع موجود ہے مگر یہ ایسی تاء
کو قبول کرنے والا ہے جو حالت وقف میں ھا، بن جاتی ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ ناقة يعملة (مضبوط اور طاقتور اونٹنی)۔

(۴) ضَرَبَ (علم) کی وضاحت:۔ ضَرَبَ جب کسی کا نام رکھ دیا جائے تو یہ غیر منصرف نہیں ہوگا کیونکہ
اس میں غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط نہیں پائی جاتی اور وہ یہ ہے کہ وزن فعل کے ساتھ خاص ہو۔

﴿الشق الثانی﴾..... اذا تنازع الفعلان فی اسم ظاهر بعدهما.

www.Bhalli.Info

تنازع فعلین کا مطلب بیان کریں اس کی ممکنہ صورتیں مثالوں سمیت تحریر کریں، فعل کو عمل دینے کے سلسلے میں کوفیین اور بصریین کا اختلاف مدلل بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) تنازع فعلین کا مطلب (۲) تنازع فعلین کی صورتیں مع امثلہ (۳) کوفیین وبصریین کا مدلل اختلاف۔

﴿جواب﴾...... (۱ تا ۳) تنازع فعلین کا مطلب، صورتیں مع امثلہ اور اختلاف:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۰ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... الموصول اسم یصلح الخ.

اسم موصول کی تعریف، مثال اور صلہ کی شرطیں تحریر کریں، اسماء موصولہ تحریر کریں۔ ایٌّ اور ایّةٌ کے معرب ومبنی ہونے کی صورتیں مع امثلہ لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) اسم موصول کی تعریف ومثال (۲) صلہ کی شرائط (۳) اسماء موصولہ کی نشاندہی (۴) ایٌّ وایّةٌ کے معرب ومبنی ہونے کی صورتیں مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) اسم موصول کی تعریف ومثال:۔ اسم موصول وہ اسم ہے جو صلہ کے بغیر جملہ کا جزء تام نہ بن سکے اور صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے اس میں عائد (ضمیر) کا ہونا ضروری ہے جو موصول کی طرف لوٹے جیسے جاء الذی قام ابوہ اس میں الذی اسم موصول ہے جو صلہ (قام ابوہ) کے بغیر جاء کا فاعل نہیں بن سکتا۔

(۲) صلہ کی شرائط: صلہ کی دو شرطیں ہیں (۱) یہ جملہ خبریہ ہوگا خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ (۲) صلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہیے جو موصول کی طرف لوٹے تا کہ صلہ کا موصول سے رابطہ ہو جائے۔

(۳) اسماء موصولہ کی نشاندہی:۔ اَلَّذِی واحد مذکر کیلئے۔ اَلَّذَانِ، اَلَّذَیْنِ تثنیہ مذکر کیلئے۔ اَلَّتِی واحد مونث کیلئے۔ اَلَّتَانِ، اَلَّتَیْنِ تثنیہ مونث کیلئے۔ اَلَّذِیْنَ، اُولیٰ جمع مذکر کیلئے۔ اَللَّاتِیْ، اَللَّوَاتِیْ، اَللَّائِی، اَللَّاءِ، جمع مونث کیلئے ہیں اور مَا، مَنْ، اَیٌّ، اَیَّةٌ، ذُو بمعنی الذی الف لام بمعنی اَلَّذِی جب اسم فاعل واسم مفعول پر داخل ہوں۔

(۴) اَیٌّ واَیَّةٌ کے معرب ومبنی ہونے کی صورتیں مع امثلہ:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۳ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... ولایبنیان الاّ ممّا یبنی منه افعل التفضیل ویتوصل فی الممتنع بمثل ما اشد استخراجاً فی الاوّل، واشدد باستخراجه فی الثانی.

عبارت کی مثال دے کر وضاحت کریں، فعل تعجب کی تعریف اور اس کے صیغے ذکر کریں فعل تعجب کو اسکے معمول پر ...م کرنے کا حکم ذکر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کی وضاحت مع مثال (۲) فعل ...ب کی تعریف اور صیغے (۳) فعل تعجب کو معمول پر مقدم کرنے کا حکم۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کی وضاحت مع مثال:۔ اس عبارت میں مصنف فعل تعجب کے متعلق ...ذکر کر رہے ہیں کہ فعل تعجب کے یہ دو صیغے (ماافعله ، افعل به) صرف ان ابواب سے بنائے جاتے ہیں جن ابواب ...اسم تفضیل بنایا جاتا ہے یعنی ثلاثی مجرد کے صرف ان ابواب سے یہ صیغے آتے ہیں جن میں لون اور عیب کا معنی نہ پایا جائے ...علاوہ ثلاثی مجرد کے لون وعیب والے ابواب اور ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد اور مزید فیہ کے ابواب سے اگر فعل تعجب بنانا ...شدت، ضعف، حسن وقبح وغیرھا سے یہ صیغے بنالو، پھر جس ممتنع باب سے فعل تعجب بنانا ہے اسکے مصدر کو پہلی صورت میں ...ول بہ بنا کر اور دوسری صورت میں باء کا مجرور بنا کر ذکر کرینگے جیسے "مَا اَشَدَّ اِسْتِخْرَاجاً" اَشْدِدْ بِاسْتِخْرَاجِهٖ"۔

(۲) فعل تعجب کی تعریف اور صیغے:۔ فعل تعجب وہ فعل ہے جو تعجب کے انشاء اور ایجاد کے لئے وضع کیا گیا ہو، ...تعجب کی خبر دینے کیلئے جیسے "ما احسن زیداً" زید کس قدر حسین ہے۔

اور فعل تعجب کے دو صیغے ہیں (۱) مَا اَفْعَلَهٗ جیسے "مااحسن زیداً" (۲) اَفْعِلْ بِهٖ جیسے "اَحْسِنْ بِزَیْدٍ"۔

(۳) فعل تعجب کو معمول پر مقدم کرنے کا حکم:۔ فعل تعجب کے دونوں صیغوں میں معمول کو فعل تعجب ...مقدم کرنا یعنی پہلے فعل میں مفعول بہ کو مقدم کرکے مَا زَیْداً اَحْسَنَ کہنا اور دوسرے فعل میں مجرور کو مقدم کرکے بِزَیْدٍ ...سِنْ کہنا جائز اور درست نہیں ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَبِمَعْنٰی عَنْ اِذَا اُسْتُعْمِلَ مَعَ الْقَوْلِ، کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ ...نُوْا لَوْ کَانَ خَیْراً مَاسَبَقُوْنَا اِلَیْهِ﴾ وَفِیْهِ نَظَرٌ، وَ بِمَعْنَی الْوَاوِ فِی الْقَسَمِ لِلتَّعَجُّبِ کَقَوْلِ الْهُذَلِیْ۔

لِلّٰهِ یَبْقٰی عَلَی الْاَیَّامِ ذُوْحَیَدٍ ... بِمُشْمَخِرٍّ بِهِ الظَّیَّانُ وَ الْاٰسُ۔

عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کریں، فیه نظر کی وضاحت کریں، شعر کا ترجمہ اور ترکیب تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی ...ح (۳) فیه نظر کی وضاحت (۴) شعر کا ترجمہ (۵) شعر کی ترکیب۔

www.Bhalli.Info

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفاً۔

(۵،۴،۲) عبارت کی تشریح، شعر کا ترجمہ و ترکیب:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۱۹ھ۔

(۳) **فیہ نظر** کی وضاحت:۔ صاحب ہدایۃ النحو نے فرمایا لام جارہ عن کے معنی میں ہوتا ہے جیسے باری تعالیٰ کا فرمان "وقال الذین کفروا للذین آمنوا لو کان خیراً ما سبقونا الیہ"۔

فائدہ:۔ اس آیت میں لام کو عن کے معنی میں کرنے کی وجہ یہ ہے کہ **قال** کا صلہ لام آجائے تو قال مخاطب کیلئے ہوتا ہے اگر آیت میں لام اپنے معنی میں ہوتا تو آگے **سبقتمونا** ہوتا جبکہ **سبقونا** ہے۔

صاحب ہدایۃ النحو نے فرمایا کہ آیت میں لام کو عن کے معنی میں کرنا محل نظر ہے۔

وجہ نظر یہ ہے کہ **قال** کے بعد لام بمعنی **عن** یا خود **عن** آجائے تو وہ رَوَیٰ کے معنی میں ہوتا ہے اور اس آیت کا معنی یہ ہوگا کفار نے ایمان والوں سے **لو کان خیراً ما سبقونا الیہ** روایت کیا ہے حالانکہ کفار نے لو کان الخ کا قول کیا ہے مومنین کے لئے نہ کہ ان سے روایت کیا ہے۔

آیت کے صحیح معنی میں مفسرین کے تین قول ہیں:۔ آیت کے صحیح معنی میں مفسرین کے تین قول ہیں:۔ (۱) لام فی کے معنی میں ہے (۲) لام اجلیہ ہے اور مضاف مقدر ہے تقدیر عبارت یہ ہے **لاجل ایمان الذین آمنوا** (۳) لام خطاب کیلئے ہے کفار نے بعض مومنین سے خطاب کیا اور دوسرے بعض کے متعلق کہا یعنی عبداللہ بن سلام اور انکے ساتھی اسدؓ اُسیدؓ نے جو دین اختیار کیا ہے اگر یہ بہتر ہوتا تو وہ ہم سے سبقت نہ لے جاتے کیونکہ ہم ان سے زیادہ سمجھدار ہیں۔ خطاب اور غیبت اپنی اپنی جگہ پر برقرار ہے اور درست ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ تحریر کریں۔

اعراب، معرب، مبنی، منصرف، متمکن، جمع مذکر سالم، حال، مستثنیٰ، مبتدا، مفعول لہ۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ:۔

اعراب:۔ وہ حروف یا حرکت جس سے معرب کا آخر تبدیل ہو جیسے زید کی دال پر ضمہ، فتحہ، کسرہ **جاء زیدٌ، رأیت زیداً، مررت بزیدٍ** اور "**جاءنی ابوک، رأیت اباک، مررت بابیک**" میں واؤ، الف اور یاء۔

معرب:۔ وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ ملا ہوا ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو جیسے لفظ زید، **قَامَ زیدٌ** میں۔

مبنی:۔ وہ اسم جو غیر کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو یا غیر کے ساتھ ملا ہوا ہو مگر مبنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے زید اکیلا۔

منصرف:۔ وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب نہ پایا جائے جو دو سبب کے قائم مقام ہو جیسے زید جو **قَامَ زیدٌ** میں واقع ہے اس کو اسم متمکن بھی کہتے ہیں۔

جمع مذکر سالم:۔ وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے جیسے **عَالِمُوْنَ** اس میں مفرد کا صیغہ **عَالِمٌ** سلامت ہے۔

حال:۔ وہ لفظ ہے جو صدور فعل یا وقوع فعل کے وقت فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت کو بیان کرے جیسے جاء ... راکبا۔ **ضرب زید بکرا مشدودًا**۔

مستثنیٰ:۔ وہ لفظ ہے جو **اِلّا** اور اس کے مشابہات کے بعد ذکر کیا جائے جس سے مقصود یہ بتلانا ہو کہ جو حکم اِلّا کے ماقبل کی طرف منسوب ہے **اِلّا** کا مابعد اس سے خارج ہے جیسے **جاءنی القوم الا زیداً** اس میں زید مستثنیٰ ہے یعنی جاء کی نسبت قوم کی طرف ہے زید اس سے خارج ہے۔

مبتدا:۔ وہ اسم ہے جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند الیہ واقع ہو جیسے **زیدٌ عَالِمٌ**۔ اس مثال میں لفظ زید مبتدا ہے۔

مفعول لہ:۔ وہ مفعول ہے جس کی وجہ سے ماقبل والا فعل واقع ہو جیسے **ضربت زیداً تادیباً** اس میں تادیباً ضربتُ فعل کی علت ہے کہ میں نے ادب سکھانے کیلئے زید کو مارا۔

﴿الورقة السادسة فی السیر والتاریخ﴾

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾...... وَفُتِحَ الصُّنْدُوْقُ فَاِذَا فِيْهِ غُلَامٌ جَمِيْلٌ يَّبْتَسِمُ وَتَحَيَّرَ النَّاسُ كُلٌّ ... يَأْخُذُهٗ وَيَرَاهُ وَتَحَيَّرَ فِرْعَوْنُ وَرَآهُ قَالَ بَعْضُ الْخَدَمِ اِنَّ هٰذَا الْغُلَامَ اِسْرَائِيْلِيٌّ وَلَا بُدَّ لِلْمَلِكِ اَنْ ... يَذْبَحَهٗ وَرَأَتْهُ الْمَلِكَةُ وَدَ... حُبُّهٗ فِيْ قَلْبِهَا فَضَمَّتْهُ اِلٰى صَدْرِهَا وَقَبَّلَتْهُ وَ شَفَعَتْ لَهٗ عِنْدَ الْمَلِكِ وَقَالَتْ (قُرَّةُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰى اَنْ يَّنْفَعَنَا اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا) وَهٰكَذَا دَخَلَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ قَصْرَ فِرْعَوْنَ وَعَاشَ عَلٰى رَغْمِ فِرْعَوْنَ وَشُرَطَتِهٖ وَلَمْ يَهْتَدِ الشُّرْطَةُ اِلٰى هٰذَا الْمَوْلُوْدِ الْاِسْرَائِيْلِيِّ وَ... عُيُوْنُ الْغُرَابِ وَشَامَّةُ النَّمْلِ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ کلمات کی تحقیق لکھیں۔ قرة عین لی کی ترکیبی حیثیت واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) کلماتِ مخطوطہ کی تحقیق (۴) قرة عین لی کی ترکیب۔

(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ صندوق کھولا گیا پس ناگہاں (اچانک) اس میں خوبصورت بچہ مسکرا رہا ہے اور حیران ہو گئے لوگ، ہر ایک اس کو پکڑتا اور اسے دیکھتا، فرعون بھی حیران ہوا اور اسے دیکھا، نوکروں میں سے کسی نے کہا کہ بے شک یہ بچہ اسرائیلی ہے۔ بادشاہ پر لازم ہے کہ اسے ذبح کرے اور دیکھا اسے ملکہ نے اور داخل ہو گئی بچہ کی محبت ملکہ کے دل میں

www.Bhalli.Info

پھر وہ مفلس ہوگیا اور اس پر اتنے قرضے ہوگئے کہ جو کچھ اس نے کرایہ پر دیا تھا بغیر اس کی قیمت کے وہ قرضے ادا نہیں
سکتا تو قاضی عقد اجارہ ختم کردے اور قرض کی ادائیگی میں یہ دکان اور مکان بیچ دے۔ یا کسی نے سفر کیلئے جانور کرایہ پر لیا
سفر کا ارادہ ملتوی کردیا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... کسی پر دو آدمیوں کا قرض تھا ان میں سے ایک نے کپڑے پر صلح کرلی اور دوسرا شریک
کرے؟ وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں فقط مذکورہ مسئلہ کی تفصیل مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾......مذکورہ مسئلہ کی تفصیل:۔ کسی آدمی پر دو آدمیوں کا قرض ہو اور ان میں سے ایک کپڑے پر
صلح کرلے تو دوسرے شریک کو اختیار ہے، چاہے تو نصف قرض کی بابت مقروض کا تعاقب کرے اور اگر چاہے تو آدھا کپڑا
لے لے، ہاں اگر اس کا شریک مصالح اس کے لئے چوتھائی قرض کا ضامن ہوجائے (تو پھر شریک کپڑا نہیں لے سکتا) اسی
طرح اگر ایک شریک اپنا حصہ قرض کا وصول کرلے تو دوسرا شریک وصول کردہ مال میں شریک ہوگا اور پھر دونوں ملکر مقروض
سے باقی قرض کا مطالبہ کرینگے۔

﴿الشق الثانی﴾...... مصاہرت کی وجہ سے جو عورتیں حرام ہیں ان کو بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں فقط حرمت مصاہرت والی عورتوں کی نشاندہی مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾......حرمتِ مصاہرت والی عورتوں کی نشاندہی:۔

کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... آپ نے فرمایا کہ طلاق رجعی کے بعد رجوع کرنا جائز ہے تو کیا کوئی طلاق ایسی بھی ہے
جس کے بعد رجوع جائز نہیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں عدم رجوع والی طلاق کی نشاندہی مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾......عدمِ رجوع والی طلاق کی نشاندہی:۔

کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الثانی﴾...... مطلقہ کے تیسرے حیض کا خون بند ہوجائے تو کیا خون بند ہوتے ہی رجعت کا حق ختم
ہوجاتا ہے؟ وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں فقط مذکورہ مسئلہ کی وضاحت مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾......مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:۔ مطلقہ کے تیسرے حیض کا خون بند ہوتے ہی رجعت کا حق ختم
ہوجاتا ہے یا کچھ وقت کے بعد؟ اس میں تفصیل ہے (وہ یہ کہ) اگر خون پورے دس دن پر بند ہوا تو رجعت کا حق بھی ختم
ہوجائے گا اور عدت بھی ختم ہوجائے گی، اگرچہ اس نے اسکے بعد غسل نہ کیا ہو، اور اگر خون دس دن سے کم پر بند ہوتو جب تک
غسل نہ کرے یا اس پر ایک نماز کا وقت نہ گزر جائے یا تیمم کرکے نماز نہ پڑھ لے اس وقت تک رجعت کا حق ختم نہیں ہوگا۔ یہ
شیخین کے نزدیک ہے جبکہ امام محمد فرماتے ہیں کہ جب تیمم کرلے تو رجعت کا حق ختم ہوجائے گا اگرچہ نماز نہ پڑھے۔

﴿الورقة الرابعة فی اصول الفقه﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاوّل﴾......وبعد فان اصول الفقه اربعة كتاب الله وسنة رسوله واجماع الامة والقياس فلا بد من البحث فی كل واحد من هذه الاقسام ليعلم بذلك طريق تخريج الاحكام.

عبارت کا ترجمہ کریں، اصول اربعہ میں وجہ حصر بیان کریں، اصول فقہ کی تعریف لقبی اور اضافی بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) اصول اربعہ میں وجہ حصر
(۳) اصول فقہ کی تعریف لقبی اور اضافی۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد فقہ کے چار اصول ہیں، کتاب اللہ، سنت رسول
اللہ، اجماع امت اور قیاس۔ ان اقسام اربعہ میں سے ہر ایک سے بحث ضروری ہے تاکہ ان کے ذریعے احکام کو نکالنے
کا طریقہ معلوم ہوجائے۔

(۲) اصول اربعہ میں وجہ حصر:۔ اصول فقہ چار ہیں جن کے درمیان وجہ حصر یہ ہے۔ دلیل شرعی دو حال سے
خالی نہیں وحی ہوگی یا غیر وحی ہوگی۔ اگر وحی ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں مَتْلُوّ (تلاوت سے ہے) ہوگی یا غیر متلو ہوگی۔ اگر
متلو ہو تو کتاب اللہ ہے اور اگر غیر متلو (یعنی اس کی تلاوت قرآن کی طرح نہ کی جاتی ہو) تو سنت رسول اللہ ﷺ ہے اور اگر غیر
وحی ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں اجتہاد ہوگا یا غیر اجتہاد ہوگا۔ اگر اجتہاد ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ تمام مجتہدین کا اجتہاد
ہوگا یا بعض کا اگر تمام مجتہدین کا اجتہاد ہو تو اجماع امت اور اگر بعض کا اجتہاد ہو تو وہ قیاس ہے۔

(۳) اصول فقہ کی تعریف لقبی اور اضافی:۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... فَصْلٌ فِی الْمُتَقَابِلَاتِ نَعْنِیْ بِهَا الظَّاهِرَ وَالنَّصَّ وَالْمُفَسَّرَ وَالْمُحْكَمَ

www.Bhalli.Info

مَعَ مَا يُقَابِلُهَا مِنَ الْخَفِيِّ وَالْمُشْكِلِ وَالْمُجْمَلِ وَالْمُتَشَابِهِ فَالظَّاهِرُ اِسْمٌ لِكُلِّ كَلَامٍ ظَهَرَ الْمُرَادُ بِهِ لِلسَّامِعِ بِنَفْسِ السِّمَاعِ مِنْ غَيْرِ تَأَمُّلٍ۔

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، الظاهر والنص کی مثال دے کر وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) ظاہر اور نص کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ یہ فصل متقابلات کے بیان میں ہے، متقابلات سے مراد ظاہر، نص، مفسر، محکم مع ان کے مقابلات کے یعنی خفی، مشکل، مجمل، متشابہ چنانچہ ظاہر ہر اس کلام کا نام ہے جس کی مراد سامع کے سامنے محض سننے کے ساتھ بغیر غور و فکر کے ظاہر ہو۔

(۳) ظاہر اور نص کی وضاحت مع امثلہ:۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۱۷ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اَلْوَاوُ لِلْجَمْعِ الْمُطْلَقِ وَقِيْلَ اِنَّ الشَّافِعِيَّ جَعَلَهُ لِلتَّرْتِيْبِ وَ عَلٰى هٰذَا وَجَبَ التَّرْتِيْبُ فِيْ بَابِ الْوُضُوْءِ وَقَالَ عُلَمَائُنَا " اِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهٖ اِنْ كَلَّمْتِ زَيْدًا وَعَمْرًا فَاَنْتِ طَالِقٌ فَكَلَّمَتْ عَمْرًا ثُمَّ زَيْدًا طُلِّقَتْ۔

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، احناف و شوافع میں واو کے معنی میں جو اختلاف ہے اس کو تحریر کریں اور اس پر تفریع بھی ذکر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) احناف و شوافع کا واو کے معنی میں اختلاف اور تفریع۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ واؤ مطلق جمع کیلئے آتی ہے، اور کہا گیا ہے کہ امام شافعیؒ نے بنایا ہے اس کو ترتیب کے لئے، اور اسی بناء پر واجب ہے ترتیب وضوء کے باب میں، اور فرمایا ہمارے علماءؒ نے کہ جب کہا ایک آدمی نے اپنی بیوی سے، اگر تو نے کلام کیا زید اور عمرو سے تو تو طلاق والی ہے، پس اس نے کلام کیا عمرو سے پھر زید سے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۳) احناف و شوافع کا واؤ کے معنی میں اختلاف اور تفریع:۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۱ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... الی لانتهاء الغاية ثم هو فی بعض الصور يفيد معنى امتداد ا
وفی بعض الصور يفيد معنى الاسقاط فان افاد الا متداد لاتدخل الغاية فی الحكم وا
الاسقاط تدخل۔

عبارت کا ترجمہ کریں، غایة الامتداد اور غایة الاسقاط دونوں کیلئے مثالیں دیں، آیت وضوء
المرافق اور الی الکعبین غایہ کی کون سی قسم ہے پوری وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) غایة الامتد
غاية الاسقاط کی امثلہ (۳) آیت وضوء میں غایہ کی قسم کی تعیین۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ الٰی مسافۃ کی انتہاء کے لئے آتا ہے اور پھر الٰی بعض
میں امتداد حکم اور بعض صورتوں میں اسقاط حکم کا فائدہ دیتا ہے پس اگر کلمۂ الٰی امتداد حکم کا فائدہ دے تو غایت حکم
نہیں ہوگی اور اگر وہ اسقاط حکم فائدہ دے تو غایت حکم میں داخل ہوگی۔

(۲) غاية الامتداد اور غاية الاسقاط کی امثلہ:۔

غایۃ الامتداد کی مثال "اِشْتَرَيْتُ هٰذَا الْمَكَانَ اِلٰى هٰذَا الْحَائِطِ" خریدا میں نے یہ مکان اس دیوا
صورت میں دیوار بیع کے تحت داخل نہ ہوگی۔

غایۃ الاسقاط کی مثال "بَاعَ بِشَرْطِ الْخِيَارِ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ" بیع کی فلاں آدمی نے شرط خیار کے ساتھ
تک۔ اس صورت میں تیسرا دن بھی خیار شرط میں داخل ہوگا (وغیرہ ذالک)۔

(۳) آیت وضوء میں غایہ کی قسم کی تعیین:۔ جب الی اسقاط حکم کا فائدہ دے تو غایہ مغیا میں داخل
اسی اصول پر یہ مسئلہ ہے کہ آیتِ وضوء میں کہنیاں اور ٹخنے دھونے کے حکم میں داخل ہونگے کیونکہ آیت وضوء میں اِلَى ا
اور اِلَى الْكَعْبَيْنِ میں الی اسقاط حکم کے لئے اور کلمہ الی اسقاط کیلئے اس لئے ہے کہ صدر کلام (وایدیکم) غایت
اور ماوراء غایت دونوں کو شامل ہے۔ کیونکہ ید کا اطلاق ران کے اوپر تک ہوتا ہے۔ پس آیت میں اگر کلمہ الی نہ ہوتا
ہاتھ اور پیر کا جو وظیفہ ہے یعنی دھونا وہ پورے ہاتھ اور پیر کو گھیر لیتا اور وضوء میں ہاتھوں کو بغلوں تک دھونا فرض ہوتا ا
ران کے اوپر تک دھونا فرض ہوتا۔ لیکن جب کلمۂ الی کو ذکر کر دیا گیا تو اس کی وجہ سے دھونے کا حکم ماوراء غایت
ہو گیا۔ یعنی ہاتھوں میں کہنیوں سے اوپر کا دھونا ساقط ہو گیا اور پیروں میں ٹخنوں سے اوپر کا دھونا ساقط ہو گیا اور جب
مرافق غسل یدین میں داخل ہوں گی۔ اور کعبین غسل رجلین میں داخل ہوں گے۔

www.Bhalli.Info

☆☆☆☆☆☆

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... فَصْلٌ فِیْ وُجُوْہِ الْبَیَانِ اَلْبَیَانُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَنْوَاعٍ بَیَانُ تَقْرِیْرٍ وَ بَیَانُ تَفْسِیْرٍ وَبَیَانُ تَغْیِیْرٍ وَ بَیَانُ ضَرُوْرَۃٍ وَ بَیَانُ حَالٍ وَبَیَانُ عَطْفٍ وَبَیَانُ تَبْدِیْلٍ۔

عبارت پر اعراب لگائیں، بیان تقریر کی تعریف کریں، بیان تقریر کی مثال دے کر وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) بیان تقریر کی تعریف (۳) بیان تقریر کی مثال۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲و۳) بیان تقریر کی تعریف ومثال:۔

کما مرّ فی الورقۃ الرابعۃ الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۱ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَمِنْهَا اَنَّ النَّصَّ اِذَا قُرِئَ بِقِرَاءَتَيْنِ اَوْ رُوِيَ بِرِوَايَتَيْنِ كَانَ الْعَمَلُ بِهٖ عَلٰى وَجْهٍ يَكُوْنُ عَمَلًا بِالْوَجْهَيْنِ اَوْلٰى مِثَالُهٗ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاَرْجُلَكُمْ قُرِئَ بِالنَّصْبِ عَطْفًا عَلَى الْمَغْسُوْلِ وَبِالْخَفْضِ عَطْفًا عَلَى الْمَمْسُوْحِ فَحُمِلَتْ قِرَاءَةُ الْخَفْضِ عَلٰى حَالَةِ التَّخَفُّفِ وَقِرَاءَةُ النَّصْبِ عَلٰى حَالَةِ عَدَمِ التَّخَفُّفِ۔

عبارت پر اعراب لگائیں، وضاحت کریں، فحملت قراءۃ الخفض علی حالۃ التخفف کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی وضاحت (۳) عبارت کی ترکیب۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کی وضاحت:۔ اس عبارت میں نص کی مراد کو معلوم کرنے کا تیسرا طریقہ بیان کیا جارہا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ نص یعنی قرآن کی کوئی آیت دو قراءتوں سے پڑھی جاتی ہو یا کوئی حدیث دو روایتوں سے پڑھی جاتی ہو تو اس آیت یا حدیث پر اس طریقے سے عمل کرنا اولیٰ ہوگا جس سے دونوں قراءتوں یا دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے مثلاً آیت وضو میں وَاَرْجُلَکُمْ دو قراءتوں سے پڑھا گیا ہے۔ ایک لام کے فتحہ اور دوسرے لام کے کسرہ کیساتھ۔ اب دونوں قراءتوں پر عمل اس طرح ہوگا کہ لام کے فتحہ والی قراءت جو کہ پیروں کے دھونے پر دلالت کرتی ہے اس کو موزے نہ پہنے ہوئے کی حالت پر محمول کیا جائے اور لام کے کسرہ والی روایت جو کہ پیروں پر مسح پر دلالت کرتی ہے اس کو موزے پہننے والی حالت پر محمول کیا جائے تو اس طرح دونوں قراءتوں پر عمل ہو جائے گا۔

(۳) عبارت کی ترکیب:۔ "ف" برائے نتیجہ "حُمِلَتْ" فعل مجہول "قِرَاءَۃُ" مضاف "اَلْخَفْضِ" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر نائب فاعل "علی" حرف جار "حالۃ" مضاف "التخفف" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق ہوا فعل مجہول کے، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الورقۃ الخامسۃ فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اما بعد فهذا مختصر مضبوط فی النحو جمعت فیه مهمات النحو علی ترتیب الکافیة مبوبا ومفصلاً بعبارة واضحة مع ایراد الامثلة فی جمیع مسائلها من غیر تعرض للادلة والعلل.

عبارت کا ترجمہ کریں، علم النحو کی تعریف، موضوع اور غرض کو بیان کریں، جمعت فیه مهمات النحو علی ترتیب الکافیة کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) نحو کی تعریف، موضوع، غرض وغایت (۳) جمعت فیه کی ترکیب۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد یہ کتاب (ہدایۃ النحو) مختصر ہے اور علم نحو میں مضبوط ہے اس میں کافیہ کی ترتیب پر میں نے نحو کے مسائل مقصودہ کو جمع کیا درآں حالیکہ باب باندھنے والا اور فصول بنانے والا تھا واضح عبارت کے ساتھ ان کے تمام مسائل میں مثالوں کے لانے کے ساتھ دلائل اور علتوں کے درپے ہونے کے بغیر۔

(۲) نحو کی تعریف، موضوع، غرض وغایت:۔

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ

(۳) جمعت فیه کی ترکیب:۔ "جَمَعْتُ" فعل فاعل "فی" جار "ہ" مجرور، جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف لغو متعلق جمعت فعل کے، "مُہِمّاتُ" مضاف "النحو" مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ ہوا جمعت فعل کا "علی" حرف جار "ترتیب" مضاف "الکافیة" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثانی ہوا جمعت فعل کے، فعل اپنے فاعل اور مفعول ودونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾...... الفاعل کل اسم قبله فعل او صفة اسند الیه علی معنی انه قام به لا وقع علیه نحو قام زید وزید ضارب ابوه عمراً وما ضرب زید عمراً وکل فعل لا بدله من فاعل

www.Bhalli.Info

مرفوع مظهر او مضمر بارز او مستتر.

عبارت کا ترجمہ کریں، مرفوعات کا عدد اور نام ذکر کریں، درج ذیل امثلہ میں فرق بیان کریں قام زید و زید ضارب ابوہ عمراً و ماضرب زید عمراً۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مرفوعات کا نام اور تعداد (۳) امثلہ میں فرق۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ فاعل ہر وہ اسم ہے کہ اس سے پہلے فعل یا صفت کا صیغہ ہو جس کی اس اسم کی طرف نسبت کی گئی ہو اس طور پر کہ وہ فعل یا صفت کا صیغہ اس اسم کے ساتھ قائم ہو اس پر واقع نہ ہو جیسے "قام زید" زید ضارب ابوہ عمرواً، ما ضرب زید عمرواً اور ہر فعل کیلئے مرفوع مظہر فاعل ضروری ہے یا ضمیر بارز یا ضمیر مستتر ضروری ہے۔

(۲) مرفوعات کا نام اور تعداد:۔ مرفوعات کی کل آٹھ اقسام ہیں۔ ① فاعل جیسے ضَرَبَ زیدٌ، ② مفعول مالم یسم فاعلہ جیسے ضُرِبَ زیدٌ، ③ مبتداء، ④ خبر جیسے زید قائمٌ، ⑤ انّ اور اس کے اخوات کی خبر جیسے انّ زیداً قائمٌ، ⑥ کان اور اس کے اخوات کا اسم جیسے کان زیدٌ قائماً، ⑦ ماولا المشبہتین بلیس کا اسم جیسے مازیدٌ افضل منک، ⑧ لائے نفی جنس کی خبر جیسے لا رجلَ ظریفٌ فی الدار

(۳) امثلہ میں فرق:۔ قَامَ زَیْدٌ، زَیْدٌ سے پہلے فعل ہے اور زید اسم ہے اور یہی اس کا فاعل ہے اور قیام (کھڑے ہونا) اس کے ساتھ قائم ہے۔

زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ عَمْراً اس مثال میں ضارب اسم فاعل ہے ابوہ اس کا فاعل ہے اور مارنے والی صفت ابوہ کے ساتھ قائم ہے۔

مَاضَرَبَ زَیْدٌ عَمْراً یہ فعل منفی کی مثال ہے اور اس سے پہلے قام زید والی مثال مثبت کی ہے اور جملہ فعلیہ ہے اور دوسری مثال جملہ اسمیہ کی ہے اور تیسری مثال جملہ فعلیہ کی ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ هُوَ اِسْمٌ مَاوَقَعَ عَلَيْهِ فِعْلُ الْفَاعِلِ كَضَرَبَ زَيْدٌ عَمْراً وَقَدْ يَتَقَدَّمُ عَلَى الْفَاعِلِ كَضَرَبَ عَمْرواً زَيْدٌ وَقَدْ يُحْذَفُ فِعْلُهٗ لِقِيَامِ قَرِيْنَةٍ جَوَازاً نَحْوُ زَيْدًا فِيْ جَوَابِ مَنْ قَالَ مَنْ اَضْرِبُ.

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، وقد یحذف فعلہ لقیام قرینۃ کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمراً اور کبھی مفعول بہ کو فاعل پر مقدم بھی کر دیتے ہیں جیسے ضَرَبَ عمراً زَیْدٌ اور کبھی مفعول بہ کے فعل ناصب کو قرینے کے پائے جانے کے سبب جوازاً حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے زیداً اس شخص کے جواب میں جو کہے مَنْ اَضْرِبُ۔

(۳) عبارت کی ترکیب:۔ قد یحذف "فعل مجہول" فعل "مضاف "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے ملکر نائب فاعل "ل" حرف جار "قیام" مضاف "قرینۃ" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل مجہول کے، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... واعلم انك اذا اضفت الاسم الصحيح اوالجاری مجری الصحيح الى ياء المتكلم كسرت آخره واسكنت الياء او فتحتها كغلامی ودلوی وظبيی وان كان آخر الاسم الفاً اثبتت كعصای ورحای خلافاً للهذيل.

عبارت کا ترجمہ کریں، اسم صحیح اور جاری مجری الصحیح کی تعریف کریں اور مثالیں دیں، قبیلہ ھذیل کا مذہب وضاحت کے ساتھ بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) اسم صحیح اور قائم مقام صحیح کی تعریف مع امثلہ (۳) قبیلہ ھذیل کے مذہب کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اور جان لو کہ جب تو اسم صحیح یا قائم مقام صحیح کو یاء متکلم کی طرف اضافت کرے تو اس کے آخر کو کسرہ دے دے اور یاء کو ساکن کر دے اور یا آخر کو فتحہ دے دے جیسے غُلَامِیْ، دَلْوِیْ، ظَبْیِیْ اور اسم کا آخری حرف الف ہو تو اس کو باقی رکھ جیسے عَصَایَ اور رَحَایَ اور قبیلہ ھذیل کا اس میں اختلاف ہے۔

(۲) اسم صحیح اور قائم مقام صحیح کی تعریف مع امثلہ:۔ اسم صحیح یہ ہے کہ اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو یہ نحویوں کے نزدیک ہے اور صرفیوں کے ہاں اسم صحیح وہ ہے کہ جسکے حروف اصلی کے مقابلے میں حرف علت نہ ہو اور ہمزہ بھی نہ ہو اور حرف ایک جنس کے نہ ہوں، جیسے غلامٌ اور قائم مقام صحیح کی تعریف یہ ہے کہ اسکی کلمہ کے مقابلے میں حرف علت واؤ یا ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو۔ جیسے دلوٌ، ظبیٌ۔

(۳) قبیلہ ھذیل کے مذہب کی وضاحت:۔ جس اسم کے آخر میں الف ہو جب اس کو یاء متکلم کی طرف اضافت کریں جیسے عَصَایَ رَحَایَ یہ جمہور کا مذہب ہے لیکن قبیلہ ہوذیل کا اس میں اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ اسم

www.Bhalli.Info

کے آخر میں الف ہو جب اس کو یاء متکلم کی طرف مضاف کریں گے تو اس الف کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر ...
اور یاء کی مناسبت سے ماقبل کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیں گے۔ جیسے عَصِیَّ اور رَحِیَّ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... اِعْلَمْ اَنَّ الْاِسْمَ عَلٰی قِسْمَيْنِ مَعْرِفَةٌ وَنَكِرَةٌ اَلْمَعْرِفَةُ اِسْمٌ وُضِعَ لِشَيْئٍ مُعَيَّنٍ وَالنَّكِرَةُ مَا وُضِعَ لِشَيْئٍ غَيْرِ مُعَيَّنٍ كَرَجُلٍ وَفَرَسٍ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، معرفہ کی قسمیں بیان کریں اور ہر قسم کیلئے مثال دیں، معرفہ کی قسموں میں اعرف المعارف کون سی قسم ہے اور اس کے بعد کون سی قسم ہے پوری تفصیل بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) معرفہ کی اقسام مع امثلہ (۴) اعرف المعارف کے درمیان ترتیب۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب: ۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ: ۔ اسم کی دو قسمیں ہیں معرفہ، نکرہ، معرفہ وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو (جیسے زیدٌ) اور نکرہ وہ اسم ہے جو کسی غیر معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے رَجُلٌ، فَرَسٌ۔

(۳) معرفہ کی اقسام مع امثلہ: ۔ اسم معرفہ کی سات قسمیں ہیں (۱) علم جیسے زید، دھلی، ... (۲) اسمائے موصولہ الذی التی (۳) اسمائے اشارہ ھذا، ذلک جیسے ھو، ھما، ھم (۴) مضمرات (۵) معرف باللام جیسے الرجل (۶) وہ اسم جو ان پانچ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔ (۷) معرفہ بنداء جیسے یارجل۔

(۴) اعرف المعارف کے درمیان ترتیب: ۔اعرف المعارف میں سے سب سے پہلے ضمیر متکلم ... انا نحن، پھر مخاطب جیسے انت وغیرہ پھر غائب جیسے ھو وغیرہ اس کے بعد علم، پھر اسمائے اشارہ پھر معرف باللام پھر معرف ...

﴿الشق الثانی﴾ ...... اَلْفِعْلُ اِمَّا مُتَعَدٍّ وَاِمَّا لَازِمٌ وَقَدْ يَكُوْنُ اِلٰی مَفْعُوْلٍ وَاحِدٍ وَاِلٰی مَفْعُوْلَيْنِ وَاِلٰی ثَلٰثَةِ مَفَاعِيْلَ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، فعل متعدی اور فعل لازم کی تعریف کریں اور ہر ایک کے لئے کم از کم ... مثالیں پیش کریں، متعدی الی مفعول واحد، الی مفعولین، الی ثلثة مفاعیل کی مثالیں دیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) فعل متعدی اور لازمی کی تعریف مع امثلہ (۴) متعدی بیک مفعول و بدو مفعول و بسہ مفعول کی مثالیں۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب: ۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ: ۔ فعل کی دو قسمیں ہیں متعدی اور لازمی اور فعل کبھی ایک مفعول کی طرف متعدی ... کبھی دو کی طرف اور کبھی تین کی طرف۔

(۳) فعل متعدی اور لازمی کی تعریف مع امثلہ: ۔ فعل متعدی وہ فعل ہے جو فاعل پر تام نہ ہو بلکہ ... مفعول کا محتاج ہو اور لازمی وہ ہے جو فقط فاعل پر پورا ہو جائے اس کو مفعول کی طرف احتیاج نہ ہو، فعل لازمی کی مثال قَـ... زیدٌ، قَامَ بَكْرٌ، جَلَسَ عَمْرٌو، فعل متعدی کی مثالیں ضَرَبَ زَيْدٌ عمراً، اَعْطٰی زَيْدٌ عمراً دِرْهَماً، ا... فَاضِلاً۔

(۴) متعدی بیک مفعول و بدو مفعول و بسہ مفعول کی مثالیں: ۔

متعدی بیک مفعول کی مثال ضَرَبَ زَيْدٌ عمراً۔

متعدی بدو مفعول کی مثال اَعْطٰی زيدٌ عمراً دِرْهَماً۔

متعدی بسہ مفعول کی مثال اَعْلَمْتُ زيداً عمروًا فَاضِلاً۔

﴿الورقة السادسة: فی الادب والسير﴾

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... (اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُكَسِّرُ الْاَصْنَامَ) وَجَاءَ يَوْمُ عِيْدِ ... النَّاسِ، وَخَرَجَ النَّاسُ لِلْعِيْدِ وَخَرَجَ الْاَطْفَالُ، وَخَرَجَ وَالِدُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَقَالَ لِ... عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلَا تَخْرُجُ مَعَنَا؟ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَا سَقِيْمٌ، وَذَهَبَ النَّاسُ وَبَقِيَ اِ... عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْبَيْتِ۔

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، ابراھیم علیہ السلام یکسر الاصنام کے عنوان ... مذکور ہے اس کا خلاصہ بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت ... (۳) ابراھیم علیہ السلام یکسر الاصنام کے عنوان کے تحت واقعہ کا خلاصہ۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب: ۔کما مر فی السوال آنفاً

(۲) عبارت کا ترجمہ: ۔ (حضرت ابراھیم علیہ السلام بتوں کو توڑ دیتے ہیں) اور عید کا دن آیا تو لو... ہوئے، لوگ عید کیلئے نکلے اور بچے بھی نکلے، حضرت ابراھیم کے والد نے کہا کہ کیا تم ہمارے ساتھ نہیں نکلتے ... ابراھیم نے فرمایا کہ میں بیمار ہوں، لوگ چلے گئے اور حضرت ابراھیم گھر میں ...

www.Bhalli.Info

﴿الورقة الرابعة: فی اصول الفقه﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَاَمَّا الْعَامُّ فَنَوْعَانِ عَامٌّ خُصَّ عَنْهُ الْبَعْضُ وَعَامٌّ لَمْ يُخَصَّ عَنْهُ شَيْئٌ فَ
الْعَامُّ الَّذِیْ لَمْ يُخَصَّ عَنْهُ شَيْئٌ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْخَاصِّ فِیْ حَقِّ لُزُوْمِ الْعَمَلِ بِهٖ لَا مَحَالَةَ وَعَلٰى هٰذَا قُلْنَا اِ
قُطِعَ يَدُ السَّارِقِ بَعْدَ مَا هَلَكَ الْمَسْرُوْقُ عِنْدَهٗ لَايَجِبُ عَلَيْهِ الضَّمَانُ لِاَنَّ الْقَطْعَ جَزَاءُ جَمِيْعِ مَااكْتَسَبَهٗ

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں اور علی هذا قلنا سے جو تفریع ذکر کی گئی ہے اس کی پوری وضاحت کریں، عام کی تعریف کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) علی هذا قلنا الخ تفریع کا بیان (۴) عام کی تعریف۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب: ۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ: ۔اور بہر حال عام پس اس کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ عام جس سے بعض افراد کو خاص کر لیا گیا ہو، دوسرا وہ عام جس سے کسی بھی فرد کو خاص نہ کیا گیا ہو، پس وہ عام جس سے کسی بھی فرد کو خاص نہ کیا گیا ہو وہ کتاب اللہ کے خاص کی طرح ہے اس پر عمل کے لازم ہونے کے حق میں قطعی طور پر اور اسی بناء پر ہم نے کہا (یعنی عام کے معنی پر عمل کے قطعی ہونے کی بناء پر احناف ؒ نے) کہ جب چور کا ہاتھ کاٹا گیا اس کے پاس مسروقہ چیز کے ہلاک ہو جانے کے بعد تو اس چور پر ضمان واجب نہ ہوگی کیونکہ قطع ید (ہاتھ کا کٹنا) سارے جرم کی سزا ہے۔

(۳) علی هذا قلنا الخ تفریع کا بیان: ۔اس اصول پر تفریع بیان کی جارہی ہے کہ عام کے موجب پر عمل کرنا قطعی طور پر لازم ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ جب مسروقہ چیز چور کے پاس سے ہلاک ہو جائے اور چور کا ہاتھ بھی کاٹ دیا جائے تو اب اس پر ہلاک شدہ مسروقہ چیز کی ضمان واجب ہوگی یا نہیں تو احناف ؒ کے ہاں اس پر ضمان نہیں آئے گی اور شوافع ؒ کے ہاں اس پر ضمان آئے گی۔ دلیل ان کی یہ ہے کہ امام شافعی ؒ سرقہ کو غصب پر قیاس کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس طرح مغصوب شدہ چیز غاصب کے پاس سے ہلاک ہو جائے تو بالاتفاق اس پر ضمان آتی ہے اسی طرح اگر مسروقہ چیز سارق کے پاس سے ہلاک ہو جائے تو اس پر بھی ضمان آنی چاہیے کیونکہ دونوں میں علت مشترکہ مال غیر کا ہلاک ہونا ہے اس لئے سارق (چور) پر ضمان آئے گی۔

جبکہ احناف ؒ (ہماری) کی دلیل قرآن پاک کی آیت سرقہ "والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما جزاء بما کسبا الایة" ہے اس میں کلمہ ما عام ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ قطع ید (ہاتھوں کا کٹنا) تمام جرم کی سزا ہے اب اگر قطع ید کے

ساتھ ضمان کو واجب کریں جیسا کہ شوافع ؒ کا مذہب ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ قطع ید تمام جرموں کی سزا نہیں بلکہ قطع ید اور ضمان دونوں کا مجموعہ اس کے تمام جرموں کی سزا ہے حالانکہ قرآن نے قطع ید ہی کو تمام جرموں کی سزا مقرر کیا ہے تو ضمان واجب کرنے کی صورت میں کتاب اللہ کے عام پر عمل کا ترک (چھوڑنا) لازم آئے گا اور کتاب اللہ کے عام کو قیاس کی وجہ سے چھوڑنا جائز نہیں لہذا قیاس کو چھوڑ دیں گے اور کتاب اللہ پر عمل کریں گے۔

(۴) عام کی تعریف: ۔عام ہر وہ لفظ ہے جو افراد کی جماعت کو یکبارگی شامل ہو، شامل ہونے میں تعمیم ہے خواہ لفظوں کے اعتبار سے ہو یا معنی کے اعتبار سے ہو۔ لفظوں کے اعتبار سے شامل ہو جیسے مسلمون جمع کا صیغہ ہے، معنی کے اعتبار سے شامل ہو جیسے مَنْ اور مَا لفظا مفرد ہیں مگر معنی میں عموم ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَلَئِنْ قَالَ اِذَا حَلَفَ لَايَضَعُ قَدَمَهٗ فِیْ دَارِ فُلَانٍ يَحْنَثُ لَوْ دَخَلَهَا حَافِيًا اَوْ مُتَنَعِّلًا اَوْ رَاكِبًا وَكَذٰلِكَ لَوْ حَلَفَ لَا يَسْكُنُ دَارَ فُلَانٍ يَحْنَثُ لَوْ كَانَتِ الدَّارُ مِلْكًا لِفُلَانٍ اَوْ كَانَتْ بِاُجْرَةٍ اَوْ عَارِيَةٍ وَذٰلِكَ جَمْعٌ بَيْنَ الْحَقِيْقَةِ وَالْمَجَازِ وَكَذٰلِكَ لَوْ قَالَ عَبْدُهٗ حُرٌّ يَوْمَ يَقْدَمُ فُلَانٌ فَقَدِمَ فُلَانٌ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا يَحْنَثُ۔

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، جو سوال اس عبارت میں ذکر کیا گیا ہے اس کا جواب دیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مذکورہ سوال کا جواب۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب: ۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ: ۔اور اگر کوئی معترض (اعتراض کرنے والا) کہے کہ جب کوئی آدمی قسم کھائے کہ وہ پاؤں فلاں آدمی کے گھر میں نہیں رکھے گا تو وہ حانث ہو جائے گا اگر وہ اس گھر میں ننگے پاؤں یا جوتے پہن کر یا سوار ہو کر داخل ہوا اور اسی طرح اگر کوئی آدمی قسم اٹھائے کہ فلاں آدمی کے گھر نہیں رہے گا تو حانث ہو جائے گا اگر وہ گھر فلاں آدمی کی ملک میں ہو یا کرائے پر ہو یا مانگا ہوا ہو اور یہ حقیقت اور مجاز کو جمع کرنا ہے اور اسی طرح اگر کوئی آدمی کہے کہ اس کا غلام آزاد ہے جس دن فلاں آئے گا پھر وہ فلاں آدمی دن کو یا رات کو آیا تو حانث ہو جائے گا۔

(۳) مذکورہ سوال کا جواب: ۔مذکورہ بالا عبارت میں تین سوال ہیں۔ تینوں کا قدر مشترک احناف ؒ پر اعتراض کرنا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ احناف ؒ کے نزدیک حقیقت اور مجاز کو جمع کرنا درست نہیں جبکہ مذکورہ بالا عبارت میں تین مثالوں میں حقیقت اور مجاز کو جمع کیا گیا ہے تو اس کا قدر مشترک جواب یہ ہے کہ ان تین مثالوں میں عموم حقیقت (یا) عموم مجاز کے طور پر ہے نہ کہ حقیقت اور مجاز کے طور پر مثلا پہلی مثال میں "واللہ لا اَضَعُ قَدَمِیْ" میں بعینہ قدم رکھنا مراد نہیں ہے چنانچہ اگر قسم کھانے والے نے بیٹھ کر قدم تو اندر داخل کر دیا مگر خود داخل نہیں ہوا تو اس صورت میں یہ شخص

www.Bhalli.Info

نہیں ہوتا کیونکہ حالف کا مقصود دخول سے رکنا ہے نہ کہ قدم رکھنے سے اور جب ایسا ہے تو وضع قدم سے مجازاً دخول مراد ہوگا اور حالف کے کلام کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ کی قسم میں فلاں کے گھر میں داخل نہیں ہونگا اور دخول عام ہے برہنہ ہو یا جوتا پہن کر سوار ہو کر ہو اس صورت میں داخل ہونے کو شامل ہے لہٰذا حالف ان تمام صورتوں میں عموم مجاز کی وجہ سے حانث ہوگا۔ جمع بین الحقیقت والمجاز کی وجہ سے حانث نہیں ہوگا۔ اور جب یہ بات ہے تو جمع بین الحقیقت والمجاز کا اعتراض وارد نہیں ہوگا اور دخول وضع قدم بول کر دخول مراد لینا بھی مجاز ہوگا۔

دوسرے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ عبارت میں "**واللّٰہ لااسکن الخ**" میں مجازاً فلاں کا دار سکونۃ مراد ہے خواہ وہ اس کا مملوک ہو یا مستاجر (کرائے پر لیا ہوا ہو یا عاریۃً یعنی مانگ کر اس میں رہ رہا ہو) کیونکہ اس قسم پر آمادہ کرنے والا وہ غصہ ہے جو حالف کو فلاں سے لاحق ہوا اس کلام کا مقصد حالف کا اس مکان میں داخل ہونے سے رکنا ہے جس میں وہ فلاں رہتا ہے اور جب ایسا ہے تو لفظ دار فلاں کے دار مملوکہ اور غیر مملوکہ سب کو عام ہوگا بشرطیکہ وہ دار اس کا مسکونہ ہو پس حالف اگر فلاں کے دار مملوکہ میں داخل ہوا اور فلاں اس میں رہتا بھی ہے تو حالف فلاں کے سکنی اور رہنے کی وجہ سے حانث نہ ہوگا اسی طرح شمس الائمہ سرخسی نے ذکر کیا ہے۔

الحاصل یہاں بھی عموم مجاز کے طریقے پر نسبت سکنی کے عموم کی وجہ سے حنث عام ہے جمع بین الحقیقت والمجاز کے طریقہ پر عموم حنث نہیں ہوگا۔

تیسرے اعتراض کا جواب یہ ہے "**عبدی حریوم یقدم فلان**" میں یوم سے مطلق وقت مراد ہے کیونکہ لفظ یوم جب فعل غیر ممتد کی طرف مضاف ہوتا ہے تو اس سے مطلق وقت مراد ہوتا ہے اور جب فعل غیر ممتد کی طرف مضاف ہوتا ہے تو اس سے بیاض نہار (دن) مراد ہوتا ہے فعل غیر ممتد کی مثال جیسے دخول خروج اور قدوم اور فعل ممتد کی مثال جیسے صوم اور رکوب پس یہاں چونکہ لفظ یوم فعل غیر ممتد یعنی قدوم دن کو آئے گا تب بھی غلام آزاد ہوگا رات کو آئے گا تب بھی غلام آزاد ہوگا اور دونوں صورتوں میں حالف کا حانث ہونا یعنی غلام کا آزاد ہونا اس عموم مجاز کی وجہ سے ہوگا جمع بین الحقیقت والمجاز کی وجہ سے نہ ہوگا اور جب ایسا ہے تو جمع بین الحقیقت والمجاز کا اعتراض وارد نہ ہوگا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... فَصْلٌ فِیْ تَعْرِیْفِ طَرِیْقِ الْاِسْتِعَارَةِ اِعْلَمْ اَنَّ الْاِسْتِعَارَةَ فِیْ اَحْکَامِ الشَّرْعِ مُطَّرِدَةٌ بِطَرِیْقَیْنِ اَحَدُهُمَا لِوُجُوْدِ الْاِتِّصَالِ بَیْنَ الْعِلَّةِ وَالْحُکْمِ وَالثَّانِیْ لِوُجُوْدِ الْاِتِّصَالِ بَیْنَ السَّبَبِ الْمَحْضِ وَالْحُکْمِ فَالْاَوَّلُ مِنْهُمَا یُوْجِبُ صِحَّةَ الْاِسْتِعَارَةِ مِنَ الطَّرَفَیْنِ وَالثَّانِیْ یُوْجِبُ صِحَّتَهَا مِنْ اَحَدِ الطَّرَفَیْنِ۔

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، استعارہ کی قسم اول کیلئے مثال دیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ [(۳)] استعارہ کی قسم اوّل کی مثال۔

﴿جواب﴾...... **(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ یہ فصل استعارہ کے طریقوں کی معرفت میں ہے، جان لو کہ بیشک احکام شرع میں [است]عارہ دو طریقوں سے جاری ہوتا ہے ان میں سے پہلا علت اور حکم کے درمیان اتصال کے پائے جانے کی وجہ سے ہوتا ہے [د]وسرا طریقہ سبب محض اور حکم کے درمیان اتصال کے پائے جانے کیوجہ سے ہوتا ہے۔ پس ان میں سے پہلا طریقہ دونوں [طر]ف سے استعارہ کے صحیح ہونے کو ثابت کرتا ہے اور دوسرا طریقہ ایک طرف سے استعارہ کے صحیح ہونے کو ثابت کرتا ہے۔

(۳) استعارہ کی قسم اوّل کی مثال:۔

کما مر فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثانی ۱٤۲۲ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... لَوْ اَقَرَّ عَلٰی نَفْسِهٖ فِیْ بَابِ الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ لَایُقَامُ عَلَیْهِ الْحَدُّ مَالَمْ [یَذْ]کُرِ اللَّفْظَ الصَّرِیْحَ وَلِهٰذَا الْمَعْنٰی لَا یُقَامُ الْحَدُّ عَلَی الْاَخْرَسِ بِالْاِشَارَةِ وَلَوْ قَذَفَ رَجُلًا بِالزِّنَا [فَقَ]الَ الْاٰخَرُ صَدَقْتَ لَا یَجِبُ الْحَدُّ عَلَیْهِ لِاِحْتِمَالِ التَّصْدِیْقِ لَهٗ فِیْ غَیْرِهٖ۔

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں اور یہ لکھیں کہ لفظ **بالاشارة** کا ترکیبی تعلق کون سے لفظ سے ہے، صریح ا[ور] [کن]ایہ میں سے ہر ایک کی تعریف کریں، مثال دیں اور حکم بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) **بالاشارہ** کا ترکیبی تعلق (۴) صریح وکنایہ کی تعریف، مثال، حکم۔

﴿جواب﴾...... **(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اگر کوئی آدمی اپنے اوپر چوری یا زنا کا اقرار کرے تو اس پر اس وقت تک حد کو قائم [نہیں] کیا جائیگا جب تک کہ وہ زنا یا چوری کے صریح لفظ کو ذکر نہ کرے اور اسی تردد کے معنی کی وجہ سے گونگے پر اشارے کیساتھ [حد] قائم نہ کی جائے گی اور اگر کوئی آدمی دوسرے پر زنا کی تہمت لگائے اور دوسرا کہے کہ تو نے سچ کہا تو اس پر حد واجب نہیں [ہوگی] کیونکہ اس بات کا احتمال ہے کہ کہنے والے نے قاذف کی غیر قذف میں تصدیق کی ہو۔

(۳) "بالاشارہ" کا ترکیبی تعلق:۔ بالاشارة کا ترکیبی اعتبار سے "**لواقر**" کے ساتھ تعلق ہے یعنی ا[گر] (گونگے) نے اشارہ سے اقرار کیا۔

(۴) صریح وکنایہ کی تعریف، مثال وحکم:۔

صریح:۔ اسکا لغوی معنی ہوتا ہے ظاہر اور واضح اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ صریح ہر وہ لفظ جسکی مراد ظاہر اور وا[ضح ہو]

www.Bhalli.Info

نہ ہو جیسے بِعْتُ ، اِشْتَرَيْتُ حَرَّرْتُكَ ۔ اور صریح کا حکم یہ ہے کہ اپنے معنی کے ثبوت کو واجب کرتا ہے جس طریقے سے بھی ہو خواہ خبر کے طریقے سے ہو جیسے "طَلَّقْتُكِ" یا نعت کے طریقے سے ہو جیسے "انت طالق" یا نداء کے طریقے سے جیسے "یا طالق" ہو اور اس میں نیت کی طرف بھی احتیاج نہیں ہوتی۔

کنایہ:۔ کنایہ ہر وہ لفظ ہے جس کی مراد مستتر ہو تعدد احتمال کی وجہ سے اور اس کی مثال مجاز ہے متعارف اور مشہور ہونے سے پہلے جیسے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "لاتبیعوا الصاع" اس حدیث میں صاع سے مراد وہ شی ہے جو صاع میں ہو گویا ظرف بول کر مظروف مراد لینا کنایہ کی مثال ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ جو لفظ بولا گیا ہے اس کا حکم اس وقت ثابت ہوگا جب نیت پائی جائیگی یا کوئی ایسا قرینہ یا حال پایا جائے جس سے دوسرا معنی مراد لینا متعین ہو جائے اور کسی ایک جانب کو ترجیح حاصل ہو جائے۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢٧ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَاَمَّا الْمُفَسَّرُ فَهُوَ مَا ظَهَرَ الْمُرَادُ بِهٖ مِنَ اللَّفْظِ بِبَيَانٍ مِنْ قِبَلِ الْمُتَكَلِّمِ بِحَيْثُ لَا يَبْقٰى مَعَهٗ اِحْتِمَالُ التَّاْوِيْلِ وَالتَّخْصِيْصِ مِثَالُهٗ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ فَاسْمُ الْمَلٰٓئِكَةِ ظَاهِرٌ فِي الْعُمُوْمِ اِلَّا اَنَّ اِحْتِمَالَ التَّخْصِيْصِ قَائِمٌ فَانْسَدَّ بَابُ التَّخْصِيْصِ بِقَوْلِهٖ كُلُّهُمْ ثُمَّ بَقِيَ اِحْتِمَالُ التَّفْرِقَةِ فِي السُّجُوْدِ فَانْسَدَّ بَابُ التَّاْوِيْلِ بِقَوْلِهٖ اَجْمَعُوْنَ۔

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، ظاہر اور نص کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) ظاہر اور نص کی تعریف اور مثالیں۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور بہرحال مفسر وہ ہے کہ جس کی مراد اس کلام کے لفظ سے متکلم کی جانب سے بیان کی وجہ سے اس طور پر ظاہر ہو کہ تاویل اور تخصیص کا احتمال نہ رہے اس کی مثال جیسے اللہ تعالی کا فرمان "فسجد الملئکة کلهم اجمعون" ہے یعنی تمام فرشتوں نے سجدہ کیا اکٹھے، پس ملائکہ کا لفظ عموم میں ظاہر ہے لیکن تخصیص کا احتمال موجود ہے پس تخصیص کا دروازہ اللہ تعالی کے قول "کلهم" کی وجہ سے بند ہو گیا پھر بھی سجدہ کے متفرق ہونے کا احتمال باقی رہا تو پس تاویل کا دروازہ اللہ کے قول "اجمعون" کی وجہ سے بند ہو گیا۔

(۳) ظاہر اور نص کی تعریف اور مثالیں:۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثالث ١٤٢٥ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... اَلْاَمْرُ بِالشَّيْئِ يَدُلُّ عَلٰى حُسْنِ الْمَاْمُوْرِ بِهٖ اِذَا كَانَ الْاٰمِرُ حَكِيْمًا لِاَنَّ الْاَمْرَ لِبَيَانِ اَنَّ الْمَاْمُوْرَ بِهٖ مِمَّا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّوْجَدَ فَاقْتَضٰى ذٰلِكَ حُسْنَهٗ ثُمَّ الْمَاْمُوْرُ بِهٖ فِيْ حَقِّ الْحُسْنِ نَوْعَانِ حَسَنٌ بِنَفْسِهٖ وَحَسَنٌ لِغَيْرِهٖ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، حسن بنفسہ اور حسن لغیرہ میں سے ہر ایک کی تعریف کریں مثال دیں اور حکم بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) حسن بنفسہ اور حسن لغیرہ کی تعریف، مثال اور حکم۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ کسی چیز کا حکم کرنا مامور بہ کے حسن پر اور خوبی پر دلالت کرتا ہے جبکہ آمر یعنی حکم دینے والا خوبیوں کا اور حسن کا مالک ہو اس لئے کہ امر اس بات کو بیان کرنے کے لئے ہوتا ہے کہ مامور بہ کا پایا جانا مناسب ہے پس اس نے (یعنی آمر کے حکیم ہونے نے) مامور بہ کی خوبی کا تقاضا کیا ہے، پھر مامور بہ کی حسن کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں (۱) حسن بنفسہ (۲) حسن لغیرہ۔

(۳) حسن بنفسہ اور حسن لغیرہ کی تعریف، مثال اور حکم:۔ حسن بنفسہ کا حکم یہ ہے کہ جب بندے پر واجب ہو جائے تو ادا کرنے ہی سے ساقط ہو بغیر ادائیگی کے ساقط نہیں ہوگا۔

وبقية تفصيلهما كما مرّ فى الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثانى ١٤٢٤ھ ضمنى

﴿الورقة الخامسة : فى النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٢٧ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اَلسَّادِسُ اَنْ يَكُوْنَ الرَّفْعُ بِالْوَاوِ الْمَضْمُوْمِ مَا قَبْلَهَا وَالنَّصْبُ وَالْجَرُّ بِالْيَاءِ الْمَكْسُوْرِ مَا قَبْلَهَا وَيَخْتَصُّ بِجَمْعِ الْمُذَكَّرِ السَّالِمِ نَحْوُ مُسْلِمُوْنَ وَاُولُوْ وَعِشْرُوْنَ مَعَ اَخَوَاتِهَا تَقُوْلُ جَاءَنِيْ مُسْلِمُوْنَ وَعِشْرُوْنَ وَاُولُوْ مَالٍ وَرَاَيْتُ مُسْلِمِيْنَ وَعِشْرِيْنَ وَاُولِيْ مَالٍ وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ وَعِشْرِيْنَ وَاُولِيْ مَالٍ۔

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا مقصد بیان کریں، درج ذیل اسماء کا اعراب بیان کریں۔

جمع مكسر، غير منصرف، اسماء ستة مكبره۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا مقصد (۳) جمع مکسر، غیر منصرف، اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا مقصد:۔ اس عبارت میں جمع مذکر سالم، اولو اور عشرون کا اعراب بیان کیا گیا ہے۔

تفصیله کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الاوّل ١٤٢٦ھ

www.Bhalli.Info

(۳) جمع مکسر، غیر منصرف، اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب:۔

۱۔۔۔۔۔جمع مکسر کا اعراب:۔ حالت رفع میں ضمہ، حالت نصب میں فتحہ اور حالت جر میں کسرہ جیسے ھُمْ رِجَالٌ رأیتُ رجالًا مررتُ برجالٍ۔

۲۔۔۔۔۔غیر منصرف کا اعراب:۔ حالت رفع میں ضمہ حالت نصب وجر میں فتحہ۔ جیسے جاء نی عمرُ، رأیتُ عمرَ، مررتُ بعمرَ

۳۔۔۔۔۔اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الاول ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الثانی﴾۔۔۔۔۔ اَلاِسْمُ الْمُعْرَبُ عَلٰی نَوْعَیْنِ مُنْصَرِفٌ وَهُوَ مَا لَیْسَ فِیْهِ سَبَبَانِ اَوْ وَاحِدٌ یَقُوْمُ مَقَامَهُمَا مِنَ الْاَسْبَابِ التِّسْعَةِ کَزَیْدٍ وَیُسَمّٰی الْاِسْمَ الْمُتَمَکِّنَ وَحُکْمُهٗ اَنْ یَدْخُلَهُ الْحَرَکَاتُ الثَّلٰثُ مَعَ التَّنْوِیْنِ تَقُوْلُ جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَرَأَیْتُ زَیْدًا وَمَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَغَیْرُ مُنْصَرِفٍ وَهُوَ مَا فِیْهِ سَبَبَانِ اَوْ وَاحِدٌ مِنْهَا یَقُوْمُ مَقَامَهُمَا۔

عبارت پر اعراب لگائیں، مقصد بیان کریں، منع صرف کے اسباب بیان کریں اور غیر منصرف کا حکم بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾۔۔۔۔۔اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا مقصد (۳) اسباب منع صرف کی وضاحت (۴) غیر منصرف کا حکم۔

﴿جواب﴾۔۔۔۔۔(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا مقصد:۔ وہ اسم جس کا آخر عامل کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا رہے اس کو معرب کہتے ہیں، اسم معرب کی دو قسمیں ہیں۔ منصرف اور غیر منصرف

۱۔۔۔۔۔منصرف:۔ وہ اسم معرب ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب نہ پائے جائیں یا ایک ایسا سبب نہ پایا جائے جو دو اسباب کے قائم مقام ہو اس اسم کو اسم متمکن بھی کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ۔

۲۔۔۔۔۔غیر منصرف:۔ وہ اسم معرب ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو سببوں کے قائم مقام ہو، جیسے عُمَرُ۔

(۳) اسباب منع صرف کی وضاحت:۔ عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل، الف نون زائدتان۔

(۴) غیر منصرف کا حکم:۔ غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی۔ جبکہ منصرف پر تینوں حرکات اور تنوین آسکتی ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۷ھ

﴿الشق الاول﴾۔۔۔۔۔ خَبَرُ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا وَهِیَ اَنَّ وَکَاَنَّ وَلٰکِنَّ وَلَیْتَ وَلَعَلَّ هٰذِهِ الْحُرُوْفُ عَلَی الْمُبْتَدَاِ وَالْخَبَرِ فَتَنْصِبُ الْمُبْتَدَاَ وَیُسَمّٰی اِسْمَ اِنَّ وَتَرْفَعُ الْخَبَرَ وَیُسَمّٰی خَبَرَ اِنَّ فَخَبَرُ اِنَّ الْمُسْنَدُ بَعْدَ دُخُوْلِهَا نَحْوُ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ وَحُکْمُهٗ فِیْ کَوْنِهٖ مُفْرَدًا وَجُمْلَةً اَوْ مَعْرِفَةً اَوْ نَکِرَةً کَحُکْمِ الْمُبْتَدَاِ وَلَا یَجُوْزُ تَقْدِیْمُ اَخْبَارِهَا عَلٰی اَسْمَائِهَا اِلَّا اِذَا کَانَ ظَرْفًا لِمَجَالِ التَّوَسُّعِ فِی الظُّرُوْفِ

عبارت پر اعراب لگائیں، مقصد بیان کریں، مرفوعات کی تعداد اور نام بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾۔۔۔۔۔ اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا مقصد (۳) مرفوعات کی تعداد اور نام۔

﴿جواب﴾۔۔۔۔۔(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا مقصد:۔ اس عبارت سے مصنف کا مقصود حروف مشبہ بالفعل کو بیان کرنا ہے کہ وہ حروف جو فعل کے مشابہ ہوتے ہیں وہ چھ ہیں۔ اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ، لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل کا عمل یہ ہے کہ مبتدا اور خبر پر آتے ہیں۔ مبتدا جو کہ ان کا اسم بنتا ہے اس کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ باقی ان حروف کے اسم اور خبر کے مفرد و اور معرفہ و نکرہ ہونے کا معاملہ مبتدا اور خبر کے معاملے کی طرح ہے البتہ تھوڑا سا فرق ضرور ہوگا کہ مبتدا کی خبر کو مبتدا پر مقدم کرسکتے ہیں لیکن ان حروف کی خبر کو ان کے اسموں پر مقدم کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر خبر ظرف ہو تو پھر مقدم کرسکتے ہیں کیونکہ ظرف میں جو وسعت اور گنجائش ہوتی ہے وہ غیر ظرف میں نہیں ہوتی۔

(۳) مرفوعات کی تعداد اور نام:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الثانی﴾۔۔۔۔۔ اَلرَّابِعُ الْمُنَادٰی وَهُوَ اسْمٌ مَدْعُوٌّ بِحَرْفِ النِّدَاءِ لَفْظًا نَحْوُ یَا عَبْدَاللّٰهِ اَدْعُوْ عَبْدَاللّٰهِ وَحَرْفُ النِّدَاءِ قَائِمٌ مَقَامَ اَدْعُوْ، وَقَدْ یُحْذَفُ حَرْفُ النِّدَاءِ لَفْظًا نَحْوُ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔

عبارت پر اعراب لگا کر مقصد بیان کریں، حروف ندا ذکر کریں، اعراب کے اعتبار سے منادیٰ کی اقسام بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾۔۔۔۔۔ اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا مقصد (۳) حروف نداء کی نشاندہی (۴) اعراب کے اعتبار سے منادیٰ کی اقسام۔

﴿جواب﴾۔۔۔۔۔(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا مقصد:۔ اس عبارت میں مصنف کا مقصود منادیٰ کی تعریف اور ایک

www.Bhalli.Info

جس کا حاصل یہ ہے کہ منادیٰ وہ اسم ہے جس کو حرف نداء کے ذریعے پکارا گیا ہو اور وہ حرف نداء ادعو فعل کے قائمقام ہو اور
ضابطے کا حاصل یہ ہے کہ کبھی حرف نداء کو قرینے کی وجہ سے حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے یوسف اعرض عن هذا اصل
میں یا یوسف تھا حرف نداء یا کو حذف کر دیا۔

(۳،۴) حروفِ نداء کی نشاندہی، اعراب کے اعتبار سے منادیٰ کی اقسام:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اَلْمُسْتَثْنٰی لَفْظٌ یُذْکَرُ بَعْدَ اِلَّا وَاَخَوَاتِهَا لِیُعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُنْسَبُ اِلَیْهِ مَا نُسِبَ اِلٰی مَاقَبْلِهَا وَهُوَ عَلٰی قِسْمَیْنِ مُتَّصِلٌ وَهُوَ مَا اُخْرِجَ عَنْ مُتَعَدِّدٍ بِاِلَّا وَاَخَوَاتِهَا نَحْوُ جَاءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا وَ مُنْقَطِعٌ وَهُوَ الْمَذْکُوْرُ بَعْدَ اِلَّا وَاَخَوَاتِهَا غَیْرَ مُخْرَجٍ عَنْ مُتَعَدِّدٍ لِعَدَمِ دُخُوْلِهٖ فِی الْمُسْتَثْنٰی مِنْهُ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، مقصد بیان کریں، اعراب کے اعتبار سے مستثنیٰ کی قسم اوّل کو بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کا مقصد (۴) اعراب کے اعتبار سے مستثنیٰ کی قسم اوّل۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ مستثنیٰ وہ لفظ ہے جو الا اور اس کے اخوات کے بعد ذکر کیا جاتا ہے اس بات کو معلوم کرنے کے لئے کہ اس کی طرف وہ حکم منسوب نہیں ہوتا جو اس کے ماقبل کی طرف منسوب ہے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔

۱...... متصل:۔ وہ ہے جو الا وغیرہ کے ذریعے متعدد سے نکالا جائے جیسے جاء نی القوم الازیداً۔

۲...... منقطع:۔ وہ ہے جو الا وغیرہ کے بعد مذکور ہے بشرطیکہ متعدد سے نہ نکالا گیا ہو اس کے مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے جیسے جاء نی القوم الاحماراً۔

(۳) عبارت کا مقصد:۔ مصنف کا مقصد مستثنیٰ کی تعریف اور اس کی اقسام کو بیان کرنا ہے

تفصیلہ کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۱۹ھ

(۴) اعراب کے اعتبار سے مستثنیٰ کی قسم اوّل:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الثانی﴾...... اَفْعَالُ الْقُلُوْبِ عَلِمْتُ وَظَنَنْتُ وَحَسِبْتُ وَخِلْتُ وَرَاَیْتُ وَوَجَدْتُ وَزَعَمْتُ وَهِیَ اَفْعَالٌ تَدْخُلُ عَلَی الْمُبْتَدَاِ وَالْخَبَرِ فَتَنْصِبُهُمَا عَلَی الْمَفْعُوْلِیَّةِ نَحْوُ عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا وَظَنَنْتُ بَکْرًا شَاعِرًا وَخِلْتُ عَمْرًا کَاتِبًا۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، مقصد بیان کریں، افعال قلوب کے خواص اربعہ بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کا مقصد (۴) افعال قلوب کے خواص اربعہ۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ افعال قلوب علمت، ظننت، حسبت، خلت، رأیت، وجدت، زعمت یہ افعال مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعولیت کی بناء پر نصب دیتے ہیں جیسے علمت زیداً فاضلاً ظننت بکراً شاعراً، خلت عمرا کاتباً۔

(۳) عبارت کا مقصد:۔ مصنف کا مقصود اس عبارت سے افعال قلوب کی تعداد، تعریف اور ان کے عمل کو اس کے ذریعے سے واضح کرنا ہے جو کہ ترجمہ میں درج کر دیا گیا ہے۔

(۴) افعال قلوب کے خواص اربعہ:۔

کمامرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۰ھ۔

﴿الورقة السادسة: فی السیر والتاریخ﴾

السوال الاوّل ۱۴۲۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... (بَیْتُ الْمَقْدِسِ) وَکَانَ لِاِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ زَوْجٌ اُخْرٰی اِسْمُهَا سَارَةُ وَکَانَ لِاِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَلَدٌ اٰخَرُ مِنْ سَارَةَ اِسْمُهٗ اِسْحٰقُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَسَکَنَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِی الشَّامِ وَ سَکَنَ اِسْحٰقُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبَنٰی اِسْحٰقُ بَیْتًا لِلّٰهِ فِی الشَّامِ کَمَا بَنٰی اَبُوْهُ اَخُوْهُ بَیْتًا لِلّٰهِ فِیْ مَکَّةَ، وَهٰذَا الْمَسْجِدُ الَّذِیْ بَنَاهُ اِسْحٰقُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِی الشَّامِ هُوَ بَیْتُ الْمَقْدِسِ وَهُوَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی الَّذِیْ بَارَکَ اللّٰهُ حَوْلَهٗ۔

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مر فی السوال آنفاً

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ (بیت المقدس) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوسری بیوی تھیں، ان کا نام حضرت "سارہ" اور حضرت "سارہ" کے دوسرے فرزند تھے جن کا نام "اسحاق علیہ السلام" تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شام میں سکونت اختیار کی

www.Bhalli.Info

سوال (۲):۔ اس (بنجر زمین کو آباد کرنے) کیلئے امام کی اجازت ضروری ہے؟

جواب:۔ ہاں، آباد کرنا امام کی اجازت کے ساتھ مشروط ہے تو جو شخص اس کی اجازت سے زمین کو آباد کرے گا وہ اس کا مالک ہو جائیگا اور اگر اس کی اجازت کے بغیر آباد کرے گا تو مالک نہ ہوگا۔ یہ امام ابو حنیفہ کا مسلک ہے جب کہ صاحبین فرماتے ہیں کہ وہ (ہر صورت میں) مالک ہو جائیگا خواہ اس کی اجازت کے بغیر آباد کرے۔

سوال (۳):۔ آپ نے ذکر کیا کہ بنجر زمین کو اس وقت آباد کرنا جائز ہے جب کہ وہ بستی سے دور ہو تو اس قید کا کیا فائدہ ہے؟

جواب:۔ یہ قید لگا کر اس زمین سے احتراز کیا ہے جو آبادی کے قریب ہو یعنی جس کے لوگ محتاج ہوتے ہیں اور وہ زمین ان کی کٹی ہوئی کھیتی ڈالنے کے لئے یا ان کے چوپاؤں کے لئے چراگاہ کے طور پر چھوڑ دی جاتی ہے تو اس جیسی زمین کی آبادکاری جائز نہیں۔

﴿الشق الثانی﴾...... درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر فرمائیں۔

(۱) س: الوقف ماھو؟

(۲) س: لماذا شرع الوقف؟

(۳) س: متی یزول ملك الواقف عن العین الموقوفة؟

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں فقط عبارت میں مذکورہ تین سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ تین سوالات کے جوابات:۔

سوال (۱):۔ وقف کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ لغت میں وقف کا معنی روکنا ہے اور شریعت میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اصل چیز کو مالک کی ملکیت پر روکے رکھنا اور منافع کا صدقہ کرنا۔

سوال (۲):۔ وقف کو مشروع کیوں کیا گیا؟

جواب:۔ یہ اس لئے مشروع ہے تاکہ ضرورت مند اس چیز (موقوف) سے فائدہ اٹھائیں اور تاکہ وہ موقوف چیز وقف کرنے والے کے لئے صدقہ جاریہ بن جائے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب انسان وفات پا جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، مگر تین چیزوں کا ثواب منقطع نہیں ہوتا، ایک صدقہ جاریہ، دوسرے وہ علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں اور تیسرے وہ نیک لڑکا جو والد کے لئے (اس کے مرنے کے بعد) دعا کرتا رہے۔

سوال (۳):۔ موقوفہ چیز سے واقف کی ملکیت کب ختم ہوتی ہے؟

جواب:۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک فقط وقف کرنے سے واقف کی ملک زائل نہیں ہوتی (بلکہ واقف ہی اس کا مالک

رہتا ہے) ہاں اگر حاکم اس کی ملک زائل ہونے کا حکم دیدے یا خود اسے اپنے مرنے پر معلق کردے یعنی یہ کہہ دے کہ جب میں مر جاؤں تو میں نے اپنا مکان فلاں کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اور امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ محض کہنے سے ہی اس کی ملکیت زائل ہو جاتی ہے اور امام محمدؒ فرماتے ہیں (واقف کی) ملکیت زائل نہیں ہوتی، جب تک کہ وہ اس وقف کا کسی کو قبول کرکے کسی کے سپرد نہ کردے۔

﴿الورقة الرابعة: فی اصول الفقه﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٢٨ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... "وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ كَلِمَةَ "مَا" عَامَّةٌ: مَاذَكَرَهُ مُحَمَّدٌ اِذَا قَالَ الْمَوْلٰى لِجَارِيَتِهٖ: اِنْ كَانَ مَافِىْ بَطْنِكِ غُلَامًا فَاَنْتِ حُرَّةٌ، فَوَلَدَتْ غُلَامًا وَجَارِيَةً، لَاتَعْتِقُ، وَبِمِثْلِهٖ نَقُوْلُ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى "فَاقْرَؤُا مَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ" فَاِنَّهٗ عَامٌّ فِىْ جَمِيْعِ مَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ، وَمِنْ ضَرُوْرَتِهٖ عَدَمُ تَوَقُّفِ الْجَوَازِ عَلٰى قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ، وَجَاءَ فِى الْخَبَرِ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ......

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، عبارت میں مذکور آیت اور حدیث کے تعارض کو مصنفؒ کے انداز میں رفع کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) آیت وحدیث سے رفع تعارض۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور دلیل اس بات پر کہ کلمہ "ما" عام ہے وہ ہے جس کو امام محمدؒ نے ذکر کیا ہے کہ جب مولی نے اپنی باندی سے کہا اگر تیرے پیٹ میں جو کچھ بھی ہے وہ اگر لڑکا ہے تو تو آزاد ہے پس اس باندی نے لڑکا اور لڑکی دونوں جنے تو وہ آزاد نہیں ہوگی اور اسی کی مثال ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول "فاقرء وا الخ" میں کلمہ "ما" عام ہے یہ تمام قرآن کو شامل ہے جو کچھ آسانی سے پڑھا جاسکے اور اس کے لئے لازم ہے کہ نماز کا جائز ہونا سورۂ فاتحہ کی قراءت پر موقوف نہ ہو اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۳) آیت وحدیث سے رفع تعارض:۔ مصنفؒ نے فرمایا کہ تعارض کی صورت میں تو قرآن اور حدیث دونوں پر عمل کرنا ممکن ہے اور اس طرح کرنے سے کتاب اللہ کے حکم میں کچھ تغیر واقع نہیں ہوگا اور اس کی صورت یہ ہے کہ حدیث نفی کمال پر محمول ہے مطلب یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہوگی اور کتاب اللہ سے مراد مطلق قراءت ہے خواہ سورۂ فاتحہ ہو یا اس کے علاوہ ہو اسی طرح چھوٹی سورت ہو یا بڑی سورۃ ہو یہ فرض ہے اور حدیث کی وجہ سے سورۂ فاتحہ کی

www.Bhalli.Info

﴿الشق الثانی﴾...... "وَعَلٰى هٰذَا قُلْنَا: لَايَجِبُ النَّظِيْرُ فِيْ جَزَاءِ الصَّيْدِ، لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى "فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَاقَتَلَ مِنَ النَّعَمِ: لِاَنَّ الْمِثْلَ مُشْتَرَكٌ بَيْنَ الْمِثْلِ صُوْرَةً وَبَيْنَ الْمِثْلِ مَعْنًى وَهُوَ الْقِيْمَةُ، وَقَدْ اُرِيْدَ الْمِثْلُ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى بِهٰذَا النَّصِّ فِي الْقَتْلِ الْحَمَامِ، وَالْعُصْفُوْرِ، وَنَحْوِهِمَا بِالْاِتِّفَاقِ فَلَا يُرَادُ الْمِثْلُ مِنْ حَيْثُ الصُّوْرَةِ: اِذْلَا عُمُوْمَ لِلْمُشْتَرَكِ اَصْلًا، فَيَسْقُطُ اِعْتِبَارُ الصُّوْرَةِ لِاسْتِحَالَةِ الْجَمْعِ"

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، مشترک کی تعریف کریں، مثال دیں اور حکم بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مشترک کی تعریف، مثال اور حکم۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔اور مشترک کے اسی اصول کی بناء پر ہم نے کہا کہ اللہ تعالی کے فرمان "فجزاء مثل الخ" یعنی محرم (احرام باندھنے والا) پر بدلہ ہے اس جانور کے برابر جو اس نے قتل کیا اللہ کے اس فرمان کی وجہ سے اسی طرح کا جانور شکار کے بدلے میں واجب نہیں ہوتا اس لئے کہ مثل کا لفظ مثل صوری اور مثل معنوی کے درمیان مشترک ہے اور مثل معنوی قیمت ہے حالانکہ بالاتفاق اس آیت سے کبوتر اور چڑیا وغیرہ کے قتل کرنے میں مثل معنوی مراد لیا جاچکا ہے تو مثل صوری اس آیت سے مراد نہیں لیا جاسکتا اس لئے کہ مشترک کے لئے بالکل عموم نہیں ہوتا پس مثل صوری کا اعتبار ساقط ہوجائے گا مثل صوری اور مثل معنوی کے درمیان جمع کے محال ہونے کی وجہ۔

(۳) مشترک کی تعریف، مثال اور حکم:۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثالث ١٤٢٢ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤٢٨ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... ثُمَّ الْحَقِيْقَةُ مَعَ الْمَجَازِ لَايَجْتَمِعَانِ اِرَادَةً مِنْ لَفْظٍ وَاحِدٍ فِيْ حَالَةٍ وَاحِدَةٍ: وَلِهٰذَا قُلْنَا: لَمَّا اُرِيْدَ مَايَدْخُلُ فِي الصَّاعِ بِقَوْلِهٖ "عَلَيْهِ السَّلَامُ" لَاتَبِيْعُوْا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ، وَلَاالصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ" سَقَطَ اِعْتِبَارُ نَفْسِ الصَّاعِ، حَتّٰى جَازَ بَيْعُ الْوَاحِدِ مِنْهُ بِالْاِثْنَيْنِ. وَلَمَّا اُرِيْدَ الْوِقَاعُ مِنْ اٰيَةِ الْمُلَامَسَةِ سَقَطَ اِعْتِبَارُ اِرَادَةِ الْمَسِّ بِالْيَدِ......"

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، حقیقت اور مجاز کی تعریف کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) حقیقت اور مجاز کی تعریف۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔پھر حقیقت اور مجاز دونوں ایک ہی لفظ سے ایک ہی وقت میں مراد ہو کر جمع نہیں ہو
اور اسی وجہ سے ہم نے کہا کہ جب نبی ﷺ کے فرمان "لاتبیعوا الدرھم بالدرھمین ولا الصاع بالصاعین" (
تم نہ بیچو ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے میں اور نہ ایک صاع کو دو صاع کے بدلے میں) سے وہ چیز مراد ہو چکی جو صاع
داخل ہوتی ہے تو نفس صاع کا اعتبار ساقط ہو گیا حتی کہ ایک صاع کو دو صاع کے بدلے میں بیچنا جائز ہوگا اور جب آ
ملامسة سے جماع مراد ہو چکا ہے تو پھر ہاتھ کے ساتھ چھونے کے ارادے کا اعتبار ساقط ہوگا۔

(۳) حقیقت اور مجاز کی تعریف:۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الاوّل ١٤٢٥ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......وَعَلٰى هٰذَا قُلْنَا: اِذَاقَالَ لِامْرَأَتِهٖ: اَنْتِ طَالِقٌ، اَوْطَلَّقْتُكِ، اَوْيَاطَا
يَقَعُ الطَّلَاقُ نَوٰى بِهِ الطَّلَاقَ اَوْلَمْ يَنْوِ، وَكَذَالَوْ قَالَ لِعَبْدِهٖ، اَنْتَ حُرٌّ، اَوْ حَرَّرْتُكَ، اَوْيَاحُرُّ، وَ
هٰذَا قُلْنَا: اِنَّ التَّيَمُّمَ يُفِيْدُ الطَّهَارَةَ: لِاَنَّ قَوْلَهٗ تَعَالٰى: وَلٰكِنْ يُرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ" صَرِيْحٌ فِيْ حُصُ
الطَّهَارَةِ بِهٖ، وَلِلشَّافِعِيِّ "فِيْهِ قَوْلَانِ اَحَدُهُمَا: اَنَّهٗ طَهَارَةٌ ضَرُوْرِيَّةٌ، وَالْاٰخَرُ اَنَّهٗ لَيْسَ بِطَهَارَةٍ
هُوَ سَاتِرٌ لِلْحَدَثِ......

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، صریح کی تعریف کریں اور حکم بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا
(۳) صریح کی تعریف اور حکم۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔اور صریح کے اسی حکم کی بناء پر ہم (احناف") نے کہا کہ کسی خاوند نے اپنی بیوی
"تو طلاق والی ہے" یا "میں نے تجھے طلاق دی" یا "اے طلاق والی" تو طلاق واقع ہوجائے گی خواہ خاوند نے اس لفظ
طلاق کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو اور اسی طرح کسی نے اپنے غلام سے کہا "تو آزاد ہے" یا "میں نے تجھے آزاد کیا" یا "اے
تو آزاد ہوجائے گا خواہ نیت کی آزادی کی یا نہ کی ہو اور صریح کے اس حکم کی بناء پر ہم (احناف") نے کہا کہ بیشک تیمم طہ
فائدہ دیتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالی کا فرمان "ولکن یرید لیطھرکم" صریح ہے، تیمم کے ذریعے طہارۃ کے حاصل
میں اور امام شافعیؒ کے تیمم میں دو قول ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ تیمم طہارۃ ضروریہ ہے اور دوسرا یہ کہ تیمم طہارۃ ہی نہ
وہ حدث کو چھپانے والا ہے

(۳) صریح کی تعریف اور حکم:۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثالث ١٤٢٧ھ

www.Bhalli.Info

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَعَلٰى هٰذَا لَايَجِبُ قَضَاءُ الصَّلٰوةِ فِى الْاَوْقَاتِ الْمَكْرُوْهَةِ: لِاَنَّهٗ لَمَّا وَجَبَ مُطْلَقًا وَجَبَ كَامِلًا، فَلَايَخْرُجُ عَنِ الْعُهْدَةِ بِاَدَاءِ النَّاقِصِ، فَيَجُوْزُ الْعَصْرُ عِنْدَ الْاِحْمِرَارِ اَدَاءً، وَلَايَجُوْزُ قَضَاءً، وَعَنِ الْكَرْخِيِّ: "اَنَّ مُوْجَبَ الْاَمْرِ الْمُطْلَقِ الْوُجُوْبُ عَلَى الْفَوْرِ، وَالْخِلَافُ مَعَنَا فِى الْوُجُوْبِ، وَلَاخِلَافَ فِىْ اَنَّ الْمُسَارَعَةَ اِلَى الْاِئْتِمَارِ مَنْدُوْبٌ اِلَيْهَا......

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، امر مطلق عن الوقت کی تعریف کریں اور حکم بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) امر مطلق عن الوقت کی تعریف اور حکم۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور اس اصول کی بناء پر (مطلق عن الوقت) ہے کہ اوقات مکروہہ میں نماز کی قضاء جائز نہیں ہوتی اس لئے کہ جب وہ واجب ہوتی ہے تو وہ کامل ہو کر واجب ہوتی ہے پس وہ آدمی ناقص نماز کی ادائیگی کے ساتھ فرض کی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہوگا لہٰذا عصر کی وقتی نماز سورج کی سرخی کے وقت اداءً جائز ہوگی نہ کہ قضاءً اور امام کرخیؒ سے منقول ہے کہ مطلق امر کا موجب فوری وجوب ہے اور امام کرخیؒ کے ساتھ جمہور کا اختلاف صرف فوری وجوب میں ہے اور اسمیں کوئی اختلاف نہیں کہ امر کو پورا کرنے میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

(۳) امر مطلق عن الوقت کی تعریف اور حکم:۔ امر مطلق عن الوقت وہ مامور بہ ہے کہ شریعت کی جانب سے اس کی ادائیگی کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہ ہو یعنی مامور بہ کی ادائیگی کسی وقت کے ساتھ اس طرح مقید نہ ہو کہ جب وقت نکل جائے تو مامور بہ اداء فوت ہو جائے اور قضاء کہلائے بلکہ اس مامور بہ کو جب بھی ادا کیا جائے وہ اداء ہی کہلائے قضاء نہ کہلائے جیسے زکوۃ، عشر، صدقۃ الفطر، نذر مطلق، کفارات، حج وغیرہ۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَاَمَّا بَيَانُ التَّغْيِيْرِ: فَهُوَ اَنْ يَتَغَيَّرَ بِبَيَانِهٖ مَعْنٰى كَلَامِهٖ وَنَظِيْرُهُ التَّعْلِيْقُ وَالْاِسْتِثْنَاءُ، وَقَدِ اخْتَلَفَ الْفُقَهَاءُ فِى الْفَصْلَيْنِ، فَقَالَ اَصْحَابُنَا: "اَلْمُعَلَّقُ بِالشَّرْطِ سَبَبٌ عِنْدَ وُجُوْدِ الشَّرْطِ لَاقَبْلَهٗ، وَقَالَ الشَّافِعِيُّ": اَلتَّعْلِيْقُ سَبَبٌ فِى الْحَالِ اِلَّا اَنَّ عَدَمَ الشَّرْطِ مَانِعٌ مِنْ حُكْمِهٖ، وَفَائِدَةُ الْخِلَافِ تَظْهَرُ فِيْمَا اِذَا قَالَ لِاَجْنَبِيَّةٍ: اِنْ تَزَوَّجْتُكِ فَاَنْتِ طَالِقٌ......

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، بیان تغییر کی تعریف کریں، مثال دیں اور حکم بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) بیان تغییر کی تعریف، مثال اور حکم۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور بیان تغییر یہ ہے کہ متکلم کے بیان کے ساتھ اس کے کلام کا معنی تبدیل ہو جا
اور بیان تغییر کی مثال تعلیق اور استثناء ہے اور فقہاء نے ان دونوں صورتوں میں اختلاف کیا ہے پس ہمارے علماءؒ نے فرمایا
کہ معلق بالشرط شرط پائے جانے کے وقت سبب بنتا ہے نہ کہ شرط پائے جانے سے پہلے اور امام شافعیؒ نے فرمایا ہے کہ تعلیق
الحال سبب ہوتا ہے لیکن شرط کا نہ پایا جانا حکم سے مانع ہو جاتا ہے اور اختلاف کا ثمرہ اس صورت میں ظاہر ہوگا جب کوئی آ
اجنبیہ عورت سے کہے اگر میں نے تجھ سے نکاح کیا تو تو طلاق والی ہے۔

(۳) بیان تغییر کی تعریف، مثال اور حکم:۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ ضمنی۔

﴿الورقة الخامسة: فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اَلْكَلِمَةُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَدٍ، وَهِيَ مُنْحَصِرَةٌ فِىْ ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ: اِسْمٌ
وَحَرْفٌ: لِاَنَّهَا اِمَّا اَنْ لَا تَدُلَّ عَلٰى مَعْنًى فِىْ نَفْسِهَا، وَهُوَ الْحَرْفُ، اَوْ تَدُلَّ عَلٰى مَعْنًى فِىْ نَ
وَيَقْتَرِنُ مَعْنَاهَا بِاَحَدِ الْاَزْمِنَةِ الثَّلٰثَةِ وَهُوَ الْفِعْلُ اَوْتَدُلَّ عَلٰى مَعْنًى فِىْ نَفْسِهَا وَلَمْ يَقْتَرِنْ مَعْنَاهَا بِهٖ وَهُوَ الْاِسْ

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا خلاصہ بیان کریں، علم نحو کی تعریف، موضوع اور غرض بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت ک
(۳) علم النحو کی تعریف، موضوع، غرض وغایت۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا خلاصہ:۔ اس عبارت میں کلمہ کی تین اقسام اسم فعل حرف کی تعریف کی گئی ہے۔

تفصیله کمامرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ

(۳) علم النحو کی تعریف، موضوع، غرض وغایت:۔

کمامرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الثانی﴾...... فَصْلٌ فِىْ تَعْرِيْفِ الْاِسْمِ الْمُعْرَبِ: وَهُوَ كُلُّ اِسْمٍ رُكِّبَ مَ
وَلَايُشْبِهُ مَبْنِيَّ الْاَصْلِ: اَعْنِى الْحَرْفَ وَالْاَمْرَ الْحَاضِرَ وَالْمَاضِىَ نَحْوُ: "زَيْدٌ" فِىْ قَامَ زَ
وَحْدَهٗ لِعَدَمِ التَّرْكِيْبِ وَلَا "هٰؤُلَاءِ" فِىْ قَامَ هٰؤُلَاءِ لِوُجُوْدِ الشِّبْهِ وَيُسَمّٰى مُتَمَكِّنًا

www.Bhalli.Info

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا خلاصہ بیان کریں، درج ذیل اصطلاحات کی وضاحت کریں، اعراب، معرب، محل اعراب، رفع، نصب، جر۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا خلاصہ (۳) مذکورہ اصطلاحات کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب: ۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا خلاصہ: ۔ اس عبارت میں مصنفؒ نے اسم معرب کی تعریف مع مثال ذکر کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ "معرب" ہر وہ اسم ہے جو ترکیب میں واقع ہو یعنی اپنے غیر کے ساتھ ملا ہوا ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ جو کہ قَامَ زَیْدٌ میں واقع ہے یہ ترکیب میں واقع ہے یعنی غیر کے ساتھ ملا ہوا بھی ہے اور مبنی الاصل کے مشابہ بھی نہیں ہے۔ لہٰذا یہ معرب ہے۔ جبکہ اکیلا زید معرب نہیں ہے، ترکیب میں واقع نہ ہونے کی وجہ سے اور ھٰؤلاء جو قام ھٰؤلاء میں واقع ہے وہ بھی معرب نہیں ہے مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہونے کی وجہ سے۔ اور اسم معرب کا نام متمکن بھی ہے۔ اور درمیان میں مصنفؒ نے مبنی الاصل کی وضاحت بھی کردی کہ وہ مبنی الاصل تین ہیں، تمام حروف، امر حاضر اور فعل ماضی۔

(۳) مذکورہ اصطلاحات کی وضاحت: ۔

"اعراب" وہ حرف یا حرکت جس سے معرب کا آخر تبدیل ہو۔

"معرب" اس کی تعریف الامر الثانی میں گزر چکی ہے۔

"محل اعراب" معرب کا آخری حرف جس پر اعراب آئے۔

"رفع" پیش کو کہتے ہیں۔ "نصب" زبر کو کہتے ہیں۔ "جر" زیر کو کہتے ہیں۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... اَمَّا الْوَصْفُ فَلَا یَجْتَمِعُ مَعَ الْعَلَمِیَّةِ اَصْلًا وَشَرْطُهٗ اَنْ یَّکُوْنَ وَصْفًا فِیْ اَصْلِ الْوَضْعِ "فَاَسْوَدُ" وَ"اَرْقَمُ" غَیْرُ مُنْصَرِفٍ وَاِنْ صَارَا اِسْمَیْنِ لِلْحَیَّةِ لِاَصَالَتِهِمَا فِی الْوَصْفِیَّةِ وَ"اَرْبَعٌ" فِیْ مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ اَرْبَعٍ مُنْصَرِفٌ مَعَ اَنَّهٗ صِفَةٌ وَوَزْنُ الْفِعْلِ لِعَدَمِ الْاَصَالَةِ فِی الْوَصْفِیَّةِ.

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا خلاصہ بیان کریں، اسباب منع صرف بیان کریں اور غیر منصرف کا حکم بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا خلاصہ (۳) اسباب منع صرف اور غیر منصرف کا حکم۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب: ۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا خلاصہ: ۔کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ۔

(۳) اسباب منع صرف اور غیر منصرف کا حکم: ۔

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۷ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... اَلْمُبْتَدَأُ وَالْخَبَرُ هُمَا اِسْمَانِ مُجَرَّدَانِ عَنِ الْعَوَامِلِ اللَّفْظِیَّةِ اَحَدُهُمَا مُسْنَدٌ اِلَیْهِ وَیُسَمّٰی الْمُبْتَدَأَ وَالثَّانِیْ مُسْنَدٌ بِهٖ وَیُسَمّٰی الْخَبَرَ نَحْوُ زَیْدٌ قَائِمٌ وَالْعَامِلُ فِیْهِمَا مَعْنَوِیٌّ وَهُوَ الْاِبْتِدَاءُ وَاَصْلُ الْمُبْتَدَأِ اَنْ یَّکُوْنَ مَعْرِفَةً وَاَصْلُ الْخَبَرِ اَنْ یَّکُوْنَ نَکِرَةً.

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا خلاصہ بیان کریں، نکرہ کے مبتداء بننے کی تمام وجوہ تخصیص مثالوں کیساتھ تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا خلاصہ (۳) نکرہ کے مبتداء بننے کی وجوہ تخصیص۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب: ۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا خلاصہ: ۔ اس عبارت میں مبتداء اور خبر کے حکم اور ایک اصطلاح کو بیان کیا گیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مبتداء اور خبر دونوں عامل لفظی سے خالی ہوتے ہیں۔ مبتداء کو اصطلاح میں مسند الیہ بھی کہتے ہیں اور خبر کو مسند بھی کہتے ہیں جیسے زید قائم اور یہ جو مصنف نے عبارت میں مجردان کی قید لگائی اس سے مقصود کان وغیرہ، اِنّ وغیرہ اسی طرح باب علمت کے مفعول اوّل وغیرہ کو خارج کرنا ہے۔

(۳) نکرہ کے مبتداء بننے کی وجوہ تخصیص: ۔

کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۸ھ

﴿الشق الاوّل﴾ ...... اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ وَهُوَ مَصْدَرٌ بِمَعْنٰی فِعْلٍ مَذْکُوْرٍ قَبْلَهٗ وَیُذْکَرُ لِلتَّاکِیْدِ کَضَرَبْتُ ضَرْبًا اَوْلِبَیَانِ النَّوْعِ نَحْوُ جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِیْ اَوْلِبَیَانِ الْعَدَدِ کَجَلَسْتُ جَلْسَةً اَوْ جَلْسَتَیْنِ اَوْ جَلَسَاتٍ وَیَکُوْنُ مِنْ غَیْرِ لَفْظِ الْفِعْلِ الْمَذْکُوْرِ نَحْوُ قَعَدْتُ جُلُوْسًا وَقَدْ یُحْذَفُ فِعْلُهٗ لِقِیَامِ قَرِیْنَةٍ جَوَازًا کَقَوْلِكَ لِلْقَادِمِ خَیْرَ مَقْدَمٍ اَیْ قَدِمْتَ قُدُوْمًا خَیْرَ مَقْدَمٍ.

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا خلاصہ بیان کریں، تمام منصوبات کے نام لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا خلاصہ (۳) تمام منصوبات کے نام۔

﴿جواب﴾ ...... (۱) عبارت پر اعراب: ۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا خلاصہ: ۔کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۱

www.Bhalli.Info

(۳) تمام منصوبات کے نام:۔ منصوبات بارہ ہیں، مفعول بہ، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، مفعول مطلق، حال، تمیز، مستثنیٰ، ان اور اس کے نظائر کا اسم، کان اور اس کے نظائر کی خبر، لائے نفی جنس کا اسم، ما و لا مشابہ بلیس کی خبر۔

﴿الشق الثانی﴾...... **وَاعْلَمْ أَنَّهُ إِذَا أُرِيْدَ إِضَافَةُ مُثَنًّى إِلَى الْمُثَنَّى يُعَبَّرُ عَنِ الْأَوَّلِ بِلَفْظِ الْجَمْعِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَفَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا وَذٰلِكَ لِكَرَاهَةِ اِجْتِمَاعِ تَثْنِيَتَيْنِ فِيْمَا تَأَكَّدَ الْاِتِّصَالُ بَيْنَهُمَا لَفْظًا وَمَعْنًى۔**

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا خلاصہ بیان کریں، جمع کی تعریف کریں، جمع کی قسمیں بیان کریں اور مثالیں دیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا خلاصہ (۳) جمع کی تعریف اور اقسام مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) **عبارت کا خلاصہ:۔** عبارت کا حاصل یہ ہے کہ جب کسی تثنیہ والے لفظ کی تثنیہ والے لفظ کی طرف اضافت کی جائے تو ایسی صورت میں پہلے تثنیہ والے لفظ کو تثنیہ کی بجائے جمع کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے جیسے **فقد صغت قلوبکما** اور **فاقطعوا ایدیھما**۔ ان دونوں مثالوں میں کما اور ھما کی طرف تثنیہ کی اضافت کرتے وقت قلوب اور ایدی کو جمع کے ساتھ ذکر کیا، نہ کہ تثنیہ کے صیغہ کے ساتھ۔ اور تثنیہ کو جمع لانے کی وجہ یہ ہے کہ مضاف و مضاف الیہ میں لفظی و معنوی اتصال ہوتا ہے لفظا اتصال تو واضح ہے اور معنی اس طرح کہ مضاف، مضاف الیہ کا جزو ہوتا ہے اور ایسی دو چیزیں جن میں لفظا اور معنی اتصال ہو اور وہ دونوں متماثل اور مساوی ہوں تو انکا جمع ہونا مکروہ ہے اس وجہ سے ان میں سے پہلے تثنیہ کو جمع سے تعبیر کرتے ہیں۔

(۳) **جمع کی تعریف اور اقسام مع امثلہ:۔** جمع وہ اسم ہے جو ایسے افراد پر دلالت جو حروف مفردات سے مقصود ہوتے ہیں کچھ تغیر کے ساتھ پھر تغیر میں تعمیم ہے خواہ لفظی ہو یا معنوی۔ تغیر لفظی جیسے رجل کی جمع رجال۔ تغیر معنوی ہو جیسے **فُلْكٌ** بروزن **أُسْدٌ** کے وزن پر جمع ہے۔ جمع کی دو قسمیں ہیں۔

۱...... جمع صحیح یعنی سالم۔ وہ جمع ہے جس کی جمع میں واحد کا صیغہ تبدیل نہ ہوا ہو جیسے **مسلمون**۔

۲...... جمع مکسر صحیح۔ وہ جمع ہے جس کے واحد کا صیغہ تبدیل ہو گیا ہو جیسے **رجال** جمع ہے **رجل**۔

﴿الورقة السادسة: فی السير والتاريخ﴾

السوال الاوّل ١٤٢٨ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... **وَدَخَلَ يُوْسُفُ السِّجْنَ، وَعَرَفَ أَهْلُ السِّجْنِ جَمِيْعًا أَنَّ يُوْسُفَ كَرِيْمٌ، وَأَنَّ يُوْسُفَ عِنْدَهُ عِلْمٌ عَظِيْمٌ، وَأَنَّ يُوْسُفَ فِيْ صَدْرِهِ قَلْبٌ رَحِيْمٌ، وَأَحَبَّ أَهْلُ السِّجْنِ يُوْسُفَ وَأَكْرَمُوْهُ، وَفَرِحَ النَّاسُ بِيُوْسُفَ وَعَظَّمُوْهُ، وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ رَجُلَانِ وَقَصَّا عَلَيْهِ رُؤْيَاهُمَا، وَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّيْ أَرَانِيْ أَعْصِرُ خَمْرًا، وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّيْ أَرَانِيْ أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِيْ خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ۔**

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، مخطوط الفاظ کے ابواب اور معانی بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مخطوط الفاظ کے ابواب اور معانی۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مر فی السوال آنفاً**

(۲) **عبارت کا ترجمہ:۔** حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں داخل ہوئے، سب جیل والوں نے جان لیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نہایت شریف جوان ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس بڑا علم ہے، حضرت یوسف علیہ السلام کے سینے میں نہایت رحم [illegible] دل ہے، جیل والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو محبوب بنالیا اور ان کا احترام کیا اور لوگ حضرت یوسف علیہ السلام سے خوش ہوئے [illegible] ان کی تعظیم کی دو شخص حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ جیل میں داخل ہوئے اور دونوں نے (حضرت یوسف علیہ السلام) کو اپنا اپنا خواب بیان کیا" ان دونوں میں سے ایک نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے اس میں سے (نوچ نوچ) کھاتے ہیں"۔

(۳) **مخطوط الفاظ کے ابواب اور معانی:۔**

"**دَخَلَ**": صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از باب **نصر ینصر** بمعنی داخل ہونا

"**عَرَفَ**": صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از باب **ضرب یضرب** بمعنی پہچاننا

"**أَحَبَّ**": صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از باب **افعال** بمعنی محبت کرنا

"**أَكْرَمُوْهُ**": صیغہ جمع مذکر غائب ماضی معروف از باب **افعال** بمعنی اکرام کرنا، عزت کرنا

"**قَصَّا**": صیغہ تثنیہ مذکر غائب ماضی معروف از باب **نصر ینصر** بمعنی قصہ بیان کرنا

﴿الشق الثانی﴾...... **وَدَعَا نُوْحٌ قَوْمَهُ، وَاجْتَهَدَ فِي النَّصِيْحَةِ قَالَ: يٰقَوْمِ إِنِّيْ لَكُمْ نَ[ذِيْرٌ] مُبِيْنٌ، أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَأَطِيْعُوْنِ، يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى، إِنَّ أَ[جَلَ] اللّٰهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَكَانَ اللّٰهُ حَبَسَ عَنْهُمُ الْمَطَرَ، وَغَضِبَ عَلَيْهِمْ، وَقَلَّ الْحَ[رْثُ] وَقَلَّ النَّسْلُ، فَقَالَ نُوْحٌ): يٰقَوْمِ إِنْ آمَنْتُمْ رَضِيَ عَنْكُمُ اللّٰهُ وَزَالَ هٰذَا الْعَذَابُ۔**

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، مخطوط الفاظ کے ابواب اور معانی بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا [illegible] (۳) مخطوط الفاظ کے ابواب اور معانی۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مر فی السوال آنفاً**

www.Bhalli.Info

جواب:۔ وقف کردہ چیز کو بیچنا اور (کسی کو) اس کا مالک بنانا جائز نہیں اور بہر حال اس کی تقسیم تو وہ مشترک (زمین)
میں جائز ہے بشرطیکہ ساجھی حصہ طلب کرے اور یہ (تقسیم والا حکم) حضرت امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہے کیونکہ آپؒ کے
نزدیک مشترک (چیز) کو وقف کرنا صحیح ہے۔

سوال (۳):۔ زمین کے ٹکڑے سے واقف کی ملک کب زائل ہوتی ہے جب کہ اسے مسجد بنالیا جائے؟

جواب:۔ اس کی ملک اس سے زائل نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے اس کے راستہ سمیت اپنی ملک سے جدا کرے
اور لوگوں کو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دے پس جب ایک (شخص) اس میں نماز پڑھ لے تو حضرت امام ابو حنیفہ
حضرت امام محمد رحمہا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی ملک زائل ہو جائے گی اور حضرت امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ اس کی ملک
اس سے اس کے (اس) قول کے ساتھ زائل ہو جاتی ہے کہ میں نے اس (جگہ) کو مسجد بنادیا۔

﴿الورقة الرابعة: فی اصول الفقه﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٢٩ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَالْعَامُ كُلُّ لَفْظٍ يَنْتَظِمُ جَمْعًا مِنَ الْأَفْرَادِ، إِمَّا لَفْظًا، كَقَوْلِنَا: مُسْلِمُونَ وَمُشْرِكُونَ، وَإِمَّا مَعْنًى، كَقَوْلِنَا: "مَنْ وَمَا" وَحُكْمُ الْخَاصِّ مِنَ الْكِتَابِ وُجُوبُ الْعَمَلِ بِهِ لَامَحَالَةَ، فَإِنْ قَابَلَهُ خَبَرُ الْوَاحِدِ وَالْقِيَاسُ، فَإِنْ أَمْكَنَ الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا بِدُونِ تَغْيِيرٍ فِيْ حُكْمِ الْخَاصِّ يُعْمَلُ بِهِمَا وَإِلَّا يُعْمَلُ بِالْكِتَابِ وَيُتْرَكُ مَايُقَابِلُهُ، مِثَالُهُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالىٰ: "يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ"......

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، مصنفؒ کے انداز میں مثال کی وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ
(۳) مثال کی وضاحت۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ عام وہ لفظ ہے جو کہ افراد کی جماعت کو شامل ہو یا تو لفظی طور پر جیسے مسلمون اور
مشرکون، اور یا معنوی طور پر جیسے مَن اور مَا۔ اور کتاب اللہ میں سے خاص کا حکم یہ ہے کہ یقیناً اس پر عمل واجب ہے، پس
اگر اس کے مقابلہ میں خبر واحد یا قیاس آجائے تو اگر خاص کے حکم میں تبدیلی کئے بغیر دونوں میں جمع ممکن ہو تو دونوں پر عمل کیا
جائیگا ورنہ کتاب پر عمل ہوگا اور اس کا مقابل ترک کر دیا جائے گا۔ اس کی مثال ہے اللہ رب العزت کا قول "یتربصن
بانفسهن ثلثة قروء" ہے۔

(۳) مثال کی وضاحت:۔ خاص کی مثال باری تعالیٰ کے قول "یتربصن بانفسهن ثلثه قروء" میں

(لفظ ثلثہ ہے) کیونکہ عدد معلوم کی معرفت میں لفظ ثلثہ خاص ہے لہٰذا اس پر عمل کرنا واجب ہوگا اور اگر اقراء کو اطہار پر محمول کیا
جائے جیسا کہ اس کی طرف امام شافعیؒ گئے ہیں اس اعتبار سے کہ طہر مذکر ہے نہ کہ حیض اور جمع میں کتاب مؤنث وارد ہوئی ہے
جس نے اس بات پر دلالت کی کہ یہ جمع مذکر ہے اور وہ طہر ہے (پس) اس خاص پر عمل کا ترک کرنا لازم آئیگا اس لئے کہ وہ
حضرات جنہوں نے قروء کو طہر پر محمول کیا ہے وہ تین طہر ثابت نہیں کر سکتے ہیں بلکہ دو طہر اور تیسرے کا بعض اور تیسرا وہ ہے
جس میں طلاق واقع ہوئی ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالىٰ "وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ" مُطْلَقٌ فِيْ مُسَمَّى الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، فَلَا يُزَادُ عَلَيْهِ شَرْطُ الْوُضُوْءِ بِالْخَبَرِ، بَلْ يُعْمَلُ بِهِ عَلىٰ وَجْهٍ لَايَتَغَيَّرُ بِهِ حُكْمُ الْكِتَابِ، بِأَنْ يَكُوْنَ مُطْلَقُ الطَّوَافِ فَرْضًا بِحُكْمِ الْكِتَابِ، وَالْوُضُوْءُ وَاجِبًا بِحُكْمِ الْخَبَرِ، فَيُجْبَرُ النُّقْصَانُ اللَّازِمُ بِتَرْكِ الْوُضُوْءِ الْوَاجِبِ بِالدَّمِ......

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، ماءِ زعفران کی موجودگی میں تیمم کے جواز یا عدم جواز کو دلیل سے واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ
(۳) ماءِ زعفران کی موجودگی میں تیمم کا حکم۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اسی طرح اللہ رب العزت کا قول "ولیطوفوا بالبیت العتیق" مطلق ہے
طواف بالبیت کے مسمّی میں، لہٰذا اس پر خبر کی وجہ سے وضوء کی شرط کا اضافہ نہیں کیا جائے گا بلکہ اس پر اس انداز سے عمل کیا
جائے گا جس سے کتاب کا حکم نہ بدلے اور اس کی صورت یہ ہے کہ کتاب کے حکم سے مطلق طواف فرض ہو اور خبر کے حکم سے
وضوء واجب ہو اتو وضوء واجب ترک کرنے سے جو نقصان لازم ہو اس کا جبیرہ کیا جائے "دم" سے۔

(۳) ماءِ زعفران کی موجودگی میں تیمم کا حکم:۔ ماءِ زعفران کی موجودگی میں تیمم کرنا جائز نہیں ہے اس لئے
کہ تیمم کے جواز کی شرط ماءِ مطلق کی عدم موجودگی ہے اور ماءِ زعفران ماءِ مطلق ہی ہے اس لئے کہ اس کو ماءِ زعفران کہنے کا
مطلب ہی یہ ہے کہ وہ ابھی پانی ہی ہے اگر وہ پانی نہ ہوتا تو اس کو ماءِ زعفران نہ کہا جاتا۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤٢٩ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَلَوْ تَرَجَّحَ بَعْضُ وُجُوْهِ الْمُشْتَرَكِ بِبَيَانٍ مِنْ قِبَلِ الْمُتَكَلِّمِ كَانَ مُفَسَّرًا وَحُكْمُهُ أَنَّهُ يَجِبُ الْعَمَلُ بِهِ يَقِيْنًا، مِثَالُهُ: إِذَا قَالَ لِفُلَانٍ عَلَيَّ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ مِنْ نَقْدِ بُخَارَا، فَقَوْلُهُ "مِنْ نَقْدِ بُخَارَا" تَفْسِيْرٌ لَهُ، فَلَوْلَا ذٰلِكَ لَكَانَ مُنْصَرِفًا إِلىٰ غَالِبِ نَقْدِ الْبَلَدِ بِطَرِيْقِ التَّاوِيْلِ فَيَتَرَجَّحُ الْمُفَسَّرُ، فَلَا يَجِبُ نَقْدُ الْبَلَدِ......

www.Bhalli.Info

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، مؤوّل کی تعریف کریں، حکم بیان کریں، مثال دیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مؤوّل کی تعریف وحکم مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اگر مشترک کی بعض وجوہ کو ترجیح دی جائے متکلم کے بیان کے ذریعہ سے تو ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے یقینی طور پر، اس کی مثال یہ ہے کہ جب کوئی شخص کہہ دے "للان میرے ذمے دس دراہم ہیں بخارا کے سکے میں سے" تو اس شخص کا قول "من نقد بخارا" عشرۃ دراہم" کے ہے۔ اس لئے کہ اگر یہ تفسیر نہ ہوتی تو "عشرۃ دراہم" کو شہر کے غالب سکہ کی طرف پھیر دیا جاتا، تاویل کے طریقہ پر مفسر کو ترجیح دی جائیگی، لہذا "نقد البلد" واجب نہ ہوگا بلکہ نقد بخارا واجب ہوگا۔

(۳) مؤوّل کی تعریف وحکم مع امثلہ:۔ جب مشترک کے متعدد معانی میں سے کسی ایک معنی کو دلیل ظنی خبر واحد یا قیاس یا کسی دوسرے قرینہ سے ترجیح دیدی جائے تو وہ مشترک مؤوّل ہوجاتا ہے، مؤوّل کا حکم یہ ہے کہ غلطی احتمال کے ساتھ اس پر عمل کرنا واجب ہے، اس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے عقدِ بیع میں ثمن کو مطلق رکھا مثلاً کہا کہ میں دس درہم میں بیچتا ہوں اور شہر میں مختلف دراہم چلتے ہیں تو اس کے قول میں دس درہم کو غالب نقدِ بلد پر محمول کریں گے غالب نقدِ بلد کا متعین ہونا بطریق تاویل ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... ثُمَّ الْمَجَازُ عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ "خَلَفٌ عَنِ الْحَقِيْقَةِ فِيْ حَقِّ اللَّفْظِ، وَعِنْدَهُمَا خَلَفٌ عَنِ الْحَقِيْقَةِ فِيْ حَقِّ الْحُكْمِ حَتّٰى لَوْكَانَتِ الْحَقِيْقَةُ مُمْكِنَةً فِيْ نَفْسِهَا إِلَّا أَنَّهُ امْتَنَعَ الْعَمَلُ بِهَا لِمَانِعٍ يُصَارُ إِلَى الْمَجَازِ، وَإِلَّا صَارَ الْكَلَامُ لَغْوًا، وَعِنْدَهُ يُصَارُ إِلَى الْمَجَازِ وَإِنْ لَمْ تَكُنِ الْحَقِيْقَةُ مُمْكِنَةً فِيْ نَفْسِهَا، مِثَالُهُ: إِذَا قَالَ لِعَبْدِهٖ، وَهُوَ أَكْبَرُ سِنًّا مِنْهُ، هٰذَا ابْنِيْ......

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، اختلاف کو سامنے رکھتے ہوئے مثال کی وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مثال کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ پھر مجاز امام ابوحنیفہؒ کے ہاں حقیقت کا خلیفہ ہے لفظ کے حق میں اور صاحبینؒ کے ہاں مجاز حقیقت کا خلیفہ ہے حکم کے حق میں، لہذا ان حضرات کے ہاں اگر حقیقت ممکن ہو لیکن کسی مانع کی وجہ سے اس پر عمل ممتنع ہو تو مجاز کی طرف رجوع درست ہوگی ورنہ تو کلام لغو ہو جائیگا اور امام ابوحنیفہؒ کے ہاں مجاز کی طرف رجوع درست ہوگی اگرچہ حقیقت

نفسہا ممکن نہ ہو۔ مثلاً جب کوئی شخص اپنے سے بڑی عمر کے غلام سے کہہ دے "ھذا ابنی"۔

(۳) مثال کی وضاحت:۔ مثال کا حاصل یہ ہے کہ کسی نے اپنے سے بڑے غلام کو کہا "ھذا ابنی" تو صاحبین کے نزدیک یہ محال اور ناممکن ہے کہ کسی کا بیٹا اس سے بڑا ہو اس لئے وہ فرماتے ہیں کہ اس کلام کو مجاز کی طرف نہیں پھیریں گے یہ کلام لغو ہو جائیگا اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کلام کو مجاز کی طرف پھیرا جائیگا اور غلام آزاد ہو جائیگا۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢٩ھ

﴿الشق الاول﴾...... وَإِذَا قَالَ: أَعْتِقْ عَبْدَكَ عَنِّيْ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ: أَعْتَقْتُ، يَقَعُ عَنِ الْآمِرِ، وَيَجِبُ عَلَيْهِ الْأَلْفُ، وَلَوْكَانَ الْآمِرُ نَوٰى بِهِ الْكَفَّارَةَ يَقَعُ عَمَّا نَوٰى، وَذٰلِكَ لِأَنَّ قَوْلَهُ "أَعْتِقْهُ عَنِّيْ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ" يَقْتَضِيْ مَعْنٰى قَوْلِهٖ "بِعْهُ عَنِّيْ بِأَلْفٍ ثُمَّ كُنْ وَكِيْلِيْ بِالْإِعْتَاقِ فَأَعْتِقْهُ عَنِّيْ" فَيَثْبُتُ الْبَيْعُ بِطَرِيْقِ الْاِقْتِضَاءِ فَيَثْبُتُ الْقَبُوْلُ كَذٰلِكَ، لِأَنَّهُ رُكْنٌ فِيْ بَابِ الْبَيْعِ......

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، مقتضی کی تعریف کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مقتضی کی تعریف۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور جب کوئی شخص دوسرے سے کہہ دے کہ اپنا غلام میری طرف سے ہزار درہم کے بدلے آزاد کر تو وہ کہہ دے میں نے آزاد کردیا، تو حکم دینے والے کی طرف سے غلام آزاد ہوگا اور اس پر ہزار درہم واجب ہوں گے اور اگر حکم دینے والے نے کفارہ میں غلام کی آزادی کی نیت کرلی تو حسب نیت وہ غلام کفارہ میں آزاد ہوگا۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حکم دینے والے کا قول "اپنے غلام کو میری طرف سے آزاد کر" یہ قول تقاضا کرتا ہے کہ اپنا غلام مجھ پر ہزار کے بدلے بیچ اور پھر میری طرف سے وکیل بن کر اسے آزاد کر، تو بیع اقتضاءً ثابت ہوگی۔ تو قبول اسی طرح (اقتضاءً) ثابت ہوگا، اس لئے کہ قبول بیع کے باب میں رکن ہے۔

(۳) مقتضی کی تعریف:۔ مقتضی نص پر ایسی زیادتی ہے جس کے بغیر نص کا معنی متحقق نہ ہو گویا نص نے ہی اس زیادتی کا تقاضا کیا ہوتا کہ فی نفسہ اس کا معنی صحیح ہوجائے، جیسے مرد کا اپنی بیوی کو کہنا "انت طالق" یہ طالق صفت ہے جو مصدر کا تقاضا کرتی ہے۔ گویا یہاں اقتضاءً مصدر موجود ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَمِثَالُهُ: إِذَا قَالَ: لِفُلَانٍ عَلَيَّ قَفِيْزُ حِنْطَةٍ بِقَفِيْزِ الْبَلَدِ، أَوْ أَلْفٌ مِنْ نَقْدِ الْبَلَدِ، فَإِنَّهُ يَكُوْنُ بَيَانَ تَقْرِيْرٍ، لِأَنَّ الْمُطْلَقَ كَانَ مَحْمُوْلًا عَلٰى قَفِيْزِ الْبَلَدِ وَنَقْدِهٖ مَعَ احْتِمَالِ إِرَادَةِ الْغَيْرِ، فَإِذَا بَيَّنَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَرَّرَهُ بِبَيَانِهٖ، وَكَذٰلِكَ لَوْقَالَ: لِفُلَانٍ عِنْدِيْ أَلْفٌ

www.Bhalli.Info

كَانَتْ بِإِطْلَاقِهَا تُفِيْدُ الْأَمَانَةَ مَعَ إِحْتِمَالِ إِرَادَةِ الْغَيْرِ، فَإِذَا قَالَ: "وَدِيْعَةٌ" فَقَدْ قَرَّرَ حُكْمَ الظَّاهِرِ بِبَيَانِهِ

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، بیان تقریر کی تعریف کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) بیان تقریر کی تعریف۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب: کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ: اور اس کی مثال یہ ہے کہ جب کوئی شخص کہے "فلاں کا مجھ پر ایک قفیز گندم ہے شہر کے قفیز سے" اور یا یوں کہہ دے کہ "فلاں کا مجھ پر ایک ہزار ہے شہر کے سکے سے" تو یہ بیان تقریر ہے، اس لئے کہ مطلق محمول تھا شہر کے قفیز پر اور شہر کے سکے پر غیر کے احتمال کے ساتھ تو جب اس کو اپنے بیان سے واضح کیا تو یہ بیان تقریر ہے اور اسی طرح اگر کوئی شخص کہہ دے کہ "فلاں کا میرے پاس ہزار (درہم) ہے امانۃً، اس لئے کہ "عندی" کا لفظ اپنے اطلاق کے اعتبار سے امانت کا فائدہ دے رہا تھا غیر کے احتمال کے ساتھ، تو جب کہا کہ وہ "امانۃً" ہے تو اس نے اپنے بیان سے ظاہر کے حکم کی تقریر کی۔

(۳) بیان تقریر کی تعریف: بیان تقریر یہ ہے کہ لفظ کا معنی ظاہر ہو مگر اس میں غیر کا احتمال بھی موجود ہو تو متکلم از خود اپنی وہی ظاہری مراد بیان کردے پس اس بیان کے ذریعہ ظاہر کا حکم پختہ ہو جاتا ہے جیسے کہ ترجمہ میں مثال سے واضح ہے۔

﴿الورقة الخامسة: فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٢٩ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَحَدُّ الْحَرْفِ: كَلِمَةٌ لَاتَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى فِيْ نَفْسِهَا، بَلْ تَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى فِيْ غَيْرِهَا، نَحْوُ: مِنْ، فَإِنَّ مَعْنَاهَا الْإِبْتِدَاءُ، وَهِيَ لَاتَدُلُّ عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ ذِكْرِ مَا مِنْهُ الْإِبْتِدَاءُ: كَالْبَصْرَةِ وَالْكُوْفَةِ، مَثَلًا تَقُوْلُ: سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوْفَةِ، وَعَلَامَتُهُ أَنْ لَايَصِحَّ الْإِخْبَارُ بِهِ وَلَاعَنْهُ، وَأَنْ لَايَقْبَلَ عَلَامَاتِ الْأَسْمَاءِ وَلَاعَلَامَاتِ الْأَفْعَالِ۔

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا خلاصہ بیان کریں، کلام عرب میں حرف کے فوائد بیان فرمائیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا خلاصہ (۳) کلام عرب میں حرف کے فوائد۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب: کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا خلاصہ: اس عبارت میں حرف کی تعریف بیان کی گئی ہے، حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر دلالت نہ کرے بلکہ غیر کے معنی پر دلالت کرے مثلاً لفظ "مِـن" اس کا معنی ہے ابتداء، لیکن یہ لفظ ابتداء پر دلالت نہیں کرتا جب تک مبدأ کا ذکر نہ ہو یعنی جہاں سے ابتداء ہوئی ہے۔ مثلاً "سرت من البصرة الی الکوفة" اس مثال میں بصرہ سے ابتداء ہے لہٰذا اس کو ذکر کرنے کے بعد ہی "مِـن" ابتداء پر دلالت کرتا ہے اور حرف کی علامت یہ ہے کہ نہ تو حرف مخبر عنہ (یعنی مبتداء بن سکتا ہے) اور نہ ہی یہ مخبر بہ (یعنی خبر بن سکتا ہے) اور نہ ہی حرف اسم کی علامتوں کو قبول کرتا ہے اور نہ ہی فعل کی علامتوں کو قبول کرتا ہے۔

(۳) کلام عرب میں حرف کے فوائد: کلام عرب میں حرف ربط کا فائدہ دیتا ہے یعنی دو کلموں کو آپس میں جوڑتا اور یہ ربط کبھی دو اسموں میں ہوتا ہے جیسے زید فی الدار اور کبھی دو فعلوں میں جیسے أُرِیْدُ اَنْ أُصَلِّیَ اور کبھی ایک اسم اور ایک فعل کے درمیان جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ اور کبھی دو جملوں کے درمیان جیسے اِنْ تضرب اضرب۔

﴿الشق الثانی﴾...... اَلسَّادِسُ أَنْ يَكُوْنَ الرَّفْعُ بِالْوَاوِ الْمَضْمُوْمِ مَاقَبْلَهَا، وَالنَّصْبُ، وَالْجَرُّ بِالْيَاءِ الْمَكْسُوْرِ مَا قَبْلَهَا، وَيَخْتَصُّ بِجَمْعِ الْمُذَكَّرِ السَّالِمِ، نَحْوُ: مُسْلِمُوْنَ، وَعِشْرُوْنَ، وَأُولُوْمَالٍ مَعَ أَخَوَاتِهَا، تَقُوْلُ: جَاءَنِيْ مُسْلِمُوْنَ، وَعِشْرُوْنَ، وَأُولُوْمَالٍ، وَرَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ، وَعِشْرِيْنَ، وَأُولِيْ مَالٍ، وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ، وَعِشْرِيْنَ، وَأُولِيْ مَالٍ۔

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا خلاصہ بیان کریں، اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب مع امثلہ تحریر فرمائیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا خلاصہ (۳) اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب مع امثلہ۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب: کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا خلاصہ: چھٹا اعراب یہ ہے کہ رفع واؤ ماقبل مضموم سے ہو، نصب اور جر یاء ماقبل مکسور سے ہو اور یہ اعراب جمع مذکر سالم کے ساتھ خاص ہے مثلاً مسلمون، عشرون اور اولو مال اور اس کے مشابہات کے ساتھ۔ جیسے جاء نی مسلمون وعشرون و اولو مال، رأیت مسلمین، وعشرین، واولی مال، ومررت بمسلمین، وعشرین واولی مال۔

(۳) اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب مع امثلہ:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الاوّل ١٤١٧ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤٢٩ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... "اَلْفَاعِلُ كُلُّ إِسْمٍ قَبْلَهُ فِعْلٌ أَوْصِفَةٌ أُسْنِدَ إِلَيْهِ عَلٰى مَعْنٰى أَنَّهُ قَامَ بِهِ أَوْ وَقَعَ عَلَيْهِ نَحْوُ قَامَ زَيْدٌ وَزَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرًا وَمَا ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا

www.Bhalli.Info

مَرْفُوْعٌ مُظْهَرٍ كَذَهَبَ زَيْدٌ اَوْمُضْمَرٍ بَارِزٍ كَضَرَبْتُ زَيْدًا اَوْ مُسْتَتِرٍ كَزَيْدٌ ذَهَبَ" وَاِنْ كَانَ الْفِعْلُ مُتَعَدِّيًا كَانَ لَهٗ مَفْعُوْلٌ بِهٖ اَيْضًا نَحْوُ ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا۔

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا خلاصہ بیان کریں، تمام مرفوعات کو بیان فرمائیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا خلاصہ (۳) تمام مرفوعات کا بیان۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲و۳) عبارت کا خلاصہ اور مرفوعات کی اقسام:۔

کمامرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الثانی من السوال الاوّل ١٤٢٦ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهٗ هُوَ مَايُذْكَرُ بَعْدَ الْوَاوِ بِمَعْنٰى مَعَ لِمُصَاحَبَةِ مَعْمُوْلِ الْفِعْلِ نَحْوُ جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ وَجِئْتُ اَنَا وَزَيْدًا اَيْ مَعَ الْجُبَّاتِ وَمَعَ زَيْدٍ فَاِنْ كَانَ الْفِعْلُ لَفْظًا وَجَازَ الْعَطْفُ يَجُوْزُ فِيْهِ الْوَجْهَانِ اَلنَّصْبُ وَالرَّفْعُ نَحْوُ جِئْتُ اَنَا وَ زَيْدًا وَزَيْدٌ وَاِنْ لَمْ يَجُزِ الْعَطْفُ تَعَيَّنَ النَّصْبُ نَحْوُ جِئْتُ وَزَيْدًا۔

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا خلاصہ بیان کریں، حال کی تعریف کریں اور اسکے اقسام ثلاثہ کی مثالیں تحریر فرمائیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا خلاصہ (۳) حال کی تعریف اور اقسام ثلاثہ مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا خلاصہ:۔ اس عبارت میں مفعول معہ کی تعریف ذکر کی گئی ہے کہ مفعول معہ وہ اسم ہے جو "واو" بمعنی مَعَ کے بعد ذکر ہو فعل کے معمول کی مصاحبت کی وجہ سے، مثلاً "جاء البرد والجبات ، جئت انا وزیدًا" یعنی مع الجبات و مع زید، اب اگر فعل لفظی ہو اور عطف جائز ہو تو پھر دو وجہیں جائز ہیں، اول نصب، دوم رفع مثلاً "جئت انا وزیدًا، وزید" اگر عطف جائز نہ ہو تو پھر نصب ہی متعین ہے مثلاً "جئت وزیدًا"۔

(۳) حال کی تعریف اور اقسام ثلاثہ مع امثلہ:۔ حال وہ لفظ ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی وقوع فعل اور وہ فعل کی حالت اور کیفیت کو بیان کرے جیسے جاءنی زید راکبًا، وضربت زیدًا مشدودًا، ولقیت عمرًا راکبین، پہلی مثال میں "راکبًا" زید یعنی فاعل سے حال ہے۔ دوسری مثال میں "مشدودًا" زیدًا یعنی مفعول سے حال ہے۔ تیسری مثال میں "راکبین" فاعل یعنی تُ ضمیر اور "مفعول" یعنی عمرًا سے حال ہے۔ اور حال کی یہی تین اقسام ہیں۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢٩ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اَلْمَقْصَدُ الثَّالِثُ فِي الْمَجْرُوْرَاتِ اَلْاَسْمَاءُ الْمَجْرُوْرَةُ هِيَ الْمُضَافُ اِلَيْهِ فَقَطْ وَهُوَ كُلُّ اِسْمٍ نُسِبَ اِلَيْهِ شَيْئٌ بِوَاسِطَةِ حَرْفِ الْجَرِّ لَفْظًا نَحْوُ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَيُعَبَّرُ عَنْ هٰذَا التَّرْكِيْبِ فِي الْاِصْطِلَاحِ بِاَنَّهٗ جَارٌّ وَمَجْرُوْرٌ اَوْ تَقْدِيْرًا نَحْوُ غُلَامُ زَيْدٍ تَقْدِيْرُهٗ غُلَامٌ لِزَيْدٍ وَيُعَبَّرُ عَنْهُ فِي الْاِصْطِلَاحِ بِاَنَّهٗ مُضَافٌ وَمُضَافٌ اِلَيْهِ۔

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا خلاصہ بیان کریں، اضافت کے اقسام بیان کریں، ہرایک قسم کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا خلاصہ (۳) اضافت کی اقسام مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا خلاصہ:۔ تیسرا مقصد مجرورات کے بیان میں ہے، اسماء مجرورہ صرف مضاف الیہ ہے اور مضاف الیہ ہر وہ اسم ہے جس کی طرف کسی شئی کی اضافت کی گئی ہو بواسطہ حرف جر لفظی یا تقدیری، اول کی مثال "مررت بزید" دوم کی مثال "غلام زید" (یعنی غلام لزید) پہلی والی صورت کو اصطلاح میں جار مجرور سے تعبیر کیا جاتا ہے اور دوسری صورت کو اصطلاح میں مضاف مضاف الیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(۳) اضافت کی اقسام مع امثلہ:۔ اضافت کی دو قسمیں ہیں (۱) اضافتِ لفظیہ (۲) اضافتِ معنویہ۔

تفصیلہ کما مرّ فی الورقۃ الخامسۃ الشق الاوّل من السوال الثانی ١٤٢٣ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... اَلْقِسْمُ الثَّانِيْ فِي الْفِعْلِ وَقَدْ سَبَقَ تَعْرِيْفُهٗ وَاَقْسَامُهٗ ثَلٰثَةٌ مَاضٍ وَ مُضَارِعٌ وَاَمْرٌ اَلْاَوَّلُ اَلْمَاضِيْ وَهُوَ فِعْلٌ دَلَّ عَلٰى زَمَانٍ قَبْلَ زَمَانِكَ وَهُوَ مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ اِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهٗ ضَمِيْرٌ مَرْفُوْعٌ مُتَحَرِّكٌ وَلَا وَاوٌ كَضَرَبَ وَمَعَ الضَّمِيْرِ الْمَرْفُوْعِ الْمُتَحَرِّكِ عَلَى السُّكُوْنِ كَضَرَبْتُ وَعَلَى الضَّمِّ مَعَ الْوَاوِ كَضَرَبُوْا۔

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کا خلاصہ بیان کریں، فعل مضارع کی تعریف کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا خلاصہ (۳) فعل مضارع کی تعریف۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

www.Bhalli.Info

(۲) عبارت کا خلاصہ:۔ اس عبارت میں کلمہ کی قسم ثانی فعل کے متعلق بیان کر رہے ہیں اور فعل کی تعریف کی گئی ہے (یعنی کلمة تدل علی معنی فی نفسها مقترنة باحدالازمنة الثلثة) اور فعل کی تین قسمیں ہیں، ماضی، مضارع اور امر۔ پہلی قسم ماضی ہے، اور ماضی وہ فعل ہے جو تیرے زمانے سے پہلے والے زمانے پر دلالت کرے اور یہ فعل مبنی برفتح ہوتا ہے بشرطیکہ اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک اور واؤ نہ ہو۔ جیسے ضَرَبَ اور ضمیر مرفوع متحرک کے ساتھ مبنی بر سکون ہوتا ہے جیسے ضَرَبْتُ اور واؤ کے ساتھ مبنی بر ضمہ ہوتا ہے جیسے ضَرَبُوْا۔

(۳) فعل مضارع کی تعریف:۔ وہ فعل ہے جس کے واقع ہونے کی نسبت زمانہ حال یا استقبال میں فاعل کی طرف کی جاتی ہو جیسے یضرب وہ مارتا ہے یا مارے گا۔

﴿الورقة السادسة: فی الادب والسیر﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٢٩ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَرَجَعُوْا اِلٰی اَبِیْهِمْ وَاَخْبَرُوْهُ بِالْخَبَرِ وَقَالُوْا لَهٗ: اَرْسِلْ مَعَنَا اَخَانَا، وَاِلَّا لَانَجِدُ خَیْرًا عِنْدَالْعَزِیْزِ، وَطَلَبُوْا مِنْ یَعْقُوْبَ بِنْیَامِیْنَ وَقَالُوْا: اِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ، قَالَ یَعْقُوْبُ: "هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَیْهِ اِلَّاكَمَا اَمِنْتُكُمْ عَلٰی اَخِیْهِ مِنْ قَبْلُ" هَلْ نَسِیْتُمْ قِصَّةَ یُوْسُفَ، اَتَحْفَظُوْنَ بِنْیَامِیْنَ كَمَا حَفِظْتُمْ یُوْسُفَ، "اَللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ" وَوَجَدُوْا مَالَهُمْ فِیْ مَتَاعِهِمْ فَقَالُوْا لِاَبِیْهِمْ: اِنَّ الْعَزِیْزَ رَجُلٌ كَرِیْمٌ، قَدْ رَدَّ مَالَنَا وَلَمْ یَاْخُذْ مِنَّا ثَمَنًا.

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، خطوط الفاظ کے ابواب اور معانی بیان فرمائیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خطوط الفاظ کے ابواب اور معانی۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور وہ لوٹے اپنے والد کے پاس اور ان کو خبر کر دی، اور ان سے کہا "ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیجئے" ورنہ تو ہم عزیز مصر کے ہاں کوئی خیر نہ پائیں گے اور انہوں نے یعقوبؑ سے بنیامین کو طلب کیا اور ان سے کہا: ہم اس کی ضرور حفاظت کریں گے، حضرت یعقوبؑ نے فرمایا "میں تمہیں اس پر امانتدار نہ بناؤں گا مگر جیسے اس سے پہلے اس کے بھائی پر امانتدار بنایا تھا" کیا تم یوسفؑ کا قصہ بھول گئے، کیا تم بنیامین کی ایسی حفاظت کرو گے جیسے یوسفؑ کی حفاظت کی تھی "اللہ خوب حفاظت کرنے والا ہے اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے" اور انہوں نے اپنا مال اپنے سامان میں پایا تو والد سے کہا: بے شک عزیز مصر بڑا شریف آدمی ہے، ہمارا مال واپس کر دیا ہے اور ہم سے قیمت نہیں لی۔

(۳) خطوط الفاظ کے ابواب اور معانی:۔

"ارسل" باب افعال بمعنی بھیجنا۔

"نجد" باب ضرب بمعنی پانا۔

"طلبوا" باب نصر ینصر بمعنی طلب کرنا۔

"امنتکم" باب سمع بمعنی امانتدار بنانا۔

"تحفظون" باب سمع بمعنی حفاظت کرنا۔

"ردّ" نصر ینصر بمعنی واپس کرنا۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَلَمَّا عَلِمَ صَالِحٌ اِنَّ النَّاقَةَ قَدْ نُحِرَتْ، تَاَسَّفَ وَحَزِنَ جِدًّا، وَقَ... لِلنَّاسِ: "تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَیْرُ مَكْذُوْبٍ": وَكَانَ فِی الْمَدِیْنَةِ تِسْعَةُ رِجَ... یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَ لَایُصْلِحُوْنَ، فَحَلَفُوْا وَقَالُوْا: نَقْتُلُ صَالِحًا وَاَهْلَهٗ فِی اللَّیْلِ، وَاِذَاسُئِ... نَقُوْلُ: مَاعِنْدَنَا عِلْمٌ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَفِظَ صَالِحًا وَاَهْلَهٗ.

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، خطوط الفاظ کے ابواب اور معانی بیان فرمائیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ت... (۳) خطوط الفاظ کے ابواب اور معانی۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) آیات کا ترجمہ:۔ اور جب صالحؑ کو معلوم چلا کہ اونٹنی قتل کی گئی ہے تو افسوس کیا اور غمگین ہوئے خوب... لوگوں سے فرمایا: تین دن تک (زندگی کا) لطف اٹھاؤ، یہ جھوٹا وعدہ نہیں، اور شہر میں نو آدمی تھے جو زمین میں فساد پھیلا... اور صلح نہیں کرتے تھے، انہوں نے قسم کھائی اور کہا: ہم صالحؑ اور ان کے اہل کو رات میں قتل کریں گے اور جب پوچھا جائے... گے معلوم نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے صالحؑ اور ان کے اہل کی حفاظت فرمائی۔

(۳) خطوط الفاظ کے ابواب اور معانی:۔

"علم" باب سمع بمعنی جاننا۔

"تاسف" باب تفعل بمعنی افسوس کرنا۔

"تمتعوا" باب تفعل بمعنی لطف اٹھانا۔

"یصلحون" باب افعال بمعنی صلح کرنا۔

"حلفوا" باب ضرب بمعنی قسم اٹھانا۔

www.Bhalli.Info

«السوال الثانی» ١٤٣٠ھ

«الشق الاوّل»...... الشفعة تثبت بعقد البیع وتستقر بالاشهاد وتملك بالاخذ اذا سلمها
او حکم بها حاکم.

شفعہ کے لغوی واصطلاحی معنی اور وجوبِ شفعہ کی تفصیل تحریر کیجئے، عبارت مذکورہ کا مطلب بیان کرتے ہوئے
...د کو واضح کیجئے۔

«خلاصۂ سوال»......اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) شفعہ کے لغوی و اصطلاحی معنی (۲) وجوب
...(۳) عبارت کا مطلب (۴) صورتِ اشہاد کی وضاحت۔

«جواب»......(۱،۴) شفعہ کے لغوی واصطلاحی معنی اور صورتِ اشہاد کی وضاحت:۔

...ما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الثانی ١٤١٧ھ

(۲) وجوبِ شفعہ کی تفصیل:۔

...ما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الثانی ١٤٢٤ھ ضمنی۔

(۳) عبارت کا مطلب:۔ اس عبارت میں شفعہ کے ثبوت کا مکمل طریقہ بتارہے ہیں کہ عقدِ بیع سے شفعہ ثابت
...اشہاد سے پختہ ہوتا ہے، مشتری کے سپرد کردینے یا قاضی کے فیصلہ کرنے کے ذریعہ شفیع اسکا مالک بن جاتا ہے۔

«الشق الثانی»...... الصلح علی ثلاثة اضرب. ١. الصلح مع اقرار. ٢. والصلح مع
... والصلح مع انکار، وکل ذلك جائز فی الشریعة الغراء.

صلح کسے کہتے ہیں؟ صلح کی مذکورہ تینوں قسموں میں ہرایک کی تعریف اور حکم تفصیل کے ساتھ تحریر کیجئے۔

«خلاصۂ سوال»......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) صلح کی تعریف (۲) صلح کی اقسام کی تعریف
... اقسام کا حکم۔

«جواب»......(۱،۲) صلح کی تعریف واقسام کی تعریف:۔

...ما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الثانی ١٤٢٢ھ۔

(۳) صلح کی اقسام کا حکم:۔ اگر صلح بالاقرار مال کے بدلہ میں مال کے ساتھ واقع ہو تو اس میں ان امور کا اعتبار
... میں اعتبار ہوتا ہے اور اگر مال کے بدلہ میں منافع کے ساتھ صلح ہو تو اس میں شرائط اجارہ کا اعتبار ہوگا اور صلح
... انکار مدعا علیہ کے حکم میں قسم کا فدیہ اور مدعی کے حق میں معاوضہ کے معنی پر محمول ہوگا۔

«السوال الثالث» ١٤٣٠ھ

«الشق الاوّل»......قال ابوحنیفة رحمه الله : الخلع یسقط کل حق متعلق بالنکاح ولایبقی علی واحد منهما شیء من الحقوق اما ما کان من حق یتعلق بالنکاح فهو واجب الاداء کما کان وذلك مثل ان استدان احدهما من الاخر ثم خالعا فلایسقط الدین بالخلع، وقال ابو یوسف ومحمد الخلع لایسقط من الحقوق الاماسمیا.

خلع کسے کہتے ہیں؟ خلع کا طریقہ اور حکم بیان کیجئے، مذکورہ عبارت کا مطلب واضح کیجئے۔

«خلاصۂ سوال»......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) خلع کی تعریف (۲) خلع کا طریقہ اور حکم (۳) عبارت کا مطلب۔

«جواب»......(۱تا۳) خلع کی تعریف، طریقہ وحکم اور عبارت کا مطلب:۔

کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الثانی من السوال الثالث ١٤٢٠ھ۔

«الشق الثانی»...... ظہار کے لغوی اور شرعی معنی لکھئے، ظہار سے کیا کیا احکام متعلق ہوتے ہیں؟ وضاحت کے ساتھ تحریر کیجئے نیز کفارہ ظہار لکھنا نہ بھولئے۔

«خلاصۂ سوال»......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) ظہار کے لغوی وشرعی معنی (۲) ظہار سے متعلق احکامات (۳) کفارہ ظہار کی وضاحت۔

«جواب»......(۱تا۳) ظہار کے لغوی وشرعی معنی، احکام اور کفارۂ ظہار کی وضاحت:۔

کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الثانی من السوال الثالث ١٤٢٢ھ۔

«الورقة الرابعة: فی أصول الفقه»

«السوال الاوّل» ١٤٣٠ھ

«الشق الاوّل»...... وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ . مُطْلَقٌ فِیْ مَعْنَی الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ فَلَا يُزَادُ عَلَيْهِ شَرْطُ الْوُضُوْءِ بِالْخَبَرِ بَلْ يُعْمَلُ بِهٖ عَلٰى وَجْهٍ لَا يَتَغَيَّرُ بِهٖ حُكْمُ الْكِتَابِ بِاَنْ يَكُوْنَ مُطْلَقُ الطَّوَافِ فَرْضًا بِحُكْمِ الْكِتَابِ وَالْوُضُوْءُ وَاجِبًا بِحُكْمِ الْخَبَرِ فَيُجْبَرُ النُّقْصَانُ اللَّازِمُ بِتَرْكِ الْوُضُوْءِ الْوَاجِبِ بِالدَّمِ.

مطلق اور مقید کی تعریف کر کے مطلق کا حکم بیان کیجئے، عبارت مذکورہ پر اعراب لگا کر واضح تشریح کیجئے۔

«خلاصۂ سوال»......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) مطلق اور مقید کی

www.Bhalli.Info

یف اور مطلق کا حکم (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) مطلق اور مقید کی تعریف اور مطلق کا حکم:۔

کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۴ھ ضمنی۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔یہ ہے کہ امام شافعیؒ طواف کے لئے وضو کو فرض کہتے ہیں، لحدیث ابن عباسؓ واف حول البیت مثل الصلاة الا انکم تتکلمون فیه ۔حنفیہ کہتے ہیں کہ آیت مذکورہ تسمیہ طواف میں مطلق ۔ اب اگر خبر واحد سے طہارت کو فرض قرار دیا جائے تو خبر واحد کے ذریعے کتاب اللہ کا نسخ لازم آئے گا جو کہ جائز نہیں نکہ اس میں کتاب اللہ کا حکم معتبر ہے، لہٰذا مطلق طواف کو فرض کہا جائے گا کتاب اللہ کے حکم کی وجہ سے اور وضو کو واجب کہا ے گا خبر واحد کے حکم کی وجہ سے۔ لہٰذا اگر بحالت طواف وضو کو ترک کریگا تو ترک واجب سے جو نقصان لازم آیا ہے اس کی نی دم سے کی جائے گی۔

﴿الشق الثانی﴾......وَاَمَّا اِشَارَةُ النَّصِّ فَهُوَ مَاثَبَتَ بِنَظْمِ النَّصِّ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَهُوَ غَيْرُ اهِرٍ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ وَلَا سِيْقَ الْكَلَامُ لِاَجْلِهِ . مِثَالُهُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا نْ دِيَارِهِمْ الاية فَاِنَّهُ سِيْقَ لِبَيَانِ اِسْتِحْقَاقِ الْغَنِيْمَةِ فَصَارَ نَصًّا فِيْ ذٰلِكَ وَقَدْ ثَبَتَ فَقْرُهُمْ بِنَظْمِ صِّ فَكَانَ اِشَارَةً اِلٰى اَنَّ اِسْتِيْلَاءَ الْكَافِرِ عَلٰى مَالِ الْمُسْلِمِ سَبَبٌ لِثُبُوْتِ الْمِلْكِ لِلْكَافِرِ اِذْ لَوْكَانَتِ مْوَالُ بَاقِيَةً عَلٰى مِلْكِهِمْ لَايَثْبُتُ فَقْرُهُمْ.

مذکورہ عبارت پر اعراب لگائیے، عبارت کی تشریح کرتے ہوئے عبارۃ النص اور اشارۃ النص کی وضاحت کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) عبارۃ النص اور اشارۃ النص کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔اس عبارت میں اشارۃ النص کی تعریف و مثال کی وضاحت کی گئی ہے۔

تفصیلہ کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ۔

(۳) عبارۃ النص اور اشارۃ النص کی وضاحت:۔

کما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۰ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... ثم الحقيقة انواع ثلاثة متعذرة ومهجورة ومستعملة.

حقیقت اور مجاز کی تعریف کیجئے، حقیقت کے انواع ثلاثہ کی تعریف ذکر کرکے حقیقت متعذرہ اور مہجورہ کے درمیان فرق مثالوں کے ذریعہ بیان کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حقیقت اور مجاز کی تعریف (۲) حقیقت کے انواع ثلاثہ کی تعریف (۳) حقیقت متعذرہ اور مہجورہ کے درمیان فرق مع امثلہ۔

﴿جواب﴾......(۱) حقیقت اور مجاز کی تعریف:۔

کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۵ھ۔

(۲) حقیقت کی انواع ثلاثہ کی تعریف:۔

”حقیقت مستعملہ“ وہ حقیقت ہے جس کی طرف بغیر مشقت کے رسائی ممکن ہو اور لوگوں نے اس پر عمل کو ترک بھی نہ کیا ہو۔

”حقیقت متعذرہ“ وہ حقیقت ہے جس کی طرف بغیر مشقت کے رسائی وعمل ممکن نہ ہو جیسے عین شجر کو کھانا۔

”حقیقت مہجورہ“ وہ حقیقت ہے جس پر عمل کو لوگوں نے ترک کردیا ہو اگرچہ اس پر عمل آسان ہو جیسے وضع قدم۔

(۳) حقیقت متعذرہ اور مہجورہ کے درمیان فرق مع امثلہ:۔ حقیقت متعذرہ پر عمل کرنا مشکل ہوتا ہے اس وجہ سے اس کا استعمال ترک کردیا گیا ہوتا ہے جیسے عین شجر کو کھانا، متعذر و مشکل ہے اس لئے لوگوں نے اس پر عمل کو ترک کردیا ہے۔ لہٰذا ”واللہ لا اکل من هذه الشجرة“ کی قسم کھانے والا عین شجرہ کو کھانے سے حانث نہ ہوگا، حقیقت مہجورہ پر عمل کرنا مشکل نہیں ہوتا بلکہ انتہائی آسان ہوتا ہے مگر لوگوں نے اس پر عمل کو ترک کردیا ہوتا ہے جیسے وضع قدم (ننگے پاؤں رکھنا) انتہائی آسان عمل ہے مگر لوگوں نے اس کو ترک کردیا ہے لہٰذا ”واللہ لا اضع قدمی فی دار فلان“ کی قسم کھانے والا ننگے پاؤں داخل ہونے سے حانث نہ ہوگا۔

﴿الشق الثانی﴾...... واما القضاء فنوعان كامل وقاصر...... والاصل في القضاء الكامل وعلى هذا قال ابوحنيفة اذا غصب مثليا فهلك في يده وانقطع ذلك عن ايدى الناس ضمن قيمته يوم الخصومة لان العجز عن تسليم المثل الكامل انما يظهر عند الخصومة فاما قبل الخصومة فلا يتصور حصول المثل من كل وجه.

قضاء کامل اور قاصر میں سے ہرایک کی تعریف اور مثال ذکر کیجئے، عبارت مذکورہ کا مطلب وضاحت کیساتھ تحریر کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) قضاء کامل اور قاصر کی تعریف مع امثلہ

www.Bhalli.Info

(٢) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾......(١) قضاء کامل اور قاصر کی تعریف مع امثلہ:۔

کمامرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السوال الثانی ١٤٢٣ھ۔

(٢) عبارت کا مطلب:۔ مصنفؒ قضاء کی دو قسمیں بیان فرما کر کہتے ہیں کہ قضاء میں قضاءِ کامل اصل ہے یعنی وجوبِ ضمان میں اصل یہ ہے کہ ہلاک کردہ چیز کا ضمان ایسی چیز کے ذریعہ ادا کیا جائے جو ہلاک شدہ کے صورۃً بھی مماثل ہو اور معنیً بھی مماثل ہو، کیونکہ اس میں مستحق کے حق کی پوری پوری رعایت موجود ہے۔ قضاء میں چونکہ قضاءِ کامل اصل ہے اور قضاء قاصر کی طرف اس وقت رجوع کیا جائے گا جب قضاء کامل سے عاجز ہو جائے گا۔ اسی لئے حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی نے کسی مثلی چیز کو غصب کر کے اس کو ہلاک کر ڈالا۔ اور وہ مثلی چیز لوگوں کے ہاتھوں سے منقطع ہو گئی یعنی اس چیز کا بازار میں دستیاب ہونا ختم ہو گیا تو غاصب اس کی اس قیمت کا ضامن ہوگا جو قیمت یومِ خصومت میں ہے، یعنی جس دن غاصب کا یہ مقدمہ قاضی کی عدالت میں پیش ہوا اور قاضی نے اس پر فیصلہ دیا اس دن کی قیمت واجب ہوگی۔ اور دلیل اس کی یہ ہے کہ مثلِ کامل سپرد کرنے سے غاصب کا عاجز ہونا اس وقت ظاہر ہوگا جب قاضی کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوگا۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٣٠ھ

﴿الشق الاوّل﴾......الفاء للتعقيب مع الوصل ولهذا تستعمل فی الاجزية لماانها تتعقب الشرط قال اصحابنا اذا قال بعت منك هذا العبد بالف فقال الاخر فهوحر يكون ذلك قبولا للبيع اقتضاء ويثبت العتق منه عقيب البيع بخلاف مالو قال وهو حراو هو حرفانه رد للبيع۔

"تعقیب مع الوصل" کا مطلب واضح کیجئے، عبارت کی تشریح کیجئے، "بعت" کے جواب میں "فهوحر" اور "هوحر" کہنے سے اختلاف حکم کی وجہ وضاحت کے ساتھ لکھئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (١) تعقیب مع الوصل کا مطلب (٢) عبارت کی تشریح (٣) فهو حر اور هو حر میں فرق۔

﴿جواب﴾......(١) تعقيب مع الوصل کا مطلب:۔ فاء اس بات کو بتلاتی ہے کہ معطوف معطوف علیہ کے متصل ہے حکم پہلے معطوف علیہ کے لئے ہوگا اور اس کے متصل بعد معطوف کے لئے اور دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ نہیں۔ اسی واسطے جزاء میں عموماً فاء کا استعمال ہوتا ہے کیونکہ جزاء وجود شرط کے بعد فوراً ہی ہو جایا کرتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ احنافؒ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے دوسرے سے کہا بعت منك هذا العبد بالف اور دوسرے نے کہا "فهوحر" تو اقتضاءً قبولیت بیع ثابت ہو کر غلام آزاد ہو جائے گا کیونکہ "فهوحر" ایجاب کے بعد کہہ رہا ہے اس لئے اس

سے پہلے قبول مقدر ماننا پڑیگا، برخلاف "وهوحر" کہنے کی صورت میں کہ اس میں غلام آزاد نہ ہوگا کیونکہ یہاں یہ بھی احت...
ہے کہ اس نے بیع کو قبول کر لیا ہو اور پھر آزادی کی خبر دے رہا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ بیع کو رد کر رہا ہو اور خبر دے رہا...
یہاں تم کس کو فروخت کر رہے ہو یہ تو آزاد ہے۔

(٢،٣) عبارت کی تشریح اور فهو حر اور هو حر میں فرق:۔ کما مرّ آنفا۔

﴿الشق الثانی﴾......لكن للاستدراك بعد النفی فيكون موجبه اثبات مابعده فاما ن...
ماقبله فثابت بدليله والعطف بهذه الكلمة انما يتحقق عند التساق الكلام فان كان الكلام متس...
يتعلق النفی بالاثبات الذی بعده والافهو مستانف . مثاله ماذكره محمد فی الجامع اذا قال لف...
علی الف قرض فقال فلان لا ولكنه غصب لزمه المال لان الكلام متسق فظهر ان النفی كان...
السبب دون نفس المال۔

استدراک کا مفہوم واضح کر کے مذکورہ عبارت کی دلنشین تشریح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (١) استدراک کا مفہوم (٢) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾......(١) استدراک کا مفہوم:۔ لوگوں کے ذہن میں کلام سابق سے پیدا شدہ وہم کو د...
استدراک ہے جیسے "ماجاء نی زيد لكن عمرو" زید و عمرو دونوں دوست ہیں، ہر وقت اکٹھے رہتے ہیں تو متکلم نے...
یہ کہا کہ "ماجاء نی زيد" تو مخاطب کے ذہن میں وہم پیدا ہوا کہ عمرو بھی نہیں آیا ہوگا تو متکلم نے "لكن عمرو" کہ...
وہم کو دور کر دیا کہ عمرو آیا ہے۔

(٢) عبارت کی تشریح:۔ "لکن" کے معنی عطف میں ہونے کے لئے ارتباط شرط ہے اور یہ دو باتوں سے...
ہوتا ہے ایک یہ کہ کلام کے بعض اجزاء بعض کے ساتھ متصل ہوں اور دوسرے یہ کہ لکن کا مابعد اس کے ماقبل کے من...
یعنی جو ثابت کیا جائے بعینہ اس کی نفی نہ کی جائے بلکہ نفی ایک شی کی طرف اور اثبات دوسری شی کی طرف راجع ہو...
دونوں شرطوں میں سے ایک بھی فوت ہو جائے تو یہ عاطفہ نہ ہوگا بلکہ مستانفہ ہو جائے گا۔

مثال اس کی یہ ہے کہ کسی شخص نے کہا اس کے مجھ پر ہزار روپیہ بطور قرض کے ہیں اور مقرلہ نے جواب...
"لا ولكنه غصب" تو اس پر مال یعنی ہزار لازم آئیں گے کیونکہ "لکن" ملا کر کہا ہے اس لئے یہ قول صحیح ہوگا اور مقر...
"نہیں" کہہ دینا مقر کے اقرار کا رد نہ ہوگا بلکہ اس سبب کا انکار ہوگا جو مقر نے بیان کیا ہے یعنی قرض اور پھر کلِ استدر...
بعد جو کہا وہ دوسرے سبب یعنی غصب کا بیان ہے اس لئے نفی و اثبات علیحدہ علیحدہ سبب پر وارد ہوئے ہیں نہ کہ نفس مال...

☆☆☆☆☆☆

www.Bhalli.Info

﴿الورقة الخامسة فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٣٠ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اَمَّا التَّانِيْثُ بِالتَّاءِ فَشَرْطُهُ اَنْ يَكُوْنَ عَلَمًا كَطَلْحَةَ وَكَذٰلِكَ الْمَعْنَوِیُّ ثُمَّ الْمَعْنَوِیُّ اِنْ كَانَ ثُلَاثِيًّا سَاكِنَ الْاَوْسَطِ غَيْرَ اَعْجَمِيٍّ يَجُوْزُ صَرْفُهُ وَتَرْكُهُ لِاَجْلِ الْخِفَّةِ وَوُجُوْدِ السَّبَبَيْنِ كَهِنْدٍ وَاِلَّا يَجِبُ مَنْعُهُ كَزَيْنَبَ وَسَقَرَ وَمَاهَ وَجُوْرَ وَالتَّانِيْثُ بِالْاَلِفِ الْمَقْصُوْرَةِ كَحُبْلٰى وَالْمَمْدُوْدَةِ كَحَمْرَاءَ مُمْتَنِعٌ صَرْفُهُمَا اَلْبَتَّةَ لِاَنَّ الْاَلِفَ قَائِمٌ مَقَامَ السَّبَبَيْنِ اَلتَّانِيْثِ وَلُزُوْمِهٖ.

غیر منصرف کی تعریف اور حکم لکھئے، عبارت مذکورہ پر اعراب لگا کر ترجمہ وتشریح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) غیر منصرف کی تعریف وحکم (۲) عبارت پر اعراب (۳) عبارت کا ترجمہ وتشریح۔

﴿جواب﴾......(۱) غیر منصرف کی تعریف وحکم:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الاوّل ١٤٢٧ھ۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۳) عبارت کا ترجمہ وتشریح:۔اس عبارت میں تانیث بالتاء کے منع صرف میں مؤثر ہونے کی وضاحت ہے۔ تانیث بالتاء پس اس کی شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو جیسے طلحۃ، کیونکہ تاء تانیث محل زوال میں ہے اور جب کوئی کلمہ علم بن جاتا ہے تو وہ تغیر وزوال سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اس میں کلمہ کو منصرف ہونے سے روکنے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس طرح تانیث لفظی میں علمیت شرط ہے اسی طرح تانیث معنوی میں بھی علمیت شرط ہے۔ پھر تانیث معنوی کے وجوب تاثیر کیلئے علمیت کے علاوہ تین شرطوں میں سے کسی ایک کا پایا جانا ضروری ہے وہ یہ کہ یا تو تین حرفوں سے زائد ہو جیسے زینب یا اگر تین حرفی ہے تو متحرک الاوسط ہو جیسے "سقر" اور اگر ساکن الاوسط ہو تو وہ عجمی ہو جیسے "ماہ ،جور" ۔ان چاروں کلمات کا غیر منصرف پڑھنا واجب ہے اور اگر وجوب تاثیر کی تین شرطوں میں سے کوئی شرط نہیں ہے تو اس کو دونوں طرح پڑھنا درست ہے منصرف بھی "لاجل الخفة" اور غیر منصرف بھی "لوجود السببین" ۔اور جو تانیث الف مقصورہ یا ممدودہ کے ساتھ ہو وہ قطعی طور غیر منصرف کا سبب ہے کیونکہ اس میں الف دو سببوں کے قائم مقام ہے ایک تانیث اور دوسرا لزوم تانیث اس لئے کہ الف مقصورہ وممدودہ باعتبار وضع کے کلمہ کو لازم ہے لہٰذا لزوم کی وجہ سے یہ بمنزلہ دوسری تانیث کے ہیں گویا کہ اسمیں تانیث مکرر ہے اس وجہ سے یہ غیر منصرف ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... فَخَبَرُاِنَّ هُوَالْمُسْنَدُ بَعْدَ دُخُوْلِهَا نَحْوُاِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ وَحُكْمُهٗ فِیْ كَوْنِهٖ

مُفْرَدًا وَجُمْلَةً اَوْمَعْرِفَةً اَوْنَكِرَةً كَحُكْمِ خَبَرِ الْمُبْتَدَاءِ وَلَايَجُوْزُ تَقْدِيْمُ اَخْبَارِهَا عَلٰى اِسْمَائِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ ظَرْفًا نَحْوُ اِنَّ فِی الدَّارِ زَيْدًا لِمَجَالِ التَّوَسُّعِ فِی الظُّرُوْفِ.

حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟ عبارت مذکورہ پر اعراب لگا کر واضح تشریح کیجئے اور یہ بتایئے کہ "اِنّ" اور اس کے اخوات کی خبر کوان کے اسماء پر مقدم کرنا کیوں جائز نہیں؟ وجہ لکھئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حروف مشبہ بالفعل کی تعداد، تعیین وعمل (۲) عبارت پر اعراب (۳) عبارت کی تشریح (۴) حروف مشبہ بالفعل کی خبر کو اسم پر مقدم نہ کرنے کی وجہ۔

﴿جواب﴾......(۱) حروف مشبہ بالفعل کی تعداد، تعیین وعمل:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الثانی من السوال الثالث ١٤٢٣ھ۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔

کما مرّ فی الورقة الخامسة الشق الاوّل من السوال الثانی ١٤٢٧ھ۔

(۴) حروف مشبہ بالفعل کی خبر کو اسم پر مقدم نہ کرنے کی وجہ:۔ انّ اور اس کے اخوات کی خبر کوان کے اسماء پر مقدم کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ عمل میں ضعیف ہیں اور عامل ضعیف اس وقت تو عمل کرسکتا ہے جب اس کے معمول میں ترتیب ہو، جب ترتیب بدل جائے تو ضعف کی وجہ سے عمل نہیں کرتے، ہاں ظروف میں کثرت وقوع کی وجہ سے ایک وسعت ہے جو غیر ظرف میں نہیں۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤٣٠ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... ويجوز ترخيم المنادی...... ويجوز فی آخر المنادی المرخم الض[...] والحركة الاصلية كماتقول فی ياحارث يا حارُ و يا حارِ.

ترخیم منادی کی تعریف کرکے مثال سے واضح کیجئے، عبارت مذکورہ کی وضاحت کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) ترخیم منادی کی تعریف (۲) عبارت کی وضاحت۔

﴿جواب﴾......(۱) ترخیم منادی کی تعریف:۔ منادی کے آخری حرف کو تخفیف کی غرض سے حذف [...] ترخیم کہلاتا ہے جیسے "یامالک" سے "یامال"، "یا حارث" سے "یاحارُ"۔

(۲) عبارت کی وضاحت:۔ اس عبارت میں منادی مرخم کا اعراب بیان کیا گیا ہے کہ منادی مرخم کے آخر [...] دو حرکتیں جائز ہیں ایک تو ضمہ اس بناء پر کہ یہ منادی مستقل ہے اور جو حرف آخر سے حذف ہوا ہے وہ بمنزل نسیا منسیا ہے [...]

www.Bhalli.Info

اس وقت یہ منادی مفرد معرفہ ہے لہٰذا مبنی بر ضم ہوگا۔ اور دوسری وہ حرکت اصلیہ جو ترخیم سے پہلے اس حرف پر تھی مثلاً یا حارث میں ثاء کی موجودگی میں راء پر کسرہ تھا تو ثاء کے حذف کرنے کے بعد بھی راء پر کسرہ ہی پڑھا جائیگا گویا کہ آخری حرف حذف ہوا ہی نہیں۔

﴿الشق الثانی﴾...... واعلم ان النكرة توصف بالجملة الخبرية نحو مررت برجل ابوه عالم أو قام ابوه.

تابع کی تعریف اور وجہ تسمیہ ذکر کیجئے، توابع کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟ صرف نام لکھئے، مذکورہ عبارت کا مطلب بیان کیجئے اور مثال کی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) تابع کی تعریف اور وجہ تسمیہ (۲) تابع کی تعداد و نشاندہی (۳) عبارت کا مطلب (۴) مثال کی ترکیب۔

﴿جواب﴾......(۱) **تابع کی تعریف اور وجہ تسمیہ:۔** تابع ہر وہ دوسرا اسم ہے جو اپنے سے پہلے اسم کے اعراب کے ساتھ اعراب دیا گیا ہو ایک ہی وجہ سے یعنی جو اعراب پہلے اسم کا ہو وہی اعراب اسی وجہ سے اس دوسرے اسم (تابع) کا بھی ہو اور تابع کو تابع اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اعراب میں اپنے ماقبل کے تابع ہوتا ہے۔

(۲) **تابع کی تعداد و نشاندہی:۔** کل پانچ تابع ہیں، نعت، عطف بالحروف، تاکید، بدل، عطف بیان۔

(۳) **عبارت کا مطلب:۔** نکرہ کی صفت جملہ خبریہ ہو سکتی ہے اگرچہ یہ خلاف قیاس ہے کیونکہ جملہ مستقل ہوتا ہے اور صفت کا موصوف کیساتھ ربط ضروری ہے مگر پھر بھی یہ نکرہ کی صفت واقع ہو جاتا ہے کیونکہ مفرد کی طرح یہ ایسے معنی پر دلالت کرتا ہے جو متبوع کے اندر پائے جاتے ہیں پھر یہ نکرہ کی صفت بن سکتا ہے معرفہ کی نہیں کیونکہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔

(۴) **مثال کی ترکیب:۔** "مررت" فعل و فاعل "با" حرف جار "رجل" موصوف "ابوه عالم" جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ "او" حرف عطف "قام ابوه" جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ و معطوف ملکر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٣٠ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... فالمصدر ان لم يكن مفعولا مطلقا يعمل عمل فعله اعنى يرفع الفاعل ان كان لازما نحو اعجبنى قيام زيد وينصب مفعولا ايضا ان كان متعديا نحو اعجبنى ضرب زيد عمروا ولا يجوز تقديم معمول المصدر عليه فلا يقال اعجبنى زيد ضرب عمروا ولا عمروا ضرب زيد.

مصدر کی تعریف کیجئے، عبارت مذکورہ کی تشریح کرتے ہوئے یہ بتائیے کہ مصدر مفعول مطلق ہونے کی صورت میں کیوں عمل نہیں کرتا؟

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) مصدر کی تعریف (۲) عبارت کی تشریح (۳) مصدر کے مفعول مطلق ہونے کی صورت میں عمل نہ کرنے کی وجہ۔

﴿جواب﴾......(۱) **مصدر کی تعریف:۔** مصدر وہ اسم ہے جو حدث (کام کے ہونے) پر دلالت کرے۔

(۲) **عبارت کی تشریح:۔** اس عبارت میں مصدر کے عمل کو بیان کیا گیا ہے کہ مصدر اگر مفعول مطلق نہ ہو تو فعل جیسا عمل کرتا ہے اگر فعل لازمی کا مصدر ہو تو فاعل کو رفع دیگا جیسے "اعجبنی قیام زید" اور اگر فعل متعدی کا مصدر ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیگا جیسے "اعجبنی ضرب زید عمروا"۔

مصدر کے معمول کو مصدر پر مقدم کرنا جائز نہیں خواہ معمول فاعل ہو یا مفعول بہ، وجہ یہ ہے کہ مصدر عامل ضعیف ہے۔ عامل ضعیف معمول مقدم میں عمل نہیں کر سکتا، لہٰذا اعجبنی زید ضرب عمروا یا عمروا ضرب زید نہیں کہا جائیگا۔

(۳) **مصدر کے مفعول مطلق ہونے کی صورت میں عمل نہ کرنے کی وجہ:۔** اگر مصدر مفعول مطلق ہو تو پھر وہ عمل نہیں کرتا بلکہ اس سے پہلے جو فعل واقع ہو وہ عمل کرتا ہے اس لئے کہ مصدر عامل ضعیف ہے اور فعل عامل قوی ہے اس لئے ماقبل والے فعل کو عمل دیتے ہیں اور مصدر عمل نہیں کرتا۔

﴿الشق الثانی﴾...... حروف تنبیہ کی تعریف لکھئے، حروف تنبیہ کون سے ہیں؟ یہ جملہ پر داخل ہوتے ہیں یا مفرد پر تفصیل سے مثالوں کے ساتھ تحریر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) حروف تنبیہ کی تعریف (۲) حروف تنبیہ کی نشاندہی (۳) حروف تنبیہ کا دخول۔

﴿جواب﴾......(۱) **حروف تنبیہ کی تعریف:۔** حروف تنبیہ وہ حروف ہیں جو مخاطب کو خبردار کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں تاکہ مخاطب سے کلام کا کچھ حصہ فوت نہ ہو جائے۔

(۲) **حروف تنبیہ کی نشاندہی:۔** حروف تنبیہ تین ہیں۔ آلا، آمَا، ھا۔

(۳) **حروف تنبیہ کا دخول:۔** "آلا، آمَا" یہ دونوں حروف صرف جملہ پر داخل ہوتے ہیں مفرد پر داخل نہیں ہوتے، جملہ اسمیہ پر داخل ہونے کی مثال "الا انهم هم المفسدون" ۔ شاعر کا قول "اَما والذى ابكى واضحك الخ" جملہ فعلیہ پر داخل ہونے کی مثال "آما لاتضرب، آلا تخرج"۔

"ھا" یہ حرف جملہ اور مفرد دونوں پر داخل ہوتا ہے البتہ جملہ میں سے صرف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے مفرد کی

www.Bhalli.Info